





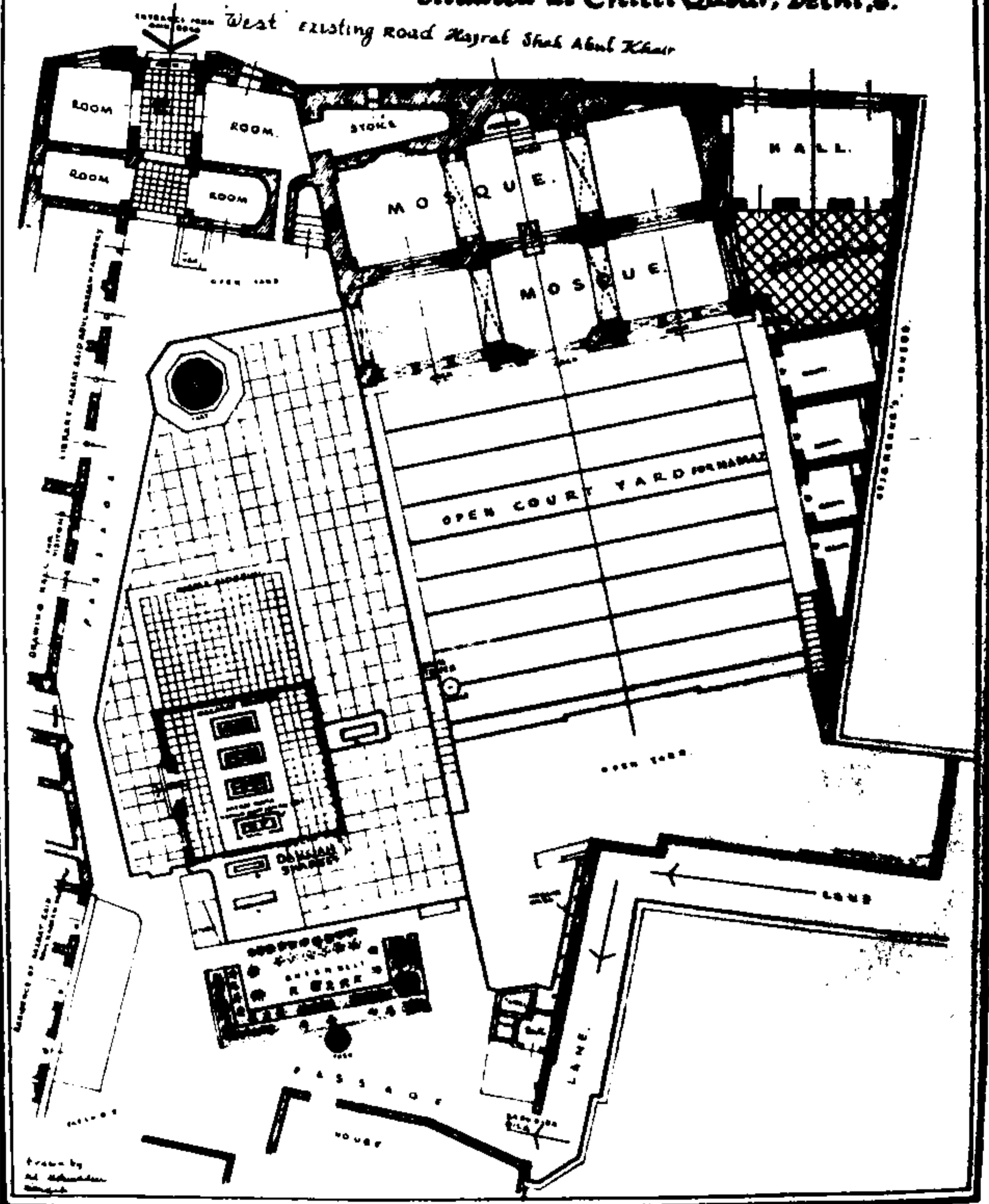
مسجد شریف درگاہ شاہ ابوالخیرؒ

محلہ شریف حضرات کرام

# نقشہ خالقہ ارشاد پناہ

المعروف بہ درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر، شاہ ابوالخیر مارگ دہلی

Plan Showing The Mosque and Dargah Sharraf  
Hazrat Shah Abdulah Abul Khair Farooqi Mujadadi  
Situatd at Chilli Qabar, Delhi, S.





# فہرست مضامین منہاج السیر مدارج النجیہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳	بیان مختصر از نسبت مراقبات	۵۵	مراقبات
۴	بیان لطائف عالم خلق و لطائف عالم امر	۶۰	مدرج اول دائرہ امکان
۵	بعض اصطلاحات و بیان آن	۶۱	مدرج دوم دائرہ ولایت صغری
۶	و بیاجہ رسالہ	۶۲	مراقبات لطائف خمسہ
۸	مقدمہ در بیان آفرینش و خلقت انسان	۶۲	تذہیب و تحقیق کلام حضرت مسکین
۱۱	عرض امانت -	۶۸	مدرج سوم دائرہ ولایت کبری
۱۳	کلام جمیل از حضرات عالی قدر	۷۰	مراقبہ اسم الظاہر
۱۵	دائرہ امکان	۷۰	مراقبہ شرح صدر
۱۷	لطائف عشرہ	۷۱	مدرج چہارم دائرہ ولایت علیا -
۲۹	بیان دہ اصول کہ بہ مقامات عشرہ	۷۲	مراقبہ اسم الباطن
	موسوم اند	۷۴	مدرج پنجم دائرہ کمالات ثلاثہ
۳۲	یازدہ کلمات بمصطلحہ	۷۴	کمالات نبوت
۳۰	طرق الوصول	۷۵	فائدہ
۴۱	رابطہ	۷۶	کمالات رسالت
۴۲	ذکر شریف -	۷۶	کمالات اول العزم
۴۲	ذکر اسم ذات	۷۷	مدرج ششم حقائق الہیہ
۴۶	سیر لطائف در دائرہ ظلال کہ آن را	۷۸	حقیقت کعبہ ربانی
	ولایت صغری گویند	۷۸	حقیقت شترآن کریم
۵۲	ذکر نفی و اثبات	۷۹	حقیقت صلاۃ
۵۳	تنبیہ	۸۰	معبودیت صرفہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۰	مدح ہفتم حقائق انبیاء	۸۴	لا تعین و حضرت اطلاق
۸۰	حقیقت ابراہیمی	۸۵	تمتہ در بیان بعض حقائق دیگر
۸۱	حقیقت موسوی	۸۶	خاتمہ در بیان بعض فوائد
۸۱	حقیقت محمدی	۹۳	شجرہ شریفہ
۸۲	حقیقت احمدی	۹۵	قطعات تاریخ از تالیف طبع
۸۲	حُب صرفہ		رسالہ

## بیان مختصر از نسبت مراقبات کہ در دو اسبعمی باشد

ردیف	نام مراقبہ	نام ایزد کہ در مراقبہ می باشد	منشاء نسبیض	مورد نسبیض	قدمی یا نظری
۱	احدیت	دائرہ امکان	ذات پاک احدہ متصف بہ صفات کمال و منزہ از سمات نقصان است	قلب -	قدمی
۲	معیت ابتدائے سیر اسم الظاہر	ولایت صغریٰ	ذات پاک پروردگار کہ با ما است	قلب -	قدمی
۳	اقربیت سیر اسم الظاہر	ولایت کبریٰ	ذات پاک پروردگار کہ با ما است	نفس مع لطائف خمسہ	قدمی
۴	محبت سیر اسم الظاہر	ولایت کبریٰ	ذات پاک پروردگار کہ او را دوست می دارم	نفس	قدمی
۵	محبت سیر اسم الظاہر	ولایت کبریٰ	ذات پاک پروردگار کہ او را دوست می دارم	نفس	قدمی
۶	محبت سیر اسم الظاہر	ولایت کبریٰ	" " "	نفس	قدمی
۷	محبت سیر اسم الباطن	ولایت علیا	" " "	باد - آب - آتش	قدمی
۸	کمالات نبوت	تجلیات ذاتیہ	ذات پاک بخت	خاک	قدمی
۹	کمالات رسالت	تجلیات ذاتیہ	ذات پاک بخت	ہیئت وحدانی	قدمی
۱۰	کمالات اولو الامر	تجلیات ذاتیہ	ذات پاک بخت	ہیئت وحدانی	قدمی
۱۱	حقیقت کعبہ ربانی	حقائق الہیہ	ذات پاک بخت	ہیئت وحدانی	قدمی
۱۲	حقیقت قرآن کریم	حقائق الہیہ	ذات پاک بخت	ہیئت وحدانی	قدمی
۱۳	حقیقت صلاہ	حقائق الہیہ	ذات پاک بخت	ہیئت وحدانی	قدمی



# بَعْضُ أَصْطِلَاحًا وَبَيَانِ أَنْ

ذات بخت  
غیب ہوتی  
محاصرہ  
مکاشفہ  
مشاہدہ  
جذبہ  
واردات  
جمعیت  
حضور  
فنا

ذات پاک پروردگار بدون ملاحظہ صفات  
ذات احدیت بہ اعتبار لائین۔  
تجلی فعلی یعنی تجلی صفت تکوین مرتبہ اولی  
تجلی صفات پروردگار۔ مرتبہ ثانیہ  
تجلی ذات وحب ذات۔ مرتبہ ثالثہ  
کشش لطائف بہ اصول والی اصول الاصول  
ورود فیضان الہی بر قلب کہ آن را عدم وجود عدم نیز گویند۔  
در قلب و سوسہ را جائے نہ ماند۔  
قلب در ہمہ وقت متوجہ بہ حق سبحانہ باشد۔  
دوام آگاہی و حضور کہ چیزے مزاجم آن نہ شود و شعور بہ وجود خود ہم  
نہ ماند۔

ہر سہ بیک معنی کہ شعور بے شعوری خود ہم نہ ماند

الطینان قلب یعنی جمعیت خاطر و دوام قبول و لہا حاصل شود۔

ہر دو بیک معنی کہ دل و اقیقہ و آگاہ و نگران بہ حق سبحانہ باشد  
بہ وقت ذکر اسم ذات مفہوم اسم شریفین در لحاظ باشد کہ ذات  
پاک موصوف بہ صفات کمال و منزہ از سمات نقصان۔

{ فنا  
جمع  
جمع  
شہد  
وصول و دور  
پرداخت



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ وَالرَّحْمَةُ وَالْبَرَكَاتُ عَلَى مَنْ سَرَى اللَّهُ تَقَلُّبُهُ فِي السَّاجِدِينَ فَأَرْسَلَهُ  
رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ وَشَرَحَ صَدْرَهُ لِحِكْمَةِ وَالْعِرْفَانِ وَالْيَقِينِ وَرَفَعَ ذِكْرَهُ فِي الْمَلَائِكَةِ  
وَالْأَعْلَى إِلَى يَوْمِ الدِّينِ وَجَعَلَهُ سَيِّدَ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِينَ أَكْرَمَهُ بِالنُّخَاطِبَةِ  
وَالْمُكَاشَفَةِ وَالْمُرَاقِبَةِ وَالْمُشَاهَدَةِ وَالْمُكَالَمَةِ وَالْمُشَافَهَةِ وَخَصَّصَهُ بِالْوَسِيلَةِ  
وَالْفَضِيلَةِ وَالشَّفَاعَةِ يَوْمَ لَا تُغْنِي شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ هُوَ سَيِّدُنَا وَ  
سَنَدُنَا وَوَسِيلَتُنَا وَشَفِيعَتُنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٌ إِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَشَفِيعُ  
الْمُذْنِبِينَ وَحَبِيبُ رَبِّ الْعَالَمِينَ، فَتَحَّ اللَّهُ بِهِ أذُنًا صَمًّا وَأَعْيُنًا عُمْيًا وَالسَّنَابِكُمْ  
وَقُلُوبًا غَلْفًا جَزَى اللَّهُ عَنْ أُمَّتِهِ خَيْرًا لِّجَازَى بِهِ نَبِيًّا عَنْ أُمَّتِهِ - اللَّهُمَّ صَلِّ  
عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَمَنْ تَبِعَهُ وَوَالِ الْأَصْلَاحَةَ تَكُونُ لَكَ رِضَى وَلِحَقِّهِ  
أَدَاءً وَأَوْلَادِيْنِهِ بِهَاءٍ أَوْلَادِيْنِهِ صَلَاحًا وَسَلَامًا تَسْلِيْمًا كَثِيرًا أَدَامًا أَبَدًا عَدَدَ  
خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ - وَبَعْدُ -

ذرة بے مقدار و بوندہ ناکارا ابوالحسن زید فاروقی مجددی نسباً و نقشبندی مجددی مشرباً و  
دہلوی مولداً و مسکناً فتح اللہ بصیرتہ و آورشہ معارف آبابہ و معاسین آجدادہ  
عرض می نماید کہ یکے از دوستان صاف منش و سالکان پاک روش بعضاً از معارف حضرات مجددی  
را بے نوع بیان فرمود کہ بہ گوش فقیرانان نوع کلامی نہ رسیدہ بود۔ فقیر مراجعہ بہ تالیفات  
اساطین حضرات مجددیہ قدس اللہ أسرارہم العلیہ نمود۔ و الیک باسماء اللہ الی  
راحعت الیہا۔ معمولات منطہری از حضرت شاہ نعم اللہ بہر لہجی قدس سرہ ذین کتاب

رسالہ کحل الجواهر از دلیل اللہ احمد حضرت عبداللہ متخلص بہ وصفت مشہر بہ شاہ گل قدس سرہ  
در سالہ حضرت مولوی غلام محیی خلیفہ حضرت مرزا مظہر جانان شہید قدس سرہ  
بہ صورت اختصار آورده شدہ و ہمامین السائل فی ہذا الباب۔ وایضاح الطریقہ  
در سائل سبعمہ سیارہ و مقامات مظہری و مکاتیب شریفہ از حضرت شاہ غلام علی قدس  
سرہ۔ و ہدایت الطالبین از حضرت شاہ ابوسعید قدس سرہ این رسالہ شریفہ بہ غایت تحقیق  
در حیات حضرت شاہ صاحب قدس سرہ نوشتہ شدہ بلکہ حضرت ایشان بہ وجہ تمام مطالعہ  
فرمودہ تصدیق مضامین شریفہ فرمودہ اند۔ و مراتب الوصول از حضرت شاہ رؤف احمد  
مجددی بھوپالی قدس سرہ۔ این رسالہ نیز در حیات حضرت شاہ صاحب قدس سرہ نوشتہ شدہ  
و حضرت ایشان جسٹہ جستہ مطالعہ فرمودہ تصدیق نمودہ اند۔ و انہار اربعہ از حضرت شاہ احمد  
سعید قدس سرہ۔ اگرچہ حضرت مولف از کار خلفائے حضرت شاہ صاحب ہستند لیکن تالیف  
این رسالہ در حیات ایشان نہ شدہ۔ بعد از ارتحال ایشان در عرصہ وہ سال تا سنہ تالیف شدہ  
یَقُولُ الْفَقِيرُ هَذِهِ آخِرُ سَأَلَةٍ الَّتِي يُعْتَمِدُ عَلَيْهَا فِي هَذَا الْبَابِ۔ این رسائل را  
فقیر بہ وجہ کابل مطالعہ نمود و در بعض مسائل مراجعہ بہ مکتوبات قدسی آیات و رسالہ مبداء و  
معاد نیز کردہ شد۔ از مطالعہ و مراجعہ این رسائل مبارکہ معلوم شد کہ آن عزیز وافر تمیز عبارات  
حضرات را بہ وجہ نیک مطالعہ نہ کردہ۔ و یا اقتصار بر مطالعہ آن رسائل کردہ کہ درین ولہ  
بظہور رسیدہ اند۔ چہ رسائل حضرت عنقا صفت گشتہ۔ اگر بہ نوع رسالہ بہ دست می رسد  
از اقتناء دیگرے معذور می ماند۔ و ظاہر است کہ در بعض مسائل و بالخصوص در جزئیات اگر  
کتابہ اجمال می باشد در دیگرے تفصیل بہ دست می رسد۔ درین مسائل عقل بے چارہ آوارہ و  
سرگردان است۔ معارفہ را کہ این حضرات بیان فرمودہ اند از ادراک گنہ آن عوام را چہ رسد  
کہ خواص را ہم غیر از ظہار عجز نصیب نیست۔ در جولان گاہ آنخص خواص دیگران را چہ یار اسے  
سابق۔ دلیل اللہ احمد حضرت عبداللہ قدس سرہ از حضرت محمد سعید فرزند حضرت مجدد  
الشیخہ سارہ می نویسند: بعد از ان معاملہ عقل و فہم ما و شما برتر است اللہ تعالی سبحانہ  
بعض عنایت بے غایت خویش از کمالات بہرہ تمام فرماید اِنَّهُ قَرِيبٌ مُّجِيبٌ۔ قَالَ وَاجِبٌ  
عَلَيْكَ اِيَّهَا الطَّالِبُ لِلْحَقِّ وَالسَّائِغِ فِي الصِّدْقِ اَنْ لَا تُتَكْرَأَ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ تَعَالٰی  
فَاِنَّهُمْ اَلْوَسِيكَةُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْخَلِيْفَةُ مِنْ حَضْرَةِ الرَّسُوْلِ



صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَإِذَا كُنْتُ فِي الْمَدَارِجِ غَيْرًا  
لَا تَكُنْ مُنْكَرًا فَمَنْ أَمْوَسًا  
ثُمَّ أَبْصَرْتُ سَخَاذِقًا لَمْ تَأْسِرِ  
لِطَوَالِ الرِّجَالِ لَا لِقِصَاصِ  
لِأُنَاسٍ سَرَّ أَوْهٌ بِالْأَنْصَارِ

ازین جهت به خیال فقیر آمد که رساله درین باب تالیف باید کرد که قواعد و اصول و لطایف و طریقه ذکر شریف و مراقبات و فوائد را به لفظ مختصر بیان نماید و ما خود از رسائل فوق الذکر بود بل ای حدیث کثیر منقول به الفاظ مبارکه حضرت باشد تا برادران طریقت و طالبان حقیقت فوائد پدید آورند و به موجب الدال علی الخیر کفای علیہ برائے فقیر باعث از یاد اجرو و مرحمت پروردگار گردد۔ لذلک این عاجز مستعیناً باللہ و متوکلّاً علیہ در صد و پنجاه و پنج خط درین رساله شرحی گشت۔ چون که این لاشی از فرق تا به قدم غریق احسان بانی مخدوم انام و مرشد خاص و عام۔

فخر امثال و امام جد حضرت سیدی الوالد مولانا شاه محمد الدین عبد العزیز ابو الخیر قدس اللہ سره  
و افاض علینا من بركاته و اسرارها علی باشد۔ هر چه درین رساله از خیر و خوبی پدید آید  
فمن اللہ و ازین التفات آن مصدر الخیرات و البرکات است و هر چه از نقص و خطا  
سرزند فبما کسبت یداً و من نفسه ان النفس لا تأسره بالشوء الا ما سرحم ساری -  
تجاووز اللہ عن سنیاته و اقال عشراته و وفقه لا بتغله من ضایته۔ ازین جهت  
اظهار لفضلیه العظیم و یتنا باسمه الکریم نام این رساله مناجات السیر و مدارج الخیر  
نهاد شد تقبلها اللہ بقبول حسن و انبتنا نبتاً تلحسنا و نفع بها السائلین الی جناب  
قدس سره و المتطلعین الی معالم جبروته۔ و اقول مستعیناً باللہ و متوکلّاً  
علیه فانه لا حول ولا قوه الا بیه۔

درمانده به نارسانی و لواپوسی  
گرمانه رسیدیم تو شاید برسی

با این همه بی حاصل و بیچ کسی  
دادیم ترا از هیچ مقصود نشان

## مقدمه در بیان آفرینش و خلقت انسان

در بیان آفرینش و خلقت انسان - غوامس بحر معنی حضرت مولانا جلال الدین رومی قدس سره

سرؤبہ وجہ خوب و پنج مرغوب در او آخر دفتر چہارم از مثنوی شریفی می فرمایند۔  
 سالہا مردے کہ در شہرے بود  
 شہر دیگر بیند او پُر نیک و بد  
 کہ من اینجا بودہ ام این شہر نو  
 بل چنان داند کہ خود پیوستہ او  
 چہ عجب گر روح موطنہائے خویش  
 می نیار و یاد کاین دنیا چو خواب  
 چند نوبت آزمود سی خواب را  
 خاصہ چندین شہر ہا را کوفتہ  
 اجتہادِ محرم ناکردہ کہ تا  
 سرمد و ن آرد دلش از بحر راز  
 یک زمان کش چشم در خوابے رود  
 ہیچ دریادش نیاید شہر خود  
 نیست آن من در اینجا ہم گرو  
 ہم درین شہرش بد است ابداع و خو  
 کہ بدستش مسکن و میلاد پیش  
 می فرو پوشد چو اختر را سحاب  
 خواب دنیا را همان بین زابتلا  
 گرد ہا از درک او نار و فستق  
 دل شود صاف و ببیند ماجرا  
 اول و آخر ببیند چشم باز

## اطوار و منازل خلقت آدمی از ابتدا

آمدہ اول بہ اتلیم جماد  
 سالہا اندر نباتی عمر کرد  
 وز نباتی چون بہ حیوانی فتاد  
 جز ہمان میلے کہ آرد سوے آن  
 ہجو میلے کو دکان با مادران  
 ہجو میلے معسرط ہرنو مرید  
 جزو عقل این از ان عقل کل است  
 سایہ اشس فانی شود آخر درو  
 سایہ شاخ درخت اے نیک بخت  
 باز از حیوان سوے انسانیش  
 ہچنین اتلیم تا اتلیم رفت  
 وز جمادی در نباتی او فتاد  
 وز جمادی یاد تاورد از نبرد  
 نامدش حال نباتی ہیچ یاد  
 خاصہ در وقت بہار و ضمیران  
 ترمیل خود نہ داند در لبان  
 سوے آن پیر جوان بخت مجید  
 جنبش این سایہ زان شاخ گل است  
 پس بداند ترمیل حبت و جو  
 کے بجنبد گر نہ جنبد این درخت  
 می کشد آن خالقے کہ دانیش  
 تا شد اکنون عاقل و دانا و رفت



عقلہائے اولینش یاد نیست  
 تار ہد زین عقل پر حرص و طلب  
 گرچہ نختہ گشت و ناسی شد ز پیش  
 باز از ان خوابش بہ بیداری کشند  
 کہ چہ غم بود آنچہ می خوردم بہ خواب  
 چون نہ دانستم کہ غم و اعتلال  
 ہمچنین دنیا کہ حکم نامم است  
 تا براید ناگہان صبح اجل  
 خندہ اش گیرد از ان غم ہائے خویش  
 ہم ازین عقلش تحمل کردنی است  
 صد ہزار ان عقل بنید بوالعجب  
 کے گزارندش در ان لسیان خویش  
 کہ کند بر حالت خود ریش خند  
 چون فراموشم شد احوال صواب  
 فعل خواب است و فریب است خیال  
 نختہ پندارد کہ این خود قائم است  
 وار ہد از ظلمت ظن و وعمل  
 چون ببید مستقر و جبائے خویش

تخلیق حضرت آدم علیہ السلام بہ چہ طور بودہ ما از قرآن مجید و احادیث صحیحہ این قدر ثابت است کہ۔ اِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ فَاِذْ اَسْوٰتُهُ وَتَفَحُّتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا اِلَیْہِ سٰجِدِیْنَ۔ وَاَلَّا كُفَرًا تَرٰجُوْنَ لِلّٰهِ وَقٰسِرًا وَاِذْ خَلَقَكُمْ اَطْوٰرًا اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِیْہُنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسُ سِرًا لِّجَاوَالِہِ اَنْتَبَكُم مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ثُمَّ یُعِیْدُكُمْ فِیْہَا وَاُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا۔ و سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قُبْضَةٍ قَبَضَہَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَرْضِ فَجَآءَ بَنُو اٰدَمَ عَلٰی قَدْرِ الْاَرْضِ فَجَآءَ مِنْہُمُ الْاَبْیَضُ وَالْاَحْمَرُ وَالْاَسْوَدُ وَبَیِّنَ ذٰلِکَ۔ وَالْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ وَالشَّہْلُ وَالْحَرْنُ وَبَیِّنَ ذٰلِکَ۔ و فرمودہ خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ یَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِیْہَا الْجِبَالَ یَوْمَ الْاَحَدِ خَلَقَ الشَّجَرَ یَوْمَ الْاِثْنِیْنِ وَخَلَقَ الْمَکْرُوۃَ یَوْمَ الْثَلَاثِ اَتَآءَ وَخَلَقَ النُّوْرَ۔ و در روایت غیر مسلم خَلَقَ النُّوْنَ اَمِی الْحَوْتِ۔ یَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ وَبِثَّ فِیْہَا الدَّوَابَّ یَوْمَ الْخَمِیْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ فِیْ اٰخِرِ الْخَلْقِ وَاٰخِرُ سَاعَۃٍ مِنَ النَّہَارِ بَیْنَ الْعَصْرِ اِلَى النَّیْلِ۔ و فرمودہ اِسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَیْرًا فَاِنَّ الْمَرْءَ اَنۡ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلٰی فَاِنْ ذَہَبَتْ تَقِیْمَہُ کَسَرَتْہُ وَاِنْ تَرَکْتہُ لَمۡ یَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَیْرًا۔

و آنچه علماء کرام در تفاسیر و کتب خود درین باب تفصیلات زیاد بیان فرموده اند بیشتر آن مستفاد و  
 ماخوذ از اسمائیلیات است که آن یک گونه اخبار اند لا غیر قصتها سے انبیاء ما سبق و اخبار اکم سابقه  
 و تقدیر سالها تا حضرت آدم علیه السلام و امثال آن که کتب از آن مشحون اند جمله ازین قبیل است  
 نه باید گفت که درین باب از حضرت صحابه رضی اللہ عنہم نیز بعض روایات منقول اند چه ایشان  
 از اخبار یہود و امثال عبدالشون سلام صحابی و کعب اخبار تابعی رضی اللہ عنہما که مشرف بہ اسلام  
 شدہ بودند این گونه اخبار می شنیدند بلکه استفساری فرمودند و آن را بیان نموده اند۔ بیانے کہ  
 مولائے روم فرموده اند بہ ظاہر یہ قانون نشو و ارتقا توافق دارد۔ اگرچہ شیخ یوسف در منہج قوی  
 شرح مشنوی تاویل کرده اند۔ می نویسند ہذا فی بیان احوال و مناسبات خلق اللہ من الارض  
 من الابداء۔ الاطوار جمع طور و هو السلوب۔ فانا نتخذ من بلحم الحیوان و هو  
 بهذا السلوب من النبات و النبات من الارض فكان ابتداء و نامن التراب فقیر گوید  
 برائے خلقی بودن انسان احتیاج بہ ذکر اطوار نیست۔ کافی است کہ گفته شود کلکم من ادم و ادم  
 من تراب۔ چون قالب از خاک پاک باشد پس دور نبات و دور حیوان از کجا و از بہرچہ۔

## عرض امانت

بلید انست چون مشیت پروردگار جلت عظمتہ خواست کہ کمالات اسماء و صفات  
 خود از پرده غیب بر منصفہ شہود جلوہ دهد و اظهار بوبیت خود فرماید تمام عالم را کہ آن را عالم کبیر  
 گویند از سرش تا آخر فرش۔ بہ قدرت کاملہ خود آفرید۔ ارادہ فرمود کہ خلقت و اعیان امانت  
 بہ مخلوق تفویض نماید لیکن سزاوار این عنایت و مستحق این کرامت در مخلوقات کسے نہ بودہ۔  
 آسمانها با این ارتفاع و منزلت و زمینها با این پہنار و عظمت از تادیہ این خدمت خود را عاجز  
 یافتند و معذرت کردند انکسر ضنا الامانة على السماوات والارض والجبال  
 فالبین ان یخلفها و اشفقن منها و حملها الانسان۔

دوش دیدم کہ ملائکہ بر میخانہ زدند گل آدم لبمشتند و بہ پیمانہ زدند  
 آسمان بار امانت نہ توانست کشید قرعہ قال بہ نام من دیوانہ زدند  
 چون مخلوقے منفرد اتاب و توانائی این بار عظیم نہ داشت۔ پروردگار حکیم و انانسخہ بدیعہ انسان را



از اجزای تمام عالم - چه عالم علوی و چه عالم سفلی - به نوعی ترکیب داد که در ذات خود جام جهان نما  
و عالم کوچک گردید -

در جستن جام جم جهان پیو دم روزی نه نشستم و شبی نه غنودم  
ز استاد چو وصف جام جم بشنودم خود جام جهان نما می جم من بودم  
ازین جا است که انسان را خلاصه مکانات و عالم صغیر گویند در آیه کریمه سَنَزِدُكُمْ لَهَا آيَاتًا  
فِي الْآخِرَاتِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حُرْفٌ مِّنْ أُمَّةٍ مَّا رَأَوْا مِنْ حُرُوفٍ مَّا رَأَوْا مِنْ حُرُوفٍ مَّا رَأَوْا مِنْ حُرُوفٍ  
را در تالیفات خود بیان فرموده اند فقیر قدری از کلام شیخ اسماعیل حقی از روح البیان به صورت  
اصل و ترجمه به اختصار ایرادی نماید -

هر چه از دلائل قدرت در عالم کبیر است نمودار آن عالم صغیر است که آن جسم انسان می باشد  
أَيُّهَا الْإِنْسَانُ هَلْ تَرَعِمُ أَنَّكَ جِزْمٌ صَغِيرٌ وَفِيكَ أَنْطَوَى الْعَالَمِ الْأَكْبَرِ -  
ظاهر آن اختران قوام ما باطن ما گشته قوام سما  
پس به صورت عالم اصغر تویی پس به معنی عالم اکبر تویی  
جمع آنچه مفصلاً در عالم است مجملاً در نشأت انسان است از روی صورت انسان عالم صغیر است  
اما از روی صنعت و قدرت مرتبه انسان بالاتر است و در عالم کبیر است -

لے آن کہ تراست ملک اسکندر و جم از حرص مباحش در پئے نیم درم  
عالم همه در تست و لیکن از جہل پنداشته تو خویش را در عالم  
جسم انسان مثل عرش است و نفس مثل کرسی و قلب مثل بیت معمور و لطائف قلبیہ مثل جان و  
قوائے روحانیہ مثل ملائک و دو چشم و دو گوش و دو سوراخ بینی و دو پستان و مخربین و دہن و ناف  
این دوازه مثل دوازه بر فوج و قوت باصرو سامعہ و ذائقہ و شامتہ و لامسہ و ناطقہ و حافظہ ای  
مثل کواکب سبعہ سیارہ ریاست کواکب شمس را هست و قمر مستد از شمس است همچنان ریاست تویی  
عقل را هست و نطق مستد از عقل است اگر یک سال سے صد و شصت روز وارد جسم انسان همان قدر  
بندارد اگر در راهی دوزی باشد در دہن همان قدر و نکلاند اگر قمر را بست بیست ہفت منازل اند در دہن است و ہفت  
مخارج اند گوشت مثل زمین است و استخوان مثل کوه و مغز مثل معاون شکم مثل سندر و رود ہا مثل دریا و  
مثل بہار و بیہ گل و مو مثل نبات و تنفس مثل ریاح - و کلام مثل رود و آواز مثل صاعقہ و گریستن  
مثل باران و خندہ مثل سفیدی روز و غم مثل تاریکی شب و خواب مثل مردن و بیداری مثل زندگی و

پیدائش مثل ابتدائے سفر خوردی مثل بہار و جولائی مثل تموز و میانہ سالی مثل خزان و پیری مثل زمستان و موت  
مثل اتمام سفر سالہائے عمر مثل بلدان و ماہ ہا مثل منازل و اسابیح مثل فراع و ایام مثل امیال و  
انفاس مثل گاہا ہر نفسے کہ می کشد قدمے بہ موت می بردارد

ہر دم از عمر می رود نفسے بچون نگہ می کنم مانند بے  
لعاب و ہن شیرین است و اشک نکین و آب گوش نمشتن۔ اخلاق جمیع حیوانات درواست۔  
معرفت و صفائے فرشتہ۔ مکر و فریب شیطان۔ شجاعت شیر۔ افساد گرگ۔ صبر خر۔ حیلہ روباہ۔  
تلقی پشک کینہ شتر۔ حرص موش اند و ختن مور۔ وفائے سگ و غیر آن دارد۔ علاوہ برین بہ نظر و  
استدلال و تمیز و انواع حوت و صناعات ممتاز است۔ فہذی و کلہا آیات اللہ تعالیٰ فی  
انفسنا فتنار لہی اللہ احسن الخالقین۔

اے لاز نہ فلک جو دت عیان ہے  
پیش تو سر بہ خاک مذلت نہ ہارہ اند  
درد او تو حاصل دریا و کان ہمہ  
با آن علو و مرتبہ روحانیان ہمہ  
خاک و ہوا و آتش و آب روان ہمہ

محمدنا سخہ بدینہ حضرت انسان بہ این کمال و خوبی و بہ چہین مزایا و حال و حسن تقویم از کارخانہ آفاق  
حضرت مُبَدِّرِ سَمَان در دکان بازار امکان بہ ظہور آمد ہمہ روزگار بخت قدرتہ مفرق ویراہ تاج  
علم بسیار است و مفاہیح کنوز حکمت بہ دست و سے تفویض نمودہ مغز عالم و عالمیان گردانید  
گر و بیان را غیر از انہا تفصیر خود را ہے نہ ماند و عرض کردند سبحانک لا اعلم کنا الا ما علمتنا  
طالع راجہ سود از حسن طاعت  
پوشنیض عشق بر آدم فرور بخت

## کلام جمیل از حضرت عالی قد

حضرت ماقدس اللہ اشرا زہر و افاض علی العالمین من برکاتہم و فیوضا  
و مقاسمہم و انوار ہم کہ دید ہائے ایشان بہ کمال و اہم معرفت کمال بودہ و بصائر ایشان  
از انوار حضرت واجب الوجود روشن و بینا گشتہ فرمودہ اند۔ ذات پاک حضرت واجب الوجود  
الذی لیس بکثیرہ شئی بہ عالم و عالمیان ہیج مناسبت نہ دارد و کجا واجب الوجود و  
کجا حادث۔

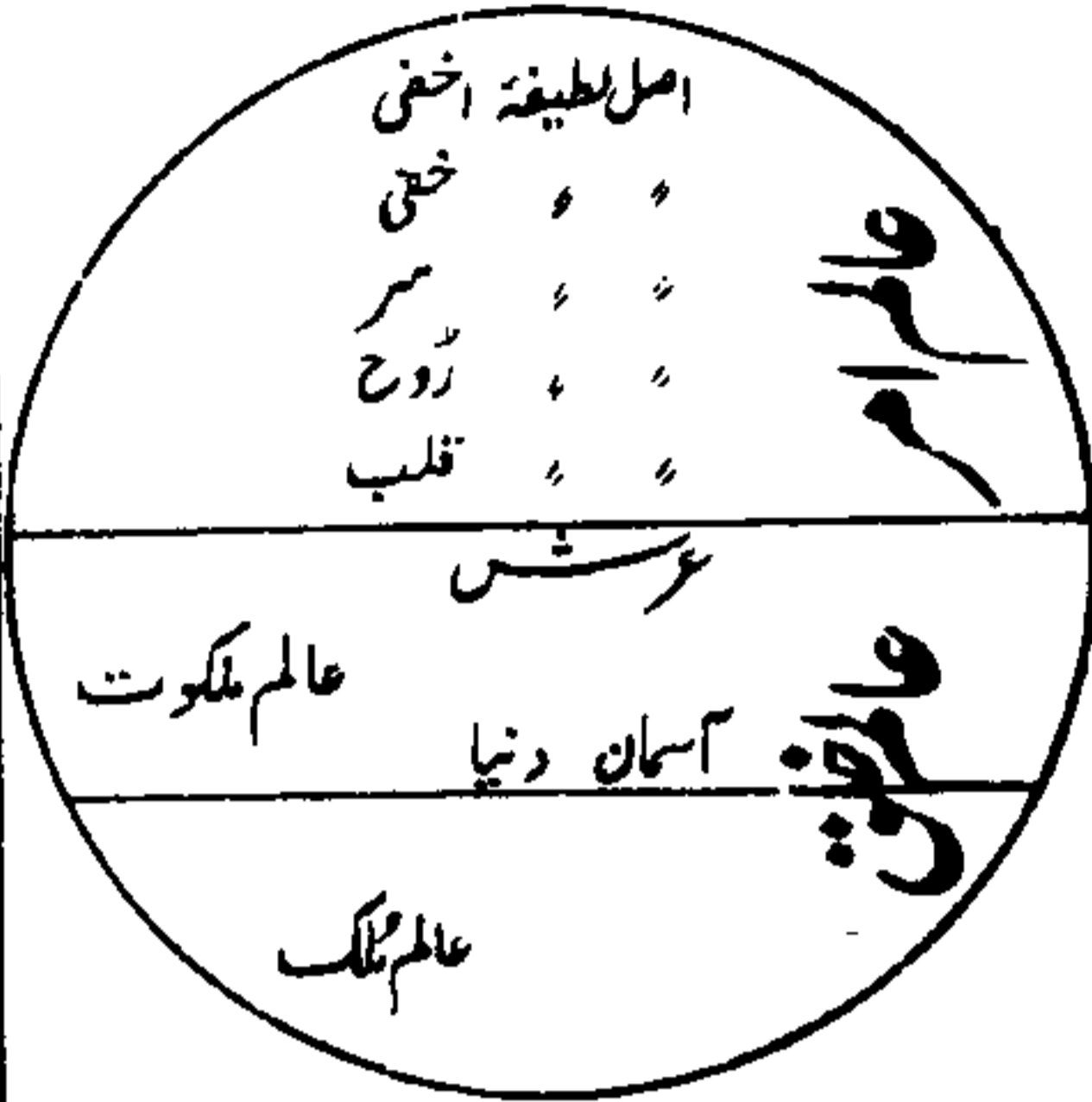
اسے بزرگ خیال و قیاس و گمان و وہم  
 دفتر تمام گشت و بہ پایان رسید عمر  
 از ہر چہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم  
 ماہچنان در اول وصف تو مانده ایم  
 او سبحانہ و تعالیٰ بہ کمال استغنا موصوف چنانچہ می فرماید وَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ و بئس  
 عاجز بہ کمال فقر معروف چنانچہ گفتہ و آنم الْفُقَرَاءُ۔ ہر چہ در عالم ظہور یافتہ کرشمہ تجلیات  
 اسماء و صفات اوست۔ اگر اسماء و صفات را تجلیات نہ می بود عالم را وجودی نہ می بود تَعَيَّنُ اَوَّلُ  
 کہ در ذات احدیت جلالت عظمتہ شدہ آن تَعَيَّنُ جَبَّتِ اسْتِ کَمَا و سَرَدَ فِي الْخَبْرِ اِنَّ اللَّهَ يَقُولُ  
 كُنْتُ كُنْزًا مَخْفِيًّا فَاحْدَثْتُ اَنْ اُسْرَفَ فَاَخْلَقْتُ الْخَلْقَ لِاَعْرَافٍ و مرکز آن تَعَيَّنُ جَبَّتِ حَقِيقَتِ  
 جناب حبیب رب العالمین سید الانبیاء والمرسلین سیدنا و شفیعنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم می باشد  
 کَيْفَ لَوْ قَد رَوَى ابْنُ سَعْدٍ عَنْ قَتَادَةَ مَرَّ سَلَاً اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ كُنْتُ اَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ وَاخِرُهُمْ فِي الْبَعْثِ۔ وروایتہ ابی نعیم  
 فِي الْحَلِيَّةِ كُنْتُ نَبِيًّا وَاَدَمٌ بَيْنَ الشُّرُوحِ وَالْجَسَدِ۔ و علامہ قسطلانی و ملا علی قاری  
 وغیرہما از اکابر علماء گفتہ اند کہ از احادیث صحیحہ این معنی بہ ثبوت رسیدہ کہ حق تعالیٰ بہ محبوب خود  
 خطاب کردہ گفتہ۔ اے حبیب من اگر تو نہ می بودی آسمانہا را پیدا نہ کردی و خدائی خود را بہ ظہور  
 نہ آوردی۔ وَلِنَعْمَ فَاَقَالَهُ سَيِّدِي الْعَطَارُ قَدَسَ اللَّهُ سِرًّا۔

خواجہ دنیا و دین گنج و فنا  
 آفتاب شرع و دریائے یقین  
 جان پاکان خاک جان پاک او  
 خواجہ کونین و سلطان ہمہ  
 صاحب معراج و صدر کائنات  
 ہر دو عالم بستہ بر فتراک او  
 پیشوائے این جہان و آن جہان  
 بہترین و بہترین انبیاء  
 ہدی اسلام و ہادی سُبُل  
 حق چو دید آن نور مطلق و حضور  
 اصل معلومات و موجودات بود  
 صدر و بدر ہر دو عالم مُصطفا  
 نور عالم رحمتہ للعالمین  
 جان رهاکن آفرینش خاک او  
 آفتاب جان و ایمان ہمہ  
 سایہ حق خواجہ خورشید ذات  
 عرش و کرسی قبلہ کردہ خاک او  
 مقتدائے آشکارا و نہان  
 رہنمائے اصفیا و اولیا  
 مفتی غیب و امام جزر و کل  
 آفرید از نور او صد بحر نور  
 نور او مقصود مخلوقات بود



بهر خویش آن پاک جان را آفرید  
بهر او خلق جهان را آفرید  
آفریش را جز او مقصود نیست  
پاک دامن تراز و موجود نیست

## دائرة امکان



عالم کبیر که آن را دائرة امکان گویند  
و عبر بالدائرة لتساوی اطرافها لان  
المخلقة المفترعة لا یدری آیین  
طرفاها - و حصه دارد و هر حصه مستقل  
عالم است نصف فوقانی را عالم امر گویند و  
نصف تحتانی را عالم خلق - تسمیه اول به  
امرازان است که به مجرد حکم و امر برودگار  
به ظهور آمده - محتاج به مدت و درنگ نه بوده -

إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ دلالت برین مدعا می کند - اصول و  
حقائق تمام ممکنات و ارواح کل ذی نفس درین عالم قرار دارد و تعلق عالم مثال و عالم ارواح  
به همین عالم است - و این عالم نور است که بالائس عرش مجید واقع است - از مقام اصل  
لطیفه قلب شروع شده تا آخر مقام اصل لطیفه اخفی رسیده به لامکانیت متحقق می شود -  
و تسمیه آخر به خلق ازان است که تخلیق او وابسته به اسباب و علل گشته و تعلق به مدت  
و زمانه دارد و به قانون نشو و ارتقا ظهور یافته - خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ  
مُشیر به این معنی است - ایام هسته که در کریمه ذکر شده از کدام قبیل است - آیا از قسیم ایام معهود  
این معهود است - یا از نوع دَانِ يَوْفَاعِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ - یا از جنس  
تَعْرِجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ یا ازین  
هم کلان تر - يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ الْكَبِيرُ - ذوات و اجسام تمام ممکنات درین عالم قرار دارد  
عرش - کرسی - لوح - قلم - جنت - دوزخ - کواکب - آسمانها - زمینها - ملائک جن - انس - جمیع  
حیوانات - نباتات - جمادات - هوا - آب - آتش - خاک - حرارت - برودت به این عالم تعلق دارد

داین لا عالم اجسام نیز گویند۔ از سر عرش شروع شده تا آخر عرش به انتہائی رسد۔ داین عالم دو حصہ دارد۔ از اسفل ساقلین تا زیر آسمان دنیا۔ عالم ملک است۔ و از شمار دنیا تا انتہائے عرش مجید عالم ملکوت است۔

باید دانست عرش مجید در عالم خلق است وَ عَلَیْهِ یُنْفَخُ عَالَمُ الْخَلْقِ وَمَقَامِ اَصْلِ لَطِیْفَةِ قَلْبِ اَنْعَالَمِ اَمْرٍ اسْتَدَمِثَهُ یَبْتَدِئُ عَالَمَ الْاَمْرِ۔ و فرماید که ما بین مقام اصل لطف قلب و عرش مجید است آن برزخ است۔ زیرا که ہر آن عاجزے کہ ما بین دو چیز باشد آن را برزخ گویند۔ چنانچہ زمانے کہ از موت تا نشر است آن را برزخ گویند۔ چہ آن در حیات و نبوی و حیات اخروی عاجز است۔ در برزخیت آن فراغ کلام نیست۔ اگرچہ بہ اعتبار بعض وجوہ عرش مجید یا مقام اصل لطف قلب نیز برزخ معنوی می تواند شد۔ چنانچہ در کلام بعض بزرگواران اطلاق برزخ بر ہر یکے ازین دو شدہ حضرت شیخ عبدالاحد قدس سرہ می نویسند۔

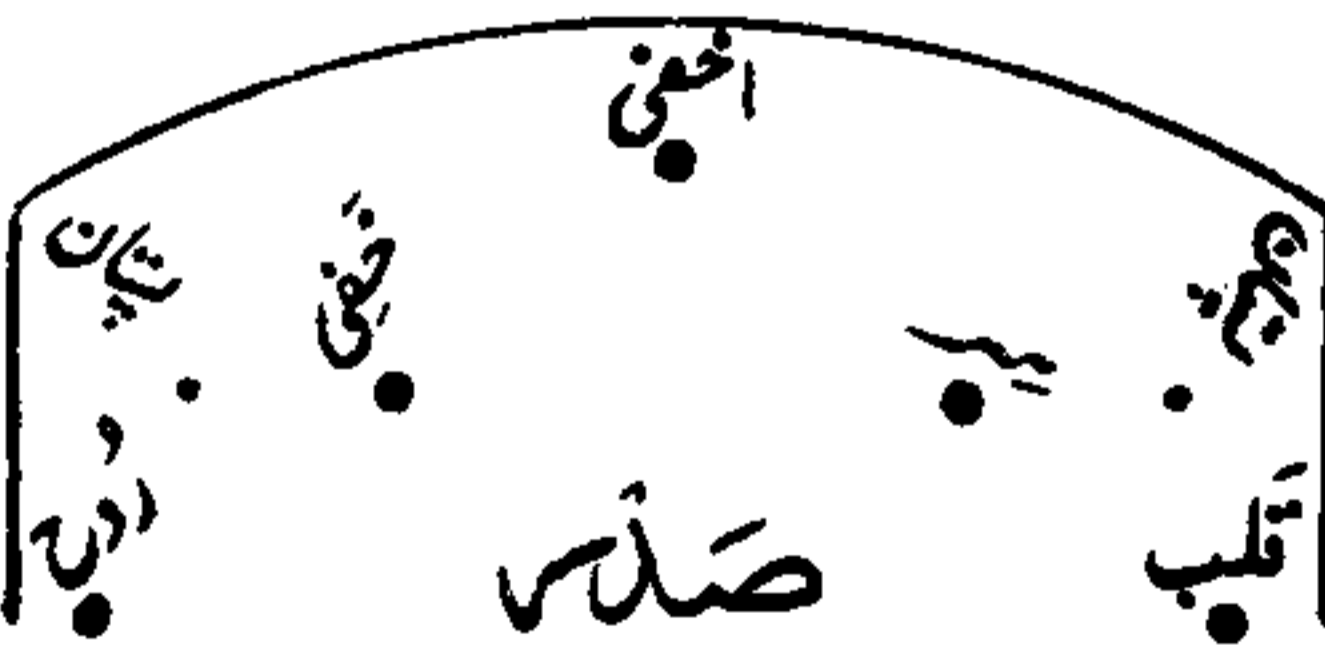
”فوق عرش مجید و تحت اصول دیگر اصل قلب است لہذا قلب را برزخ در میان عالم خلق و امر فرمودہ اند۔ چہ منتہائے خلق عرش مجید است۔ و بہ این وجہ کہ عرش منتہائے عالم خلق است و روسے بہ امر دارد و برزخ گفتہ اند۔ انتہی فقیر گویدی تو اند شد کہ تسمیہ عرش مجید یا مقام اصل قلب بہ برزخ از قبیل تسمیۃ الشئی بالمتصل او المجاویہا باشد۔ لہذا علی طریق التبرخ۔ بعض افراد کہ از تحقیقات حضرات ناواقف اند و بہ گنہ کلام آن بزرگواران نارسیدہ اند عرش مجید را از عالم خلق خارج کردہ از عالم امر قرار دادہ اند۔ و عجب تر آن کہ بعض بے خبران عالم خلق را تمام دائرہ امکان گفتہ اند و عالم امر را دائرہ ظلال قرار دادہ اند و دائرہ تجلیات اسما و صفات را در مقام دائرہ ظلال تصور کردہ اند۔ حالانکہ عالم امر از دائرہ امکان است و دائرہ ظلال دائرہ دوم است کہ سیر آن بہ ولایت صغری تعلق دارد و دائرہ تجلیات اسما و صفات دائرہ سوم است کہ سیر آن بہ ولایت کبری تعلق دارد۔ کما سببانی بیات ہذیہ الدوائر فی قابعہ۔“

باید دانست ہر چہ کہ از زیر عرش تا سر عرش در عالم خلق وجود دارد آن را حقیقتہ و اصل در عالم امر لا بدی است۔ چونکہ عالم بہ تمام و کمال منظر تجلیات اسما و صفات واجب است لہذا ہر شئی کہ در عالم بہ ظہور آمدہ است یا خواہد آمد و وابستہ است بہ تجلی صفات از صفات غیر متناہیہ حضرت واجب الوجود تعالی و تقدس۔ خواہ این وابستگی بالاصالت بہ تجلی صفات

باشد یا بالوساطت باشد چه اصول عامه خلایق از سبب مستور و کم ظرفی و قصور بہت تاب تجلیات  
اسما و صفات نہ دارد بلکہ اولاً ارتباط بہ ظلال تجلیات صفاتیہ پیدامی کنند۔ و بہ الزام آن ظلال  
برومند شدہ و قوت پر و از پیدا کردہ خود را تا مسراوقات تجلیات می رسانند۔ ہرچہ اصول نفوس  
زکیہ و قدسیہ حضرات انبیاء و ملائکہ علیہم السلام اند پس لصفاء سریرتہا و قوتہ جلالہا  
و علو استعدادہا احتیاج بہ مساعدا و وساطتہ ظلال نہ دارند بلکہ بالأصالت وابستہ بہ  
تجلیات اند۔ اِقَابِدُ وِنِ اِمْتِزَاجِ التَّجَلِّيِ الَّذِي وَذَلِكَ لِلْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ  
وَاقَابِلِ اِمْتِزَاجِ وَذَلِكَ لِلْمَلَائِكَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

## لطائف عشرہ

فرمودہ اند کہ نسخہ عزیزہ انسان از اجزائے ہر دو عالم ترکیب یافتہ است۔ وے مرکب  
از دہ اجزا است کہ آن را حضرات مالطائف می نامند پنج از عالم امر کہ آن قلب و روح و ہر و  
خفی و اخفی اند کہ آن باطن انسان است و پنج از عالم خلق کہ آن نفس و باد و آب و آتش و  
خاک می باشند کہ آن ظاہر انسان است۔ چون حق تعالی اجل ثناء ارادہ فرمود کہ بار امانت و  
علیہ خلافت بہ انسان ضعیف البنیان تفویض نماید۔ عناصر خمسہ عالم خلق را بہ اصول آنها  
کہ لطائف خمسہ عالم امر اند معزز و مقوی فرمود۔ ہر اصل را با فرع خود تعلق و عشق بخشید و  
از فوق العرش فرود آوندہ در موضع صدر کہ محل علم و عرفان و جائے شرح و نور ایمان می باشد یہ مقام  
خاص کہ ہر یکے را بہ آن مقام مناسبتے بود۔



مشکلن ساخت۔ چنانچہ لطیفہ  
قلب را کہ اصل لطیفہ نفس بودہ زیر پستان  
چپ بہ فاصلہ دو انگشت قدرے مائیل  
بہ پہلو و مضغہ کہ قلب صنوبرش خوانند

جائے دادند صنوبر بقیش برائے آن گویند کہ مانند صنوبر مغلوب است۔ و لطیفہ روح را کہ اصل  
لطیفہ باد بودہ و مقام او در عالم امر بالاتر از مقام قلب بودہ از اصحاب یکین ساختہ زیر پستان  
راست بہ فاصلہ دو انگشت قدرے مائیل بہ پہلو جائے دادند۔ و لطیفہ سر را کہ اصل لطیفہ



آب بوده و مقام او در عالم امر بالاتر از روح بوده به محاذات پستان چپ در میان قلب و وسط  
سینه جائے دادند۔ و لطیفہ یعنی راکہ اصل لطیفہ آتش بوده و مقام او در عالم امر بالاتر از سر بوده  
از اصحاب یمن ساخته به محاذات پستان راست در میان روح و وسط سینه جائے دادند و لطیفہ  
اخفی راکہ اصل لطیفہ خاک بوده و مقام او در عالم امر بالاتر از خفی بوده و احسن و اجمل لطائف امر و  
اقرب بہ حضرت اطلاق می باشد در وسط سینه کہ مرکز است و مناسبت تام بہ حضرت اجمال دارد  
جائے دادند۔ این لطائف خمسہ چون فروع خود را معین و مددگار شدند و در صدر قرار گرفتند پائے  
انسان از جمیع مخلوقات بلند شد۔ و در عالم کبیر عالم اکبر ظهور یافت۔

ہر دو عالم قیمت خود گفتہ فی نرخ بالا کن کہ از انی ہنوز  
فرمودہ اند لطائف عالم امر انوار مجربہ بودہ اند۔ ہر یکہ را نورے است علیحدہ۔ نور قلب کہ است  
و نور روح مریخ و نور سفید و نور خفی سیاہ و نور اخفی سبز۔ چون انسان مورد انوار و موضع اسرار گردید  
علاہ خلافت بر تن و سہ بیار است و تاج علم و دانش بر فرق و سہ زیب دارد۔ وہ اوصاف خداوندی  
متصف گشت و بار امانت را تحمل شدہ ظلّ اللّٰہ فی الارضین و خلیفۃ اللّٰہ فی العالمین  
قرار یافت۔

چون مرتبہ ہیبت و عدائی لطائف عشرہ در علم و فضل و قوت و کمال از سکان عالم بالا بلند شد  
ایشان از کفیتہ خود آن جعل فیہا من یسفک الدماء نجالت کشیدہ نبجانتک لا علم لنا  
الآفان علمتنا گفتہ پیش و سہ سجده نہادہ اعتراف فضل و شرف و سہ کردند۔ این است اصل  
انسان و این است حقیقت من عرف کفسہ فقد عرف سرایۃ و این است بیان  
ان اللّٰہ خلق آدم علی صورتیہ۔ پیر بہرات حضرت عبداللہ انصاری قدس سرہی فرماید  
وحدت صفت ذات با کمال اوست۔ و قدرت دلیل عظمت و جلال اوست خواست کہ قدرت  
خود بیند عالم آفرید و خواست کہ خود را بیند آدم آفرید۔

خواست تا جلوہ دہ صورت خود را معشوق نیمہ بر مسرکہ آب و گل آدم زد  
و ہذا هو محلّ التذکیر و العبرۃ فی الآیۃ الکریمۃ و فی انفسکم افلا تبصرون  
ای افلا تبصرون ببصائرکم الآیات العظیمۃ و الاسرار الطیفۃ و الآیات  
العجیبۃ و اللطائف الشریفۃ۔ المستکنۃ فی صدرکم المودعۃ فی نفوسکم  
فهل من مستمع و هل من قلب ذاکر و سر و شائق و سیر تائق و خفی خاضع

وَأَخْفَىٰ خَاشِعَةً -

نے فلک راست منسلّم نے ملک است حاصل آنچه در تشریح خود یاد آید بنی آدم است  
چون لطائف خمسہ امر از اصل مقام خود دور افتادند و در میل ظلمانی بافروع خود ہکنار شدند و  
بہ سلسلہ عشق و محبت در پیکر انسانی گرفتار ماندند۔ نورانیت و لمعانیت خود را در باختمہ بہ رنگ  
لطائف خلق بہ نور گشتند۔ مثنوی۔

پایہ آخر آدم است و آدمی گشت محروم از مقام بندگی  
گر نہ گرد و باز مسکین زین سفر نیست ازوے ایچ کس محروم تر

این لطائف خمسہ منورہ فی الحقیقت از درجات ولایت پنج درجات اند کہ ہر درجہ راہ موصل است  
بہ حضرت ذات علیہ تعالیٰ و تقدست۔ چون کہ ارشاد و عباد بہ مسالک ہدی و رشاد منوط بہ ذات  
حضرات انبیا و رسل علیہم السلام است۔ ہمان راہ راہ ہدی است کہ مختار و مسلوک ایشان بودہ  
و این لطائف خمسہ آن پنج طرق اند کہ انبیا و اولوالعزم از ان مسالک در مقام ولایت بہ مقصود  
رسیدہ اند۔ مسکب اول لطیفہ قلب است و آن اول مقام است از عالم امر و اقرب است  
بہ عالم خلق۔ تعلق و ارتباط این لطیفہ بہ تجلی صفت تکوین است کہ آن صفت اضافیہ حق تعالی  
است و آن صفت فعل و خلق و تخلیق و ایجاد و احداث و اختراع می باشد۔ ایجاد ممکنات بہ این  
صفت متعلق است۔ ازین جا است کہ مقام اصل لطیفہ قلب را قلب کبیر و حقیقت  
جامعہ انسانی گویند۔ این لطیفہ شریفہ برائے لطائف دیگر از عالم امر بہ منزلہ بنیہ و بنگہ است  
و دیگر لطائف امر بہ تجلیہ و تصفیہ این لطیفہ جامعہ است۔ و مقام این لطیفہ شریفہ در جسد  
انسانی در قلب منورہ واقع شدہ است کہ صلاح و فساد جسد مرطوب بر صلاح و فساد  
وے است۔ فَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَرَّ وَأَهَابَتْ  
فَلَجَّةُ الْآوَانِ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةٌ إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ  
فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ الْآوَانُ هِيَ الْقَلْبُ۔ در لطائف عالم خلق لطیفہ نفس را تعلق و  
ارتباط بہ اصل لطیفہ قلب است کہ ما ذکر کردیم کہ من قبل۔ لذلک لطیفہ نفس برائے لطائف  
دیگر از خلق بہ منزلہ لب و رب است۔ ازین جا است کہ صاحبزادگان حضرت مجدد قدس اللہ  
امرارہم بعد از تصفیہ قلب بہ تزکیہ نفس می پردازند و می فرمودند کہ تصفیہ لطائف دیگر  
در ضمن این دو لطیفہ رئیسہ حاصل می شود۔ اما طریقہ حضرت مجدد قدس سرہ بہ تفصیلی بودہ کہ

بہ تزکیہ جمیع لطائف می پرداختند۔ وصول حضرت آدم علیہ السلام از راہ این لطیفہ شریفہ شدہ است ازین جهت این لطیفہ راز بر قدم حضرت ایشان علیہ السلام می گویند چہ اول سالک برین راہ حضرت ایشان بودہ اند۔ کسے کہ وصول او بہ جناب قدس ازین راہ شود اور آدمی المشرب گویند اور استعداد سیر یک درجہ از درجات پنجگانہ ولایت می باشد۔

مسلك دوم۔ لطیفہ روح است کہ تعلق و ارتباط بہ تجلی صفات ثبوتیہ الہیہ دارد۔ و نسبت بہ صفت تکوین کہ صفت اضافیہ می باشد یک گام بہ حضرت ذات تعالیٰ و لغت دست قریب تر است وصول حضرت نوح و حضرت ابراہیم علیہما السلام از راہ این لطیفہ شریفہ شدہ است ازین جهت این لطیفہ راز بر اقدام حضرت ایشان می گویند کسے کہ وصول او ازین راہ شود اور ابراہیمی المشرب گویند اور استعداد حصول دو درجہ از درجات پنجگانہ ولایت می باشد۔

مسلك سوم لطیفہ سراسر است کہ تعلق و ارتباط بہ تجلی شیونات ذاتیہ الہیہ دارد۔ و نسبت بہ صفات ثبوتیہ یک گام بہ حضرت ذات قریب تر است۔ وصول حضرت موسیٰ علیہ السلام از راہ این لطیفہ شریفہ شدہ است ازین جهت این لطیفہ راز بر قدم حضرت ایشان می گویند کسے کہ وصول او ازین راہ شود اور موسوی المشرب گویند۔ اور استعداد حصول سہ درجہ از درجات پنجگانہ ولایت می باشد۔

مسلك چهارم لطیفہ خفی است کہ تعلق و ارتباط بہ تجلی صفات سلبیہ تنزیہیہ دارد و نسبت بہ شیونات ذاتیہ یک گام بہ حضرت ذات قریب تر است وصول حضرت عیسیٰ علیہ السلام از راہ این لطیفہ شریفہ شدہ است ازین جهت این لطیفہ راز بر قدم حضرت ایشان می گویند۔ کسے کہ وصول او ازین راہ شود اور اعلیوی المشرب گویند اور استعداد حصول چهار درجہ از درجات پنجگانہ ولایت می باشد۔

مسلك پنجم لطیفہ اخفی است کہ تعلق و ارتباط بہ تجلی شان جامع دارد کہ مثل برزخ است در میان مرتبہ تنزیہیہ و احدیت مجرودہ۔ این لطیفہ شریفہ کہ احسن و اجمل لطائف واقرب بہ حضرت اطلاق است در وسط سینیہ کہ مناسبت تام بہ حضرت اجمال دارد جائے دارد۔ وصول حضرت خاتم الانبیاء والمرسلین محبوب رب العالمین سیدنا و شفیعنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم از راہ این لطیفہ شریفہ شدہ است۔ کسے کہ وصول او ازین راہ شود اور احمدی المشرب گویند۔ اور استعداد تمام مراتب پنجگانہ ولایت می باشد۔ **ذَالِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ۔**



اختلاف مشارب و تعدد مسائلکما از حدائے تیسیر است بر عباد و لا ختیلاً فی العزائم و القوی  
 الکامنة فی العباد۔ و این رحمت بے فایت پروردگار است لیکل جعلنا منکم شرعة  
 و منها حیا و لو شاء الله لجعلکم امة واحدة و لکن لیبلوکم فی ما اتیکم  
 فاستبقوا الخیرات۔

باید دانست که برائے وصول به مقصود هر یک از این طرق خمسہ وافی و کافی است۔  
 اگر چه در فضل و شرف و تفاوت درجات متفاوت اند تلك الشرائع فضلنا بعضهم  
 علی بعض منهم من کلم الله و رفع بعضهم درجات۔ هر چند که به لامرکانت  
 قریب تر در شرف بالاتر کسانے که دو مراتب یافته اند از اصحاب یک امتیاز دارند و همچنان  
 اصحاب سه از اصحاب دو۔ و اصحاب چهار از اصحاب سه۔ و اصحاب پنج از اصحاب چهار۔ و تعیین  
 مراتب و تخصیص مشارب امر موهبتی است کسب را و ران اختیار نیست اللهم الا به قسر شدید  
 کشتن زانداز پیر کامل۔ ع این کار دولت است کنون تا کرار سده۔ این طرق و مراتب  
 خمسہ به منزلت ابواب ثمانیہ بہشت برین اند کہ ہر باب برائے دخول بہ حضیرة رضا و  
 اوج قبول کافی و وافی است۔ ہر باب مخصوص بہ گروہے باشد۔ و کسانے باشند کہ تحقیق  
 دو باب داشته باشند۔ و کسانے از سه و کسانے ازین بیش تا آن کہ کسانے باشند کہ از ابواب  
 ثمانیہ برائے ایشان صدائے خوش آمدید و کلمات ترحیب اهل و سہلاً و هم حبا بلند  
 خواہ شد سرور و در جهان سیدان و جان صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ اند من کان من اهل الصلوة  
 دعی من باب الصلوة و من کان من اهل الجهاد دعی من باب الجهاد و من کان  
 من اهل الصدقة دعی من باب الصدقة و من کان من اهل الصیام دعی من  
 باب الصیام فقال ابو بکر رضی اللہ عنہما یا رسول اللہ ما علی احدی دعی من  
 تلك الابواب من ضرة فقل یٰ اهل یدعی احد من تلك الابواب کلها فقال  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم و اسرجوان تکون منهم یا ابا بکر انقی  
 و الله یختص برحمته من یشاء۔

و باید دانست آنچه حضرات ما قدس اللہ اسرارہم و افاض علینا من برکاتہم ولایت لطائف  
 خمسہ را بہ حضرات انبیاء الوالعزم منسوب می فرمایند معنیش آن است۔ قریبے کہ سالک ہر  
 لطائف خمسہ حاصل می شود آن تابع و بہ منزلہ ظل آن قریب است کہ انبیاء علیہم السلام را در مقام

ولایت حاصل شدہ است مقام نبوت آن سروران را نشان دیگر است کہ در آزار آن علوم و معارف  
ولایت بیچ مناسبت نہ دارد۔ حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ در مکتوبے نوشتہ اند۔ زیر قدم  
بودن لطیفہ یکے از انبیاء علیہم السلام بہ آن معنی است کہ صفتے از صفات حقیقتاً مرنی آن نبی است  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آن صفت جزئیات بسیار دارد کہ یک جزئی آن مرنی سالک است الخ  
تشریح این کلام بہ نیچے است کہ حق تعالی جل جلالہ را غنار ذاتی مسلم است۔ او تعالی و تقدس  
بہ عالم و عالمیان بیچ مناسبت نہ دارد ہرچہ بہ ظہور رسیدہ کرشمہ تجلیات اسما و صفات آن  
بے نیاز است کہ بہ واسطہ آن ہر آن و ہر جائزہ فتوحات و فیوضات بہ تمام کائنات می رسد۔ چون  
عالم تمامہ من اولہ الی آخرہ منظر اسما و صفات واجبہ است لہذا ہر فرد از افراد انسان لا  
محالہ منظر صفتے است از صفات غیر متناہیہ او تعالی و تقدس۔ و ہر صفت بہ رنگ کلی است کہ  
جزئیات کثیرہ غیر متناہیہ دارد چہ ہر صفت را تجلیات بے شمار است و ہر تجلی را ظلال بے اندازہ  
و ہر ظل را نقاط بے عدد و بے پایان۔ تعلق و ارتباط حضرات انبیاء علیہم السلام بہ کلیات است و  
ترتیب ایشان بہ آنها شدہ۔ و تعلق و ارتباط سائر ناس بہ ظلال و نقاط ظلال است کہ بہ منزلیہ  
جزئیات می باشند ترتیب ایشان از ان جزئیات شدہ۔ صفت تکوین کہ منتشر صد و افعال است  
نبت حضرت آدم است علیہ السلام ترتیب ایشان بہ این صفت شدہ کہ ترتیب او از  
جزئیات این صفت شدہ آن جزئی مہد آتین اوست و او را آدمی المشرب گویند ولایت او زیر  
قدم حضرت آدم است علیہ السلام و وصول او از رطیفہ قلب است۔ و ترتیب حضرت نوح و  
حضرت ابراہیم علیہما السلام از صفات ثبوتیہ است خصوصاً از صفت علم کہ اجمع صفات ذاتیہ  
است۔ و ترتیب حضرت موسی علیہ السلام از شیونات ذاتیہ است و شان الکلام رب ایشان است  
و ترتیب حضرت عیسی علیہ السلام صفات سلبیہ است کہ موطن تقدیس و تمیزیہ است۔ و ترتیب  
حضرت خاتم الرسل علیہ وسلم الصلوات و التسلیات از جامع صفات و شیونات و تقدیسات  
تمیزیہات است کہ مرکز دائرہ این کمالات است و در مرتبہ صفات و شیونات تعبیر از ان بہ  
شان العلم مناسب است کہ این شان عظیم الشان جامع جمیع کمالات است کہ اسانے کہ از  
جزئیات این مقامات ترتیب یافتہ اند آن جزئیات مبارکی تعینات ایشان است و  
مشارب ایشان ابراہیمی یا موسوی یا عیسوی یا محمدی می باشد۔ سیر محمدی المشرب بہ ترتیب  
از قلب بہ روح و از روح بہ سر و از سر بہ خفی و از خفی بہ اخفی بہ حضرت اعدتیت بر شاہ را مستقیم

واقع است کہ چنانکہ عالم امر را بہ ترتیب طے نموده۔ در اصول اینہا و باز در اصول اصول ہیں  
ترتیب را امری داشته کار را بہ انجام می رسانند۔ بہ خلاف اصحاب ولایات دیگر کہ گویا از ہر درجہ  
نقبہ کنندہ خود را تا بہ مطلوب می رسانند۔ شک نیست کہ افعال و صفات و شیونات و تنزیہات  
از ذات او تعالی و تقدس منفک نیست اگر انفاک است در ظلال است۔ پس در آن موطن  
باصلاح افعال و صفات و شیونات و تنزیہات را نیز نصیب از تجلیات ذات بے چون تعالی و  
تقدس حاصل خواهد شد اگر چه صاحب آغنی را در علو و سفلی امتیاز بے حاصل است۔

باید دانست کہ بعثت انبیاء علیہم السلام بہ عالم خلق است و دعوت ایشان مقصود  
بر عالم خلق ساخته اند۔ لہذا مکلف اجزائے خلق اند کہ قالب است۔ تمنعات بہشت و آلام و زنج  
و دولت دیدار و بے دولتی حرماں ہمہ وابستہ بہ خلق است امر را بہ آن تعلق نیست تعلق فریض  
و واجبات و سنن بہ قالب و اجزائے خلق است۔ نصیب اجزائے عالم امر از اعمال نافلہ است۔  
باید دانست سیر سالک در دائرہ امکان و در دائرہ ظلال کہ آن را ولایت صغری گویند  
سیرانی نامی باشد و از اصل مبدا تعین اعنی از دائرہ ولایت کبری از تجلیات اسما و صفات تا  
تجلیات ذات و حضرت احدیت مجرودہ سیر سالک را سیر فی اللہ گویند و چون ازاں جا شروع واقع  
شود آن را سیر عن اللہ گویند۔

و باید دانست کہ معنی وصول از راه یکے از لطائف خمسہ مبارکہ آن است کہ ورود فیض  
بلا لطیفہ شریفہ بیشتر می باشد لذت و علاو تے دلانینتے کہ در آن لطیفہ شریفہ می باشد ازاں  
گونہ اصول خصوصی در لطائف دیگر نہ می یابید و معنی تہذیب لطائف شریفہ آن است۔ کہ  
لطائف بہ کیفیات و احوال ماسبق بر سندانیت خود را در یا بند و کارخانہ باطن از سر نو تازہ  
حدوشن کرد و با بتلا از لطیفہ قلب می شود۔ چون لطیفہ اصل خود را بہ یاد می آرد۔ آتش  
شوق و برادری گیرد و قصد طیراں بہ اصل مقام خود می نماید تا بہ اصل خود بی پیوند۔ از  
فایت شوق شعلہ رومی نماید کہ آن را حضرات مفتح باب می گویند رفتہ رفتہ این شعلہ قوی  
و بلند تری شود تا آن کہ از نفس عنصری می بر آید۔ و ہمیں معنی مراد است آنکہ گویند لطیفہ  
از قالب بر آمد۔ آن زمان از لطیفہ تا اصل مقام او کہ بالائے عرش برین است را سہ کشادہ  
از نور ظاہری گردد و بعضے افراد متارہ از نور معلوم می کنند تا بہ اصل خود می پیوند۔ و معلوم  
باد کہ از وقت بر آمدن بطائف از قالب و تا وصول آنہا بہ اصول خود و قیام نمودن آنہا در



مواطن سالک الوار لطائف را بیرون سینه خود مشاهده می کند و این الحضرات با سیر آفاقی گویند چون لطائف  
 به اصول خود می رسند در این مواطن قیام می نمایند سیر انفسی شروع می شود. آن زمان سالک هر چه  
 می بیند من الاوار والاسرار. درون سینه خود می بیند و به ستر کریمه سَسْرُ كَرِيمٍ آیاتنا فی الآفاق  
 وَفِي أَنْفُسِهِمْ می رسد.

حضرت مجدد قدس سره می نویسد قلب از عالم امر است و در این عالم خلق تعلق و عشق داده  
 به عالم خلق فرود آورده اند و به مضغه که در جانب چپ است تعلق خاص بخشیده اند در رنگ آن که  
 بادشاه را به کتاس عشق پیدا می شود و به سبب آن در منزل کتاس نزول نماید و روح که الطف از قلب  
 است از اصحاب یکین است و لطائف ثلاثه که فوق لطیفه روح اند به شرف خیر الیه مؤسرا  
 اَوْسَطُهَا مَشْرُفٌ اَنْدَ بِهَرِّ خَيْدٍ لَطِيفٌ تَرَبُّبٌ وَسَطٌ مَنَاسِبٌ تَرَلَّالًا اَنَّ السَّيْرَةَ وَالْحَفِيَّ عَلَى طَرَفِ فِي  
 الْأَخْفَى أَحَدُهُمَا عَلَى الْيَمِينِ وَالْآخَرَ عَلَى الشِّمَالِ وَنَفْسٌ مَجَاوِرَةٌ حَوَاسٍ اسْتَتَلِقُ بِهَ دِمَاغٍ  
 دُرِّدُو تَرْتَقِي قَلْبٌ مَنُوطٌ اسْتَبَهَ وَصُولِ اَوْ دَرْمَقَامٌ رُوحٌ وَبِهَ مَقَامٌ مَافُوقَ رُوحٍ وَبِحَبْنِ تَرْتَقِي رُوحٌ وَ  
 مَافُوقِ اَوْ مَرْتَبُوطٌ اسْتَبَهَ وَصُولِ اَنْتَهَابِ مَقَامَاتٍ فَوْقَانِي لَيْكِنِ اِيْنِ وَصُولِ دَرِ اَبْتَدَارِ بِطَرِيقِ اَحْوَالِ اسْتَبَهَ  
 وَدَرِ اَنْتَهَابِ طَرِيقِ مَقَامِ وَتَرْتَقِي نَفْسٌ بِهَ رَسِيدِ اَوْ اسْتَبَهَ مَقَامِ قَلْبِ بِهَ طَرِيقِ اَحْوَالِ دَرِ اَبْتَدَارِ وَبِهَ طَرِيقِ  
 مَقَامِ دَرِ اَنْتَهَابِ وَدَرِ اَخْرَاقِ اِيْنِ لَطَائِفِ اسْتَبَهَ مَقَامِ اَخْفَى مِي رَسْنَدُ وَهَمَّ بِهَ اِتْفَاقِ قَصْدِ طَيْرِ اِيْنِ بِعَالَمِ  
 قَدْسِ مِي نَمَایند و لطیفه قالب را خالی و تهی می گزارند اما این طیران نیز در ابتدا به طریق احوال است و  
 در انتها به طریق مقام و حِينَئِذٍ يَحْصُلُ الْقَنَاءُ وَمَوْتٌ كَمَا بِشِ اَزْمُوتُ كَقْتَهُ اَنْدَ اَزِ اِيْنِ جُودَانِي  
 لَطَائِفِ سَيِّئَةٌ اسْتَبَهَ اَزْ لَطِيفَةٍ قَالِبِ. و می نویسد لازم نیست که جمیع لطائف در مقله جمع  
 شوند و از آنجا طیران نمایند گاه باشد که قلب و روح هر دو به اتفاق این کار کنند و گاه هر سه و گاه  
 هر دو چهار و آنچه اول مذکور شد اتم و اکمل است و مخصوص به ولایت محمدی علیه وآله الصلوات التلیات  
 و ماعدات و قسمی از اقسام ولایت است. و نوشته اند بعد از مفارقت لطائف سیئه و عروج  
 آنها در عالم امر به آئینه خلیفه آنها در این عالم همین بدن خواهد ماند و کار همه آنها خواهد کرد بعد  
 از این اگر الهام است بر همین مضغه است که قلیفه حقیقت جامع قلبیه است و آنچه  
 در حدیث نبوی علیه الصلوات و السلام آمده است مَنْ أَخْلَصَ لِلَّهِ اَزْجَعَيْنِ صَبَاحًا  
 ظَهَرَ تُّ يَنَابِيعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهِ عَلَى لِسَانِهِ مَرَادُ اَزِ اِيْنِ قَلْبِ وَ اَللَّهُ سُبْحَانَهُ  
 اَعْلَمُ هَمِينِ مَضْغَةٍ اسْتَبَهَ وَدَرِ اَعَادِيْثِ دِيْگَرِ اِيْنِ مَرَادُ مُتَعَيِّنِ اسْتَبَهَ كَمَا قَالِ عَلَيْهِ اَلصَّلَاةُ

وَالسَّلَامُ إِنَّهُ لَيَغَانُ عَلَى قَلْبِي بِعُرْوِضِ غَيْلِنِ بِرِضْفَةِ اسْتِزْ بِرِ حَقِيقَتِ جَامِعِهِ كَمَا  
 اَوْ بِكَلِيَّةِ اَزْ فِينِ بِرَامِدِهِ اسْتِ وِدْرَامَا دِيثِ دِيكْرِ اَمْدِهِ اَزْ تَقْلِبِ قَلْبِ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
 وَالسَّلَامُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّجْمَانِ - الْحَدِيثُ وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ  
 تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ كَرِيشَةٍ فِي اَرْضِ فَلَاةٍ - الْحَدِيثُ وَقَالَ  
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اللَّهُمَّ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى طَاعَتِكَ - وَالتَّقْلُبُ وَعَدَمُ  
 الثَّبَاتِ ثَابِتَةٌ لِهَذِهِ الْمَضْغَةِ لِأَنَّ الْحَقِيقَةَ الْجَامِعَةَ لَا تَقْلُبُ لَهَا اَصْلًا بَلْ هِيَ  
 مُطْمَئِنَّةٌ رَاسِخَةٌ عَلَى الْاِطْمِينَانِ - وَالْخَلِيلُ عَلَى نَبِيٍّ وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 اَيُّ مَطْلَبِ اِطْمِينَانِ الْقَلْبِ اَرَادَ بِهِ الْمَضْغَةَ لَا غَيْرُ لِأَنَّ قَلْبَهُ الْحَقِيقِيَّ قَدْ كَانَ  
 مُطْمَئِنًّا بِلَا رَيْبٍ بَلْ نَفْسُهُ اَيْضًا كَانَتْ مُطْمَئِنَّةً بِسِيَاسَةِ قَلْبِهِ الْحَقِيقِيِّ - قَالَ  
 صَاحِبُ الْعَوَارِفِ قُدْسٌ سِرٌّ اِنَّ اِلَهَامَ صِفَةِ النَّفْسِ الْمُطْمَئِنَّةِ الَّتِي عَرَجَتْ  
 فِي مَقَامِ الْقَلْبِ وَاِنَّ التَّلَوِيْنَاتِ وَالتَّقْلِيْبَاتِ حِيْنَئِذٍ تَكُوْنُ صِفَاتُ النَّفْسِ  
 الْمُطْمَئِنَّةِ وَهُوَ كَمَا تَرَى مُخَالَفٌ لِاِحَادِيْثِ الْمَذْكُوْرَةِ وَلَوْ تَيَسَّرَ الْعُرُوْجُ مِنْ  
 هَذَا الْمَقَامِ الَّذِي اَخْبَرَ الشَّيْخُ عَنْهُ تَعَلَّمَ اَلْاَمْرَ كَمَا هُوَ عَلَيْهِ وَلَا حَ صِدْقٌ مَا  
 اَخْبَرْتُ بِهِ وَطَائِقُ الْكُشْفِ وَاِلَيْهَا مُبَالَغَةٌ بِالْاَخْبَارِ اَنَّ النَّبُوِيَّةَ عَلَى صَاحِبِهَا  
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَالنَّبِيَّةُ - وَلَقَدْ تَعَلَّمْنَا اَنَّ مَا اَخْبَرْتُ بِهِ مِنْ خِلَافَةِ الْمَضْغَةِ  
 وَوُجُوْدِ اِلَهَامِ عَلَيْهَا وَصَيْرُوْرَتِهَا صَاحِبِ اَحْوَالٍ وَتَلَوِيْنَاتٍ مِمَّا كَبُرَ عَلَى  
 الْمُتَعَصِّبِيْنَ الْجَاهِلِيْنَ الْقَاصِرِيْنَ عَنْ حَقِيقَةِ الْاَمْرِ فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ فَمَا ذَا اَيُّ قُوَّةٍ  
 لُوْنٌ فِي الْاَخْبَارِ النَّبُوِيَّةِ عَلَيْهِ وَعَلَى اِلَهِي الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ حَيْثُ قَالَ اِنَّ فِي حَبَدِ  
 بَنِي اَدَمَ لِمَضْغَةٍ اِذَا صُلِحَتْ صُلِحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ اِلَّا وَ  
 مِنْ الْقَلْبِ جَعَلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَضْغَةُ هِيَ الْقَلْبُ عَلَى سَبِيْلِ الْمُبَالَغَةِ وَ  
 وَنَالِ الْمَصْلَاحِ الْجَسَدِ وَفَسَادُهُ بِصَلَاحِهَا وَفَسَادُهَا فَيَجُوْزُ لِهَذِهِ الْمَضْغَةِ مَا  
 يَجُوْزُ لِقَلْبِ الْحَقِيقِيِّ وَاِنْ كَانَ عَلَى سَبِيْلِ النِّيَابَةِ وَالْخِلَافَةِ - وَنُوشَتُهُ اَنْدَ  
 جِلْدِ لَطَائِفِ سِتَّةٍ بَعْدَ اَزْمَانِ مَفَارَقَتِ اَزْ قَالِبِ وَصُوْلِ بِمَقَامِ قُدْسٍ وَتَلُوْنِ بِصَبْخِ اَنَّ اَكْرَبَ قَالِبِ  
 بَازِ رَجْعِ نَمَائِدِ تَعْلُقِ بِرَا كُنْدُو سَوَائِي حَسْبِي وَحُكْمِ قَالِبِ كِيْرِنْدُو بَعْدَ اَزْمَانِ رَاجِ بَازِيكِ فِتْمِ فِتْمَانِيْ پِيَا  
 كُنْدُو حُكْمِ مَيِّتِ كِيْرِنْدُو دَرِيْنَ وَقْتِ بِتَجَلِيْ خَاصِّ مَتَجَلِيْ كَرْدِنْدُو اَزْ سَرْحِيَا تِ پِيَا كُنْدُو بِمَقَامِ



علیہم الصلوات والتسلیمات می فرماید وَفَجَعَلْنَا لَهُمْ جَسَدًا آلاَیَا کُلُّونَ الطَّعَامَ وَکَفَارَ ظَاهِرِیْنِ مِی  
 کَفْتَدَ قَالِیْهِذَ الرَّسُوْلِ یَا کُلُّ الطَّعَامَ وَیَمْشِیْ فِی الْاَبْسُوَاقِ۔ پس ہر کہ نظر او بر ظاہر اہل اللہ  
 افتاد محروم گشت و خسران دنیا و آخرت نقد وقت او آمد۔ ہمیں ظاہر بینی ابو جہل و ابولہب را از  
 دولت اسلام محروم ساخت و در خسران ابدی انداخت۔ سعادت مند آن است کہ نظر او از ظاہر بینی  
 اہل اللہ کوتاہ گشت و حدت نظر او بہ صفات باطنہ این بزرگواران نفوذ کرد و بر باطن مقصور گشت۔  
 قَهُمْ کَنْیَلٍ مِصْرَ بِلَاءٍ لِّلْمُتَّحِبِّیْنَ وَفَاۗءٍ لِّلْمُحَبُّوْبِیْنَ عَجَبِ کَارِیْ اَسْت۔ صفات بشریہ  
 آن قدر کہ در اہل اللہ ظاہری گردد۔ در سایر مردم ظاہر نیست و جہش آن است کہ ظلمت و کدورت  
 در محل ہموار و مصفا اگر چہ اندک باشد بیشتر ہوید می گردد و از آن چہ در محل ناہموار و غیر مصفا اگر چہ  
 بیشتر باشد لیکن ظلمت صفات بشریت در عوام در کلیت سرایت می کند و در قالب و قلب و روح  
 می رود۔ و در خواص این ظلمت مقصور بر قالب و نفس است و در اخص خواص نفس نیز ازین ظلمت  
 مبری است مقصور بر قالب است و بس۔ و ایضا این ظلمت در عوام موجب نقصان و خسارت است  
 و در خواص موجب کمال و نصارت۔ ہمیں ظلمت خواص است کہ ظلمتہائے عوام را از اہل می گرداند  
 قلبہائے ایشان را تصفیہ می بخشد و نفسہا را تزکیہ می دہد۔ اگر این ظلمت نہ می بود خواص را بہ عوام  
 ایچ مناسبت نہ می کشد و راہ افادہ و استفادہ مسدود می نمود۔ و این ظلمت در خواص آن قدر نہ  
 می ہست کہ مگر سازد بلکہ ندامت و استغفار کہ در قفلے او دست دہد چندین ظلمت و کدورت  
 و بگردا ہم زد آید (صاف و روشن کند) و ترقیات می فرماید۔ ہمیں ظلمت است کہ در ملائک مفقود  
 است و بہ سبب آن راہ ترقی مسدود۔ اسم ظلمت بروے از قبیل مدح بکالمشبه الذم است۔  
 عوام کالانعام صفات بشریت اہل اللہ را در رنگ صفات بشریت خود می دانند و محروم و  
 مخمحل می مانند قیاس غائب بر شاہد فاسد است۔ ہر مقام را خصوصیات علیحدہ است و ہر محل را  
 لوازم جدا۔ نوشتہ اند حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ اولیاء اللہ را بر نہی مستور ساخته است کہ ظاہر  
 ایشان از کمالات باطن ایشان خبر نہ دارد و کیفیت ماہدائے ایشان۔ باطن ایشان را نسبتی کہ بہ مرتبہ  
 بیچینی نہ بیچینی حاصل گشتہ است نیز چون است و باطن ایشان چون عالم امر است نیز نصیبی از  
 بیچینی دارد و ظاہر کہ سراسر چون است حقیقت آن را چہ دریا بد بلکہ نزدیک است از نفس  
 حصول آن نسبت انکار نماید لغایۃ الجہل و عَدَمِ الْمُنَاسَبَةِ و تواند بود کہ نفس حصول نسبت  
 را دانند تا نہ دانند کہ متعلق آن کیست بلکہ بسا است کہ نفی متعلق حقیقی او نماید و کُلُّ ذَٰلِكَ



لَعَلَّو تَلَاكَ النَّسْتَةَ وَدُنُوهُ ظَاهِرٌ وَبَاطِنٌ خَوْفٌ مَغْلُوبٌ أَلْ نَسْبَتِ اسْتِ وَازْدِيدُ وَدَانِش رَفْتِ اسْتِ  
 چه داند که چه دارد و به که دارد پس ناچار غیر از عجز از معرفت راه نه باشد لهذا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 فرمود الْعَجْزُ مِنْ دَرَكَ الْإِدْرَاكِ إِدْرَاكِ نَفْسِ ادْرَاكِ عِبَارَتِ از نسبت خاصه است که  
 عجز از ادراک آن لازم است لِأَنَّ صَاحِبَ الْإِدْرَاكِ مَغْلُوبٌ لَا يَعْلَمُ إِدْرَاكَهُ  
 وَغَيْرُهُ لَا يَعْلَمُ حَالَهُ كَمَا مَرَّ وَنُوشْتِ اِنَّ الہی چسبیت که اولیائے خود را کردی کہ باطن  
 ایشان زلال خضر است ہر کہ قطرہ از آن چسبید حیات ابدی یافت و ظاہر ایشان ستم قاتل کہ ہر کہ  
 بہ آن نگرست بہ موت ابدی گرفتار آمد ایشان اند کہ باطن ایشان رحمت است و ظاہر ایشان زحمت  
 باطن بین ایشان از ایشان است و ظاہر بین ایشان از بدکیشان۔ بہ صورت جو نما اند و بہ حقیقت  
 گندم بخش۔ بہ ظاہر از عوام بشر اند و باطن از خواص ملک۔ بہ صورت بر زمین اند و بہ معنی بر فلک جلیس  
 ایشان از شقاوت رستہ است و انیس ایشان بہ سعادت پیوستہ اُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ  
 حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔  
 این است قدرے از کلام و تحقیق این بزرگواران فَاَلْقَلِيلُ يَدُلُّ عَلَى الْكَثِيرِ وَالْقَطْرَةُ  
 تَلِي عَنِ الْقَلْبِ يَرِيحُ تَعَالَى ایشاں را اجر با عنایت فرماید کہ برائے ما دون ہمتاں اقرب و اسہل طرق  
 تجویز فرمودہ اند کہ البتہ موصل الی المقصود می باشد آثار و خطوط این راہ ہدی امام الطریقہ بہاؤ الحق  
 والدین حضرت سید السادات محمد نقشبند مشکل کتاب بخاری قدس الشمرہ تجویز کردہ اند بعد ازاں کہ  
 پانزدہ روز سر بہ سجده نہادہ در جناب الہی تضرع نمودند کہ مرا را ہے نشان دہ کہ اسہل و اوصل باشد  
 چنانچہ دعائے ایشان بہ اوج قبول رسید و این طریقہ شریفہ بہ ایشان عنایت شد کہ اندراج ہنایت  
 در بدایت دارد۔

نوبتِ آخِرِ بہ بخارا زدند	بیکہ کہ دریشرب و نبطی زدند
جز دل بے نقش نشد نقشبند	از خط آن بیکہ نہ شد بہرہ مند
معدن او خاک بخارا بود	آن گہر پاک بہ ہر جا بود
زاخیر او حبیب ثمن تہی	اول او آخِر ہر منتهی

حضرت ایشان فرمودہ اند ہر طریقہ عنایت کردہ اند کہ البتہ موصل است و یافت بسیار دارد۔  
 دران نہ محرومی است نہ مجاہدہ۔ ما فضلیا نینم و ما مراد انیم۔ اتباع سنت و عمل بر عزیمت و ذکر خفی  
 طریقہ من است۔ خلفا و بالشیخان حضرت ایشان طریقہ شریفہ ایشان را واضح تر و روشن تر کردہ

رفتند تا آن کہ آفتاب کمال بر چرخ ہدایت ظہور نمود۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس اللہ سرہو آن راہِ عظیم المرتبت را شاہراہ کثیر المنفعت ساختہ و الی اقصی الغایات رسانیدہ عالم را منور ساختند۔ فَجَزَّاهُمُ اللّٰهُ بِمَحَازِنِہٖ وَتَعَالٰی عَنِ الرَّسُولِہِ وَالْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا۔ این بزرگواراں برائے وصول الی اقصی الغایات چند ضوابط و قواعد بنیادہ اند تا سالک بران کار بند شدہ شاہراہ محبت را قطع نماید۔ لہذا فقیر اولاً آن اصول و کلمات مبارکہ را بیان می نماید و باز کیفیت سلوک و مدارج آن را بیان خواهد کرد۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَیْہِ تَوَكَّلْتُ۔  
در قافلہ کہ اوست دائم نہ رسم این بس کہ رسد ز دور بانگ جز رسم

## بیان دہ اصول کہ بمقامات عشرہ موسوم اند

فرمودہ اند کہ قطع منازل سلوک عبارت از طے مقامات عشرہ است۔ کہ بنائے سلوک بران گزارشتہ شدہ۔ اول آن مقام توبہ و اتابیت است۔ دوم عزلت و ریاضت سووم و رع و تقوی۔ چہارم طاعت و ملازمت ذکر و پنجم زہد و قناعت ششم توبہ در جاہ مفتحم صبر و تسلیم ہشتم توکل اعتماد بر پروردگار نہم حمد و شکر و ہم رضا و خوشنودی بہ قضائے پروردگار جل شانہ و نهم احسانہ۔ باید دانست کسانے کہ سیر سلوکی و تصفیہ لطائف عالم خلق را مقدم داشتہ اند ایشان مقامات و مراتب عشرہ را بالذات قطع می کنند۔ و کسانے کہ سیر جذبی را مقدم داشتہ اند مقامات عشرہ را در ضمن تصفیہ لطائف عالم قطع می نمایند۔ چہ در قطع دائرہ امکان قطع این مراتب ہم دست می دہد کہ منوط بہ فناء قلب است و بہ فناء قلب سالک داخل زمرہ اولیا می گردد۔

فرمودہ اند چون کہ ہم درین زماں قاصر اند و اول مقام از مقامات عشرہ توبہ است۔ برائے حصول آن مدتی در کار است اگر برائے تحصیل آن تکلیف تفصیل کردہ شود شاید درین مدت فتویٰ نماند یا بدو طالب از مقصود بازماندہ مقام توبہ را ہم بہ انجام نہ رساند۔ لذا اکتفا بر اجمال کردہ تفصیل را حوالہ بہ مردورایم کند۔ بعد از حصول توبہ بہ طریق اجمال شیخ طالب را مناسب استعداد او تعلیم نماید و توجہ بہ کار او دارد و التفات بہ حال او مری نماید۔ آداب شرایط راہ را بہ او نشان دہد و بہ متابعت کتاب و سنت و اقوال ائمہ و آثار سلف صالحین ترغیب فرماید و اعلام نماید کہ کثرت و قانع را کہ سرعاً از کتاب و سنت مخالفت داشتہ باشند۔ اعتبار نہ کند بلکہ از ان متنفر ماند و بہ تصحیح

حقانہ بہ مقتضائے آرائے فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت نصیحت نماید و تعلیم احکام فقہ از مسائل ضروریہ  
و بہ موجب آن تاکید عمل فرماید کہ درین راہ بے حصول دو جناح اعتقادی و عملی طیران میسر نیست۔  
محال است سعدی کہ راہ صفا تو ان رفت جز در پئے مُصطفا

و تاکید نماید کہ در تقمہ احتیاط نیک مرعی دارد۔ ہر چہ کہ یا بد و از ہر جائے کہ بدست رسد  
نہ خورد تا وقتے کہ در ان باب فتویٰ از شریعت غرادرست نہ کند بالجملہ در جمیع امور قائل کہ  
الرَّسُولُ فَخُذْهُ وَمَا نُكَلِّمُ عَنْهُ فَأَنْتُمْ حَرَامٌ۔ انصب عین خود سازد۔

باید دانست کہ حصول مقامات عشرہ بہ تفصیل و ترتیب مخصوص بہ سالک مجذوب است  
کہ سیر سلوکی و تصفیہ لطائف عالم خلق را مقدم داشته است۔ و بر سبیل اجمال و خلاصہ نصیب مجذوب  
سالک است۔ چہ اور اعنایت ازلی گرفتار محبت ساخته است کہ بہ تفصیل مقامات عشرہ نہ می تواند  
پرداخت۔ اور از ضمن جذبہ محبت خلاصہ مقامات برو چہ اتم حاصل است کہ صاحب تفصیل را میسر  
نیست۔ و باید دانست کہ سالک مجذوب باشد یا مجذوب سالک۔ بعد از طے منازل و رفع حجب  
ہر دو طائفہ داخل اند۔ در نفس وصول یکے را برو دیگرے ہیچ مزیت نیست۔ چنانچہ دو شخص از منازل  
بعیدہ بہ کعبہ معظمہ می رسند یکے بہ عالم راہ و کیفیات ہر منزل را بہ قدر استعداد خود و نشین  
ساختہ و دیگرے از تماشائے معالم و منازل چشم دوختہ از شراب محبت مدہوش گشتہ بہ کعبہ رسیدہ  
در وصول بہ کعبہ ہر دو مساوی اند یکے را برو دیگرے شرف نیست اگر چہ در معرفت معالم را متفاد  
اقتادہ اند۔ و باید دانست کہ بعد از وصول بہ مطلوب ہر دو طائفہ را جہل لازم است خواہ آن  
سالک مجذوب بود کہ از اہل کشف و معرفت می باشد۔ یا مجذوب سالک بود کہ از اہل جہل و  
حیرت است اِنَّ الْمَعْرِفَةَ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى جَهْلٌ وَعَجْرٌ عَنِ الْمَعْرِفَةِ۔ و قطع این مقام  
عشرہ منوط بہ تجلیات ثلاثہ اند۔ تجلی افعال کہ آن را محاصرہ گویند و آن تجلیات صفت مگویند است۔  
و تجلی صفات کہ آن را مکاشفہ گویند۔ و تجلی ذات کہ آن را مشاہدہ گویند۔ جمیع مقامات غیر از مقام  
رضا وابستہ بہ تجلی افعال و تجلی صفات اند۔ و مقام رضا منوط بہ تجلی ذات است تعالیٰ و تقدس  
و بہ محبت ذاتیہ کہ مستلزم مساوات ایلام محبوب است بہ انعام او نسبت بہ محیب۔ پس لا جرم  
رضا متحقق شود و کراہت بر خیزد۔ حصول مقامات تسعہ اگر چہ وابستہ بہ تجلی افعال و تجلی صفات  
است اما بلوغ آہنہا بہ حد کمال و فنائے اتم وابستہ بہ تجلی ذات است۔ ہر گاہ سالک قدرت کاملہ  
حق سبحانہ را برو خود و بر جمیع اشیا مشاہدہ می کنیے اختیار بہ توبہ و انابت رجوع کردہ بہ گریے زاری

آمد عزت و ریاضت اختیار کند و از ترس و بیم و رع و تقوی را شیوہ خود ساخته بہ طاعت و ملازمت  
ذکر خود را مشغول سازد۔ چون عظمت و کبریائی او تعالی و تقدس مشاہدہ کند نیامدنی در نظر او  
خواہد بے اعتبار در آید۔ و ناچار بے رغبتی در دنیا پیدا شود و زہد و قناعت اختیار کند۔ و چون مہربانی  
و رأفت او تعالی متجلی شود در مقام توجہ و رجاء در آید۔ و چون او را موزاے نعم داند و اعطای و  
منع از دشمنان صبر و تسلیم او بدین خود ساخته از راه توکل و اعتماد رفتہ در مقام شکر و حمد در آید۔  
و مقام رضا آن زمان صورت بندگی ایلایم محبوب بہ الغام اومساوات پیدا کند۔ گراہست از  
میان ہر خیز و ہرجہ از محبوب آید محبوب نماید۔

فَلَنْ قَالَ لِي مَتَّ مَتَّ مَعَا وَطَاعَةٌ وَقُلْتُ لِي مَتَّ مَتَّ مَعَا وَطَاعَةٌ

وصول بہ این مقام عالی بعد از قطع سلوک و جذبہ و مشاہدہ است اما بلوغ بہ حد کمال و فناء است  
گنایند بخون در بہشت ہمیں خواہد شد کہ وابستہ بہ دیدار ہر دو رنگار و خوشنودی او سبحانہ و تعالی می  
باشد در صحیحین از ابو سعید روایت است کہ آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم فرمود ان اللہ یقول  
لَا هَلْ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا وَسَعْدًا يَا كَ وَالْخَيْرِ كُلَّهُ فَيُؤْتِيكَ فَيَقُولُ  
فَلْ رَضِينَا فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى وَقَدْ اَعْطَيْنَا مَا لَمْ نَعْطِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ  
اَلَا اَعْطَيْنَاكُمْ اَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ وَآيُ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ  
اَحَلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ اَبَدًا اَمْقَامَاتِ تَسْعَةَ رَاوِرِ اَخْرَجَتْ  
تصور نیست۔ در اں جا توبہ و انابت از چہ بود۔ و عزت و ریاضت از بہر کہ۔ و رع و تقوی را چہ  
کہ و فِعَا اَكْلُ مَا كُنْتُمْ يَهِيهِ اَلَا كَفَسُ وَتَلَدُ اَلَا عَيْنُ۔ نے طاعت و نے ذکر زہد و قناعت  
را چہ جاتے۔ توجہ و رجاء را چہ گنجائش صبر و تسلیم از چہ۔ توکل و اعتماد را چہ حاجت۔ آرزے حمد و شکر را آن  
جا ہو می باشد لیکن اں از شعلہ مقام رضا است نہ مہابین از رضا۔

نے از توحیات جا و دہاں می خواہم نے عیش و تنعم جہاں می خواہم

نے کام دل و راحت جاں می خواہم ہر چیز رضائے تست آں می خواہم

حق تعالی ما ہی دستاں و از پا افتادگان را ازین مراتب بلند و مقامات ارجمند حظ وافر نصیب فرماید  
از گریبان کار ہادشوار نیست۔ بخرمتہ نسید البشر صلی اللہ تعالی علیہ و علی آلہ و اصحابہ وسلم۔  
در مراتب کمال فوق از مقام رضا مقام نیست اللہم اَلَا اَمْقَامِ مَحَبَّتِ ذَاتِ اَلَا مَحْضُو  
بہ محبوب لب العالمین است صلی اللہ علیہ وسلم کہ معترتی است از جمیع نسیب و اعتبارات۔



این دولت عظمیٰ حسن ظن است به محبوب تا آنکه اگر محبوب بر علقوم محب اجرائے سبکین نماید و اعضاے او را یک یک کرده قطع نماید محب ازاں لذتے یابد و صلاح و بهبود خود در ایاں تصور کند۔ در مقام رضا رفع کراہت به دست می رسد و درین مقام التذاذن نقد وقت می گردد و فشتان بئین رفع الکراهة عن الفعل و بئین الالیت اذ عن الفعل۔ و جائز است که در ایاں موطن خادمے را از خادمان اولش خورجیت و ضمنیت و وراثت جائے دهند و قاذ لک علی اللہ بعزیز۔ کما افادہ حضرتة المجذبة قدس سیرة۔ و نیز حضرت ایشاں نوشته اند۔ باید دانست که کراہت ظاہر منافی رضائے باطن نیست و مرارت صورت نافی علالت حقیقت نہ زہرا کہ ظاہر و صورت عارف کابل را بر صفات بشریت و اگر آشفته اند تا قیاب کمالات او کرد و ابتلا و آزمائش پیدا کند و محق بامبطل ممتزج بود۔ ایاں ظاہر و صورت عارف کابل را نسبت به باطن و حقیقت او در رنگ جامہ یکتا تصور باید نمود نسبت به شخص لابس آل جامہ۔ و معلوم است کہ جامہ را نسبت به آل شخص چه مقدار است۔ همچنین است قدر صورت نظر به حقیقت او۔ ایاں صورت عارف را بے بصراں در رنگ کوه می انگارند و مثل صور بے حقائق خود خیال می کنند لاجرم در مقام انکاری آیند و حرم کسب می نمایند۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰى وَ التَّرَةِ مَتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰى۔

## یازده کلمات مصطلحہ

بنائے طریقہ شریفہ بر یازده کلمات طیبہ می باشد کہ ازاں جمله ہشت منقول از خواجہ خواجگان حضرت عبدالخالق غجدوانی قدس سرہ است و سہ از امام الطریقہ حضرت سید محمد ہا و الدین نقشبند بخاری قدس سرہ۔ وَ اِلَيْكَ بِهٰذِهِ الْكَلِمَاتِ۔

سہ ہوش در دم۔ عبارت از بیدار و ہشیار بودن سالک است و در ہنس از انفاس خود تا بغفلت نہ بر آید۔ انسان در شمار روز بست و چہار ہزار نفس یا قدرے زیادہ ازاں می کشد و فردا بہ روز قیامت در انفاس خود خواهد نگرست کہ گذامش بغفلت گزشتہ و ایاں زمان پشیمانی و حسرت خواهد کرد و قیال طول الحسرة۔ وَ اِلٰى مَا جِئْتَ مِنْدَمٍ۔ حضرت پیرو مرشد برحق رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ وَ اِقَاصُ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِهِ بہ طالبان حق تاکید بلیغ می فرمودند کہ

در شب بار و نسبت و پنج هزار بار ذکر شریف کرده باشند۔ تا به حد انفاس نوشته برائے آخرت  
 بہم رسانند اَلْکَلْبُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَحَمَلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ الْعَلَجُ مَنْ آتَبَعَ نَفْسَهُ هُوَ  
 هَا وَ تَمَّتْ عَلٰی اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ۔ حضرت عبید اللہ احرار قدس سرہ فرمودہ اند دریں طریقہ شریفہ حفظ نفس  
 را ہم داشته اند۔ حضرت شاہ نقشبند قدس سرہ فرمودہ اند۔ دریں راہ بتائے کار بر نفس است  
 نہ گزارد کہ ضائع گردد سعی نماید کہ در دخول و خروج غفلت فرو نہ رود و غفلت نہ بر آید در مابین النفسین  
 غفلت بہ قلب راہ نیابد۔ از راہ این محافظت سالک بہ دولت حضور و آگاہی می رسد۔ حضرت  
 نجم الدین کبری قدس سرہ گفته اند۔ ذکرے کہ بر نفوس حیوانات جاری است انفاس ضروریہ ایشان  
 است۔ در فرورفتن و بر آمدن نفس حرف شریف ہما پیدا است کہ اشارت بہ غیب ہوتیہ حق  
 تعالیٰ است۔ کہے خواهد یا نہ خواهد این حرف شریف پیدا است۔ پس طالب ہوشمند آن است  
 کہ در وقت تلفظ این حرف ہوتیہ ذات حق سبحانہ ملحوظ وے بود در دخول و خروج نفس واقف  
 و آگاہ بود تا در نسبت حضور مع اللہ فتورے واقع نہ شود تا بہ جائے برسد کہ این نسبت شریفہ  
 بے تکلف در دل او حاضر بود و بہ تکلف آن را دور کردہ نہ تواند۔

باغیب ہوتیہ آندائے حرف شناس      انفاس ترا بود بر اں حرف اساس  
 باش آگہ از اں حرف در امید ہر اس      حرفے گفتم شکر و اگر داری پاس  
 باید دانست کہ غیب ہوتیہ بہ اصطلاح اہل تحقیق عبارت از ذات پاک پروردگار است  
 بہ اعتبار لا تعین کہ هیچ علم و ادراک بہ کنیہ او نہ رسد۔ بعضے از فضلا رگفته اند کما ذکرہ ابو  
 البقاء کہ اصل لفظ اسم جلالہ حرف ہا است کہ آن ضمیر فانیہ است کما قالہ لکون فیون  
 ان الواول شبا ع الضمۃ و ہن تر ایدۃ لیسقو طہا فی ہما و ہم چون بہ عقول خود  
 اشارت و تعلق کردند اشارہ بہ ہا کردند۔ و چون دانستند کہ او تعالیٰ مالک تمام اشیاء است لام  
 تک بالماں افزو دند و گفتند۔ ای لہ فانی السماءات و فانی الارض و باز الف  
 لام تعریف بر اں داخل کردند و لفظ مبارک اللہ شد و آن را علم بر ذات او سبحانہ و تعالیٰ  
 گردانیدند قسبحان الذی تاہ العقلاء فی ذاتہ و صفاتہ لاحتجابہا بانوار  
 العظمتہ و استکرا الجبروت کذلک تحیر وافی اللفظ الدال علیہ آنہ اسم  
 بوصفہ مشتق او غیر مشتق علم او غیر علم الی غیر ذلک کما نہ العکس  
 زلیہ من مستاہ اشعۃ من تلیک الانوار فقصرت اعین المستبصرین عن ادراکہ

لے ماندہ ز بحر علم بر ساحل عین  
 بردار صفا نظر ز موج کونین  
 در بحر سیراغ است در ساحل شین  
 آگاہ بہ بحر باش بین النفسین  
 سے نظر بر قدم۔ عبارت ازاں است کہ سالک در راہ رفتن چشم بر پشت پائے خود  
 دوزد تا از مشاہدہ اشیاے متفرقہ خاطر پر آگندہ نہ شود و نظر بے جا نیفتد۔ لا تَمَشْ فِي  
 الْأَرْضِ مَرَحًا مَشِيرًا بِإِذْنِ اللَّهِ مَعْنَى اسْتِجَابَةِ نَظَرِ بَاعْتِ مَرَحٍ مِی باشد چوں نظر  
 بر پشت پائے باشد۔ از کبر و خیلا دوری می باشد۔ و گفته شدہ کہ نظر بر قدم عبارت از معرفت  
 مشرب خود است سالک بر احوال و لطائف خود نظر داشته باشد کہ بر قدم کدام بنی از انبیاء  
 علیہم السلام رواں است و نیز گفته شدہ کہ نظر بر قدم اشارت بہ سرعت سیر است کہ قدم  
 سالک در راہ سلوک از نظر او پس نماید چوں نظر بہ جائے رسید و عقبش قدم ہم برسد۔ مولانا جامی  
 در مدح امام الطریقہ قدس اللہ امرارہا گفته۔

کم زده بے ہمدمی و ہوش دم  
 بس کہ ز خود کردہ بہ سرعت نظر  
 در نہ گزشتہ نظرش از قدم  
 باز نہ ماندہ قدمش از نظر

معنی اول مناسب احوال مبتدیان است و معنی دوم مناسب متوسطان و معنی سوم مناسب  
 منتہیان کَمَا قَالَ بَعْضُ الْمُشَائِخِ۔

۳ سفر در وطن۔ عبارت ازاں است کہ سالک از صفات بشریہ بہ صفات ملکئہ از صفات  
 ملکئہ بہ صفات الہیہ سفر کند۔ از اخلاق ذمیمہ برآمدہ بہ اخلاق قدسیہ پیوندد کہ معنی تَخَلَّقُوا  
 بِأَخْلَاقِ اللَّهِ است۔ خواجگان ما بہ سیر آقائی کہ راہ دور و دراز است نہ می پردازند بلکہ  
 در ضمن سیر نفسی آن را قطع می نمایند۔ و بہ جائے سیرانی سیر کیفی را اختیار می فرمایند فرمودہ اند کہ  
 سالک در بدایت حال چنداں سفر کند کہ خود را بہ ملازمت عزیزے رساند و در خدمت اوستی حمل  
 در حصول ملکئہ آگاہی نماید۔ مولانا سعد الدین کاشغری قدس سرہ فرمودہ اند خبیث ہر جا کہ  
 رود خبیث است۔ خبیثت وے ز اہل نہ شود تا از صفات خبیثہ بہ صفات قدسیہ انتقال نکند  
 حضرت عبید اللہ احرار قدس سرہ فرمودہ اند بہ خدمت عزیزے رسیدہ آئینہ دل را از صورت و نقوش  
 عشویات کوئی نیتہ پاک و صاف کند ملک و وصف تمکین را حاصل کند و نسبت خواجگان را بہ دست  
 آرد۔ بعد ازاں ہر جا کہ رود ہر جا کہ ماند مانع نیست۔

یارب چه خوش است بے وہاں خندیدن  
 بے واسطہ چشم جہاں را دیدن

بنشین و سفر کن کہ بہ فایت خوبصورت بے مینت پاگرد جہاں گردیدن  
سک خلوت در انجمن عبادت ازان است کہ در محل تفرقہ و در بزم و انجمن غفلت و پراگندگی  
بہ خلوت خانہ دل راہ نہ یابد۔ بہ ظاہر یا خلق و بہ باطن با حق باشد کہ مضمون الصوفی هو الکافی  
البابین است۔ خواجہ عزیزاں قدس سرہ فرمودہ اند۔

از دروں شو آشنا و ز بروں بیگانه و ش این چنین زیبا روش کم می بود اندر جہاں  
این دولت در ابتداء بہ تکلف حاصل می شود و در انتہا بے تکلف۔ و درین طریقتہ نصیب  
مبتدیان است و در طرق دیگر نصیب منتہیان۔ چہ این دولت در سیر انفسی دست می دہد  
کہ ابتداء این طریق ازان است و سیر آفاقی در ضمن آن طے می شود۔ بہ خلاف دیگر سلاسل  
کہ ابتدا بہ سیر آفاقی کنند و انتہا بہ سیر انفسی و بہ این اعتبار اگر اطلاق اندراج النہایت فی البدایہ  
کرده شود گنجانند و اہر صاحب این ملکہ را در عین تفرقہ جمعیت حاصل است مع ذلک اگر  
ظاہر ابا باطن جمع سازد اولی باشد و لیسعربہ قولہ تعالیٰ و اذ کبر اسررتک و تبدل  
الیہ تبدیلاً حضرت مافرمودہ اند طریقتہ ما صحبت است چہ در خلوت شہرت است و در  
شہرت آفت۔ و در صحبت جمعیت و عاقبت کبیرا اولیا قدس سرہ در تفسیر خلوت در انجمن گفته اند کہ  
اشتغال بہ ذکر شریف و استیلائے آن و استغراق بہ مرتبہ برسد کہ اگر بہ بازار رود آواز کسی نہ شنود  
حضرت احرار قدس سرہ می فرمایند اگر مدت پنج شش روز بہ جد و جہد تمام اشتغال بہ ذکر شریف  
نمایند بہ این درجہ خواہد رسید کہ آواز ہا و حکایت مردم ہر چہ در گوش دے رسد ذکر نماید قاضی  
محمد از حضرت احرار نقل کرده اند کہ در ابتداء سلوک ذکر شریف بر من چنان مستولی و قاب  
بود کہ اگر بادے می وزید یا برگ درختے می جنبید یا آواز کسی بہ گوشم می رسید ہمہ را ذکر شریف  
می پنداشتم۔ کسک بتلاش باہر حال بود انتہائش بہ چہ کمال باشد و قیاس کن ز گلستان  
من بہامرا۔ حضرت ما بہ جائے ذہنہ و چلہ اکتفا بر این گویہ صحبت و خلوت کنند کہ حاصل آن  
دباہن داخل است و از آفات دور۔

آن کہ بہ تبریز یافت یک نظرش نفسیں سخرہ کند بر وہتہ طعنہ زند بر چلہ  
باید دانست کہ در بعض اوقات از جہت حقوق العباد غفلت پیدا می شود کہ آن ناشی از  
علم العلم می باشد آن را غفلت محمودہ گویند کہ اصلاً مجوز تفرقہ و پراگندگی باطن نیست بلکہ  
سبب حضور جمع کثیر است چنانچہ در آخر بیان لطائف عشرہ کلام حضرت مجدد قدس سرہ درین



بنشین و سفر کن کہ بہ فایت خوبصورت بے مینت پاگرد جہاں گردیدن  
سک خلوت در انجمن عبادت ازان است کہ در محل تفرقہ و در بزم و انجمن غفلت و پراگندگی  
بہ خلوت خانہ دل راہ نہ یابد۔ بہ ظاہر یا خلق و بہ باطن با حق باشد کہ مضمون الصوفی هو الکافی  
البابین است۔ خواجہ عزیزاں قدس سرہ فرمودہ اند۔

از دروں شو آشنا و ز بروں بیگانه و ش این چنین زیبا روش کم می بود اندر جہاں  
این دولت در ابتداء بہ تکلف حاصل می شود و در انتہا بے تکلف۔ و درین طریقہ نصیب  
مبتدیان است و در طرق دیگر نصیب منتہیان۔ چہ این دولت در سیر انفسی دست می دہد  
کہ ابتداء این طریق ازان است و سیر آفاقی در ضمن آن طے می شود۔ بہ خلاف دیگر سلاسل  
کہ ابتدا بہ سیر آفاقی کنند و انتہا بہ سیر انفسی و بہ این اعتبار اگر اطلاق اندراج النہایت فی البدایہ  
کرده شود گنجانے و ابر صاحب این ملکہ را در عین تفرقہ جمعیت حاصل است مع ذلک اگر  
ظاہر ابا باطن جمع سازد اولی باشد و لیسعربہ قولہ تعالی واذکر اسرار ربک وبتبلی  
الیک تبیتلا حضرت ما فرمودہ اند طریقہ ما صحبت است چہ در خلوت شہرت است و در  
شہرت آفت۔ و در صحبت جمعیت و عاقبت کبیرا اولیا قدس سرہ در تفسیر خلوت در انجمن گفته اند کہ  
اشتغال بہ ذکر شریف و استیلائے آن و استغراق بہ مرتبہ برسد کہ اگر بہ بازار رود آواز کسی نہ شنود  
حضرت احرار قدس سرہ می فرمایند اگر مدت پنج شش روز بہ جد و جہد تمام اشتغال بہ ذکر شریف  
نمایند بہ این درجہ خواہد رسید کہ آواز ہا و حکایت مردم ہر چہ در گوش دے رسد ذکر نماید قاضی  
محمد از حضرت احرار نقل کرده اند کہ در ابتداء سلوک ذکر شریف بر من چنان مستولی و قاب  
بود کہ اگر بادے می وزید یا برگ درختے می جنبید یا آواز کسی بہ گوشم می رسید ہمہ را ذکر شریف  
می پنداشتم۔ کسک بتلاش با این حال بود انتہائش بہ چہ کمال باشد و قیاس کن ز گلستان  
من بہامرا۔ حضرت ما بہ جائے ذہنہ و چلہ اکتفا بر این گویہ صحبت و خلوت کنند کہ حاصل آن  
دبا این داخل است و از آفات دور۔

آن کہ بہ تبریز یافت یک نظرش نفسیں سخر کند بر وہتہ طعنہ زند بر چلہ  
باید دانست کہ در بعض اوقات از جهت حقوق العباد غفلت پیدا می شود کہ آن ناشی از  
علم العلم می باشد آن را غفلت محمودہ گویند کہ اصلاً مجوز تفرقہ و پراگندگی باطن نیست بلکہ  
سبب حضور جمع کثیر است چنانچہ در آخر بیان لطائف عشرہ کلام حضرت مجدد قدس سرہ درین

باب نقل کرده شده و در کرمیہ بر حال لَّا تَلْمِزُهُمْ تِجَارَةً وَلَا يَتَّبِعُ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ اشارة  
به این حال می باشد۔

سہ یاد کرد عبارت است از طرد غفلت بہ ذکر شریف۔ ذکر شریف اسم ذات بود یا نفی  
و اثبات۔ بہ قلب بود یا بہ لسان۔ بہ نوعی باشد کہ خواب بود یا بیداری۔ در تکلم باشد یا خاموشی  
در حرکت باشد یا در سکون در آن فترت پدید نہ شود۔

یک چشم زدن غافل از آن ماہ نہ باشی شاید کہ نگاہے کند آگاہ نہ باشی  
باید دانست کہ در ذکر لسان از فترت ضروری است و در ذکر قلب و لطائف احتیاج فترت  
نیست۔ کَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا سَعْرٍ الَّذِي كَرِهَ أَيُّهَا عَيْبَارُ الْقَلْبِ  
وَاللِّطَائِفِ وَالْقَالِبِ۔ چہ در خواب و چہ در بیداری در ہمہ وقت و ہمہ حال ذاکر بود نہ  
چنانچہ فرمودہ اند تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي ذکر لسان بہ اعتبار امور و قلیل است و حق  
تعالی می فرماید۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا۔ و ذکر قلب و سایر لطائف و  
تمام قالب در سلطان ذکر بہ اعتبار امور و کثیر است۔ و باید دانست کہ مقصود از ذکر شریف توجہ  
الی اللہ و دوام آگاہی و حضور است کہ قلب بہ وصف محبت و تعظیم آگاہ و ہشیار باشد اگر در  
محبت اللہ باب جمعیت این دولت بہ دست رسد خلاصہ ذکر و مقصود حاصل شد و اللہ ذکر  
شریف حصول این دولت بے غایت نماید۔ و باید دانست تا وقتے کہ طرد غفلت بہ تکلف  
بود یاد کرد است و چون از عہدہ تکلف برآید آن را یاد داشت گویند۔

خیال مایوسی از دل برو کن گزرا چون و حبت بے چگون کن  
سلا بازگشت عبارت از آن است کہ عقب ذکر شریف۔ اسم ذات بود یا نفی و اثبات  
بعد از چند بار بہ کمال عاجزی و نیاز مندی التماس نماید و عرض دارد خداوند مقصود من تویی و رضائے تو  
محبت و معرفت خود عطا کن حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ نوشتہ اند اگر سالک صوفی منش و  
زاہد است۔ بیفزاید بعد از رضائے تو ترک کردم برائے تو دنیا و آخرت را۔

مقصود من خستہ ز کونین تویی از بہر تومی زیم و ز برائے تو زیم  
اگر ذکر بہ لسان می کند مناجات نیز بہ زبان کند و اگر ذکر قلبی است پس مناجات نیز بہ لسان دل کند  
بعض حضرات نوشتہ اند کہ مشائخ ما درین زمان در نفی و اثبات از بازگشت برین نوع اکتفا کردہ  
اند کہ در وقت لَمَّا لَهِ إِلَّا اللَّهُ ملاحظہ مقصودی کنند کہ نیست مقصود من غیر از معبود۔

چہ معبود بہان است کہ مقصود باشد قال تعالیٰ اَفَرَ اَیْتَمٰنٍ اَتَّخَذَ الْاَلْمٰنَةُ هَوٰۤا۟ -  
 نگاہ داشت - عبارت است از محافظت کیفیت آگاہی و حضور کہ بہ ذکر شریف  
 حاصل شدہ است بہ نوعی کہ خطرہ از غیر حق بہ دل راہ نہ یابد۔

ہر فکر بجز ذکر خدا و موسیست شرمے ز خدا بدار کین و سوسہ چند  
 حضرت سعد الدین کاشغری گفتہ اندیک یاد و ساعت یا ازاں زیادہ ہر قدر کہ میسر شود خطرہ از  
 غیر حق بہ دل راہ نیابد۔ حضرت قاسم خلیفہ حضرت احرار فرمودہ اند کہ ملکہ نگاہ داشت بہ آل  
 درجہ برسد کہ از طلوع فجر تا چاشت بلند از خطور اختیار بہ نوعی دل را نگاہ دارد کہ قوت متخیلہ ہم  
 از عمل خود باز ماندہ باشد۔ حضرات ما فرمودہ اند عزل قوت متخیلہ از عمل اگر چہ نیم ساعت باشد  
 از بس عظیم است و کمال را احیاناً دست می دہد۔ فرمودہ اند کہ محافظت دولت آگاہی بہ نوعی  
 باید کرد کہ از اسباب و صفات ہم فافل شدہ احدیت مجرورہ را منظور نظر داشتہ باشد۔

تو مباش اصل کمال این است و بس رود و گم شو کمال این است و بس  
 مقصود حضرت ما توجہ بہ نسبتی است کہ سرحد وادی حیرت و مقام تجلی الوار ذات است و بعضی  
 گفتہ اند کہ نگاہ داشت عبارت از محافظت خطور خطر است در وقت اشتغال بہ کلمہ طیبہ۔  
 یاد داشت و آن عبارت از سوخ یاد کرد و نگاہ داشت است۔ حضرت احرار در شرح  
 یاد کرد و باز گشت و نگاہ داشت و یاد داشت می فرمایند کہ یاد کرد عبارت از تکلف است در ذکر  
 باز گشت عبارت از رفع تکلف و رغبت بہ حق سبحانہ و تعالیٰ است ہر آن وجہ کہ ہر بار عقب کلمہ  
 طیبہ بہ دل اندیشید خداوند مقصود من تویی۔ و نگاہ داشت عبارت از محافظت این رجوع  
 است و یاد داشت عبارت از سوخ نگاہ داشت است۔ و بہ این معنی یاد داشت تعلق بہ  
 ذکر شریف دارد۔ و آنچه خواجہ خواجگان از یاد داشت خواستہ اند بس تعلق بہ ذکر شریف نہ دارد  
 گناں عبارت از حصول دوام آگاہی است بہ حق سبحانہ و تعالیٰ بر سبیل ذوق۔

دائم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال میدار نہفتہ چشم دل جانب یار  
 بعضی آن را حضور بی کیفیت تعبیر کنند و بعضی اہل تحقیق بہ استیلائے شہود حق بر دل بہ توسط  
 حسی ذاتی تعبیری نمایند کہ آن را شاہدہ گویند۔

درود یار ہوا آئینہ شد از کثرت شوق ہر گجای نگر م رُوئے ترا می بینم  
 باید دانست اگر دوام آگاہی بہ نوعی مستولی گردد کہ کثرت کونین مزارحم آں نہ شود و شعور بہ

دو خود ہم نہ مانڈیں رافنا گویند۔ وقتے کہ شعور میں بے شعوری ہم نہ مانڈیں رافنا گویند کہ  
آں راجع الجمع وعین الیقین نیز خوانند۔ فنا عبارت از ذہول مطلق اشیا است بہ سبب  
تجلی حق سبحانہ و تعالیٰ۔

قرب لے بالا و پستی رفتن است      قرب حق از قید ہستی رستن است  
پسیت معراج و فنا میں نیستی      عاشقان را مذہب و دین نیستی  
سہ و قوت زمانی۔ بہ دو معنی است۔ یکے آں کہ سالک واقف بر انفاس خود باشد  
ہر ساعت پاس نفسہارا ملحوظ دارد کہ بہ حضور می گزرذ یا بہ غفلت۔

قابل ز احتیاط نفس یک نفس مباح      شاید ہمیں نفس نفس واپسین بود  
دوم آں کہ سالک در ہر وقت واقف بر احوال خود باشد۔ در صورت طاعت شکر بجا آورد در  
صورت معصیت عذر خواہ گردد۔ حضرت مشائخ این را محاسبہ می گویند۔ در حال بسط شکر و در  
حال تبض استغفار باید کرد۔

حضرت شاہ نقشبند قدس سرہ فرمودہ اند۔ وقت زمانی کار گزارندہ راہ است کہ در  
ہر زمان واقف احوال خود باشد کہ موجب شکر است یا سزاوار عذر باید کہ ہر ساعت محاسبہ کنیم  
کہ حضور است یا غفلت۔ چون بینیم کہ ہمہ نقصان است باز گشت کنیم و عمل از سر گیریم۔  
وصل اعدام گر توانی کرد      کار مردان مردواری کرد

و فرمودہ اند کہ وقت زمانی عبارت از محاسبہ است۔ وَ لَئِی الْمُحَاسِبَةُ اِمَارَةٌ فِی قَوْلِهِ  
تَجَلَّ وَ عَزَّ وَ اَنۡبِیُوۡا اِلَی رَبِّکُمْ وَ اَسۡئَلُوۡا لَہٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاتِیَکُمُ الْعَذَابُ۔ وَ حضرت  
عمر رضی اللہ عنہ فرمودہ حَاسِبُوۡا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوۡا۔

طوطیاں در شکرستان کامرانی می کنند      در تحسیر دست بر سر می زند مسکین گس  
حضرت مجدد قدس سرہ فرمودہ اند۔ قبل از نوم چند بار تسبیح و تمجید و تکبیر کا محاسبہ ہی  
نمایید تکرار کلمہ تسبیح اعتذار از سیئات می کند و آنچه از تفصیلات بہ جناب قدس ماند شدہ  
تقدیس می نماید و استیصال معاصی می خواہد و در استغفار طلب ستر آن است۔ کجا استیصال  
کجا استتار و بہ تکرار کلمہ تمجید شکر می کند و در تکرار کلمہ تکبیر اشارت است بہ آن کہ جناب قدس  
او بالا و برتر است از اں کہ این اعتذار و شکر شایان او باشد۔

بے توجہان سترار نہ توانم کرد      احسان ترا شمار نہ توانم کرد



گر بر تن من زباں شود ہر مو سے یک شکر تو از ہزار نہ تو انم کرد  
 بنا و قوت عدوی۔ عبارت از نفی و اثبات است با رعایت عدد و طاق در ہر نفس جس نفس  
 شرط نیست البتہ مقید و مفید است۔ چہ حرارت قلب و ذوق و شوق و رقت و نفی خواطر از  
 فوائد جس نفس است۔ گویند این ذکر شریف با رعایت جس نفس ماثور از حضرت خضر است  
 علیہ السلام و این اول سبق است از علم لدنی۔ چہ حصول کیفیات و کثرت اسرار و دریافت آن ،  
 ہمہ ازین ذکر شریف است۔ فرمودہ اند بسیار گفتن شرط نیست۔ ہر قدر گوید از سر و قوت  
 و حضور گوید تا فائدہ بجاں مترتب شود و چوں عدد از نسبت و یک بگذرد و اثر سے ظاہر نہ شود  
 دلیل بے حاصلی است۔ و اثر ذکر آن است کہ در زمان نفی و وجود بشریت منعی گردد و در زمان  
 اثبات اثر سے از آثار تصرف جنبات الہیہ مطالعہ افتد۔ و می تواند شد کہ نسبت بہ اہل بدایت  
 مطالعہ این آثار، مرتبہ اول از علم لدنی بود، و هو علم لا یکتہ کتہہ ولا یقادر قدرہ،  
 گویندہ این علم محقق است کہ از یافت سخن گوید نور بر سخن و سے، و آشنائی بر روئے و سے،  
 و عبودیت در سیرت و سے پیدا، برقی از نور اعظم در دل سے تافتہ و چراغ معرفت و سے  
 افروختہ و اسرار غیبی اورا کشف شدہ، چنانکہ حضرت خضر را بود۔ و نسبت بہ اہل نہایت  
 آن بود کہ ذاکر بر سر بیان احدیث حقیقیہ در مراتب اعداد کونہ و واقف شود چنانچہ بر سر بیان واحد  
 عدوی در جمیع مراتب اعداد حسابی و قوف دارد۔

فَالْکُلُّ وَ لَجْدٌ یَّتَجَلَّى بِکُلِّ شَانٍ

اعداد کون و صورت کثرت ناشی است

و در شرح عبارات فرمودہ

در مذہب اہل کشف ارباب خرد

ساری است احد در ہمہ افراد عدد

زیرا کہ عدد گرچہ برون است ز حد

ہم صورت و ہم مادہ اش بہت احد

آرے معانی کلمہ بطیبہ ریائے بے کران است بعضی از اسرار آن بدایت علم لدنی است و بعضی نہایت،  
 حضرت بہاد الدین قدس سرہ در ذکر نفی و اثبات جس و ہم و رعایت عدد و طاق را لازم نہ می شمردند۔  
 و قوت قلبی محول بر چند معانی است۔ اول آن کہ در بین ذکر شریف ارتباط و آگاہی  
 بجنسوت مذکور تعالی و تقدس دست دہد۔ دل واقف و آگاہ بہاد سبحانہ و تعالی باشد۔ و این را  
 شہود و وصول و جو د نیز گویند۔ و این معنی از مقولہ یادداشت است۔ و ہم آن کہ ذاکر در  
 اثنائے ذکر شریف متوجہ بہ قلب صنوبری باشد کہ حقیقت جامعہ و مقرر لطیفہ قلب می باشد

تا این مُصَنَّفہ از مفہوم ذکر شریف غافل نہ ماند بلکہ گویا بہ اسم پاک سبحان باشد۔

مانند مرغے باسن ہاں بر بطنیہ دل پاساں ؛ کز بیضیہ دل زایدت مستی و شور و قہقہہ

و این معنی از مقولہ یادداشت نیست۔ حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ اہتمام و قوف قلبی بہ این ہر دو معنی از رعایت قوف عدوی زیاد می فرمودند۔ چہ مقصود ذکر آن دو اسم حضور و آگاہی است در قوف قلبی حاصل است۔ سووم۔ عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم قدس سرہ فرمودہ اند کہ ذاکر نگراں باشد بر دل تا تفرقہ و نقوش ماسوی راہ نیابد۔ و این معنی نیز از مقولہ یادداشت می تواند شد۔ چہ ہارم حضرت خواجہ احمد قدس سرہ فرمودہ اند کہ قوف قلبی عبارت از آگاہ بودن دل است بہ جناب قدس سبحانہ و تعالیٰ بہ وجہ کہ بیچ بایستے غیر حق نہ باشد۔ بہ این معنی تخصیص بہ قلب و تعلق بہ ذکر نہ دارد بلکہ از اجزائے نفس است۔

حضرت شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہ نوشته اند۔ توجہ بہ قلب۔ بے آن کہ شکل منوری دل۔ بانقش اسم ذات۔ در متصور آرد این را و قوف قلبی گویند۔ این توجہ قائم مقام ضرب است کہ در طرق دیگر ذکر شائع است۔ و نوشته اند۔ در توجہ بہ ذات الہی داشتن، نگراں بہ جہت فوق باشد کہ منتظر فیض است۔ رعایت جہت فوق بہ پاس ادب است کہ اللہ تعالیٰ فوق ہمہ اشیاء است۔ قوف قلبی و توجہ بہ مبدأ فیاض از ارکان ذکر و طریقہ علیا است کہ حصول نسبت بے این محال است۔ از حضرت مجدد قدس سرہ روایت است ہرگز از ذکر قلبی در نہ گیر و ویرا از ذکر باز داشته بہ مجرد قوف قلبی امر باید کرد۔ و توجہات باید نمود تا ذکر ور گیرد۔ باید دانست در این ارشاد سر اسر سداد و قوف قلبی بہ معنی سووم می باشد۔ واللہ اعلم و علی اللہ وسلم علی سیدنا محمد و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

## طرق الوصول

برائے حصول دولت آگاہی و حضور کہ سرمایہ صحت عبودیت است حضرت خواجگان  
ما قدس اللہ سرار ہم سے طریق مقرر نموده اند۔ یکے رابطہ۔ دوم ذکر شریف۔ سوم مراقبہ۔  
بیان ہر یکے بہ صورت اختصار کردہ می شود۔

وَفَقِنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ لِمَا يُحِبُّهُ وَيَرْضَاهُ وَبَلِّغْنَا إِلَى أَقْصَى الْغَايَاتِ

من شوم عریاں ذقن او از خیال تا خرامم در نہایات الوصال

## رابطہ

رابطہ از ربط است کہ بستن را گویند و بہ اصطلاح حضرات مشائخ دل را بہ خیال پیرو  
مرشد حق بستن است۔ پیرو کہ بہ مقام مشاہدہ رسیدہ باشد و بہ تجلیات ذاتیہ متحقق گشتہ  
کہ ویدلہ او بہ مقتضائے ہم الذین إذا ذکرا ذکر اللہ فائدہ ذکر دہد و صحبت او بہ موجب  
ہم جلساء اللہ نتیجہ صحبت مذکورہ بخشد۔ چون صحبت جنین عزیزے دست دہد خود را بہ او  
سپارد و آئینہ دل را از حیویات صوریہ کونیہ صاف کند و نسبت خواجگان را بہ دست آورد۔  
صحبت او را ہر قدر تو اند حاصل کند۔

یک زمانہ صحبت با او لیا بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا  
فرمودہ اند نظر را میان دو ابرو سے پیر گمارد و تصور کند کہ بہ جز وجود مرشد ہیچ چیز نماندہ و  
از خود منسلخ شدہ بہ وجود پیر خود متصف گردد۔ تا زمانے کہ در خدمت او باشد بہ این ہنج  
رابط خیال اور امرۃ بعد از خری کردہ باشد تا آن کہ کیفیت معہودہ ملکہ سے گردود در غیبوت پیر  
مرشد صورت و خیال اور اور مدد کہ خیال خود محفوظ دارد۔ صورت پیر و مرشد را روئے قلب  
خود تصور نماید یا درون خانہ دل نگاہ دارد یا خود را در صورت شیخ خود تصور نماید۔  
ظاہر بیان و حقیقت نامتاساں بر رابطہ و حفظ صورت شیخ در نگار خانہ دل یا قبالہ  
قلب قیل و قال می کنند بعضے از جاہلین متجاسرین آں را شرک گویند و بعضے آں را بدعت  
سینہ خوانند۔

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را خد نبہ چلنہ و پیند حقیقت رہ افسانہ زدند  
حق تعالی ایشان را فہم درست و عقل صحیح و بصیرت نافعہ عنایت فرماید۔ فکر کنند و نیک  
بیندیشند کہ اولیائے حضرت پروردگاہ بہ آلائش شرک العیاذ باللہ یا بہ او ساخ بدعت  
سینہ چہاں ملوث خواہند شد۔ اَوْلَا یَنْظُرُونَ اَنَّ الْکَرَامَةَ لَا تَطْهَرُ عَلٰی یَدِ الْفَاسِقِ  
وہ دست حق پرست این بزرگواریاں ہزاراں ہزار کرامات بہ ظہور رسیدہ اند و از پیروان  
پاک نہادان ایشان تا این زمان بہ ظہور می رسند و ان شاء اللہ تعالیٰ خواہند رسید۔

در سفالین کاسه زندان به خواری منگرید  
 قدسیاں بے بہرہ انداز جرعتہ کاس الکریم  
 کیں حریفان خدمت جام جہاں میں کردہ اند  
 این تطاول میں کہ باعثاق مسکین کردہ اند  
 مع ہذا فقیر اند کے از کلام این بزرگواراں ایراد می نماید تا ناواقف آگاہ و آگاہ خورند و مستقیم تر گردند۔  
 علی عبدالرزاق و ابن جریر و ابن منذر و ابن ابی حاتم و ابوالشیخ و حاکم از ابن عباس در  
 تفسیر کریمہ لَوْلَا اَنْ رَاَى بُرْهَانَ رَبِّهِ نَقَلَ كَرِهَ اَنْدَ كَ حَضْرَتِ يُوْسُفَ صَوْرَتِ پَدْرِ خُوْدِ رَا دِيْدَ  
 حاکم تصحیح این روایت کرده است و ابن کثیر در تفسیر خود از ابن عباس و سعید و مجاہد و سعید بن  
 جبیر و ابن سیرین و حسن و قتادہ و ابی صالح و ضحاک و محمد بن اسحاق و غیر ہم روایت کرده کہ حضرت  
 یوسف پدر خود را دید کہ انگشت بہ زندان گرفته بود۔

سَلِّ وَ تَفْسِيْرُ كُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ فرمودہ اند کینونت عام است صورۃ باشد یا معنی۔ در صحبت  
 ایثاں کینونت ظاہری است و در غیبوت بہ حفظ خیال شریف ایثاں کینونت معنوی حاصل است  
 علی ترمذی در جامع خود این دعائے مبارک را از آل سرور صلی اللہ علیہ وسلم روایت کردہ۔ اَللّٰهُمَّ  
 اَسْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَ حُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِيْ حُبُّهُ بِجَنَدِكَ اَللّٰهُمَّ مَا سَرَزَقْتَنِيْ فَمَا اَحْبَبْتُمْ لِيْ فَمَا اَحْبَبْتُمْ  
 قُوَّةً لِيْ فَمَا اَحْبَبْتُمْ۔ الحدیث محبت ارتباط قلب را گویند کہ با کسے یا چیزے باشد۔ ازین حدیث  
 شریف ہر آں محبت و ارتباط قلب کہ با کسے باشد و موصل الی اللہ بود مطلوب است و ظاہر است  
 تا وقتے کہ صورت و خیال محبوب در خلوت خانہ دل قرار نہ گرفته باشد محبت بہ چه نوع خواهد بود۔

بہ چه تسکین و ہم این دیدہ و دل را کہ مدام دل ترامی طلبد و دیدہ ترامی خواهد  
 بیان مرتبہ احساں آل سرور علیاں صلی اللہ علیہ وسلم بہ این پنج فرمودہ اند اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَا تَعْبُدُ  
 تَوَّابًا۔ الحدیث۔ برائے دریافت این مرتبہ عالی کہ حضرات مشائخ آل رافقا فی اللہ گویند ما مورہ ہم کہ  
 وسیلہ تلاش کنیم وَ اَبْتَغُوْا لِيْهِ الْوَسِيْلَةَ فرمان او تعالیٰ تقدس است و آں وسیلہ جلیلہ  
 ذات پاک جناب محبوب کبریا است صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ۔ ازین جا است کہ ارشاد  
 شَدَّ لَكُمْ يَوْمَئِذٍ لِحْدُكُمْ حَتَّى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ الْوَالِدِ الْوَالِدِ وَالْاُمَّ وَالْاُمِّ وَالْاَبِّ وَالْاَبِّ وَالْاُمِّ وَالْاَبِّ وَالْاُمِّ  
 رواہ الشیخان۔ صحابہ کرام رضوان اللہ جمعین از فرط غرق و محبت در اثناے روایت حدیث شریف  
 می فرمودند کَا اِنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَسے از قایت محبت  
 می گفت قَالَ حَبِيْبِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضْرَتِ حَسَنِ فَرْزَنْدِ حَضْرَتِ عَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا کہ در زمان آل  
 سرور ایں وجاں صلی اللہ علیہ وسلم صغیر السن بودند بہل بہ سن تمیز و رشد رسیدند از احوال خود



ہند بن ابی ہالہ کہ وصاف محبوب کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم بوده استفسار علیہ مبارکہ آل جناب  
می نمود چنانچہ بیان می فرماید سَأَلْتُ خَالَيَ هِنْدَ بْنَ أَبِي هَالَةَ وَكَانَ وَصَافًا عَنِ حَلِيَّةِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَشْتَهِي أَنْ يَصِفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا اتَّعَلَّقُ بِهِ - الحديث  
قَالَ الْقَارِي فِي الشَّرْحِ قَوْلُهُ اتَّعَلَّقُ بِهِ أَيْ اتَّشَبْتُ بِذَلِكَ الْوَصْفِ وَأَجْعَلُهُ  
مَحْفُوظًا فِي خَزَائِنِ حَيَاتِي -

از دل برون کن غم دنیا و آخرت یا خانہ جائے رخت بود یا خیال دوست

ہمیں فدائیت و محبت رکہ بار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیدا شود حضرات ماقدم اللہ اسرار ہم  
فنا فی الرسول گویند۔ برائے این مرتبہ علیا و دریافت این فضیلت قصوی ضروری است کہ واسطہ  
پیدا کنیم۔ چہ آب در جوئے بہ مدد یاری رود۔ حضرت حسن از احوال خود ہند بن ابی ہالہ را تلاش فرمود  
حضرات تابعین حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم را ذریعہ حصول این دولت بے غایت گرفتند کہ در حق  
ایشان ارشاد شدہ است مَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحَبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِإِبْغَضِي أَبْغَضَهُمْ  
ہر خلف سلف خود را کہ از زمرہ ہم الذین اذاروا و اذکر اللہ بودہ ذریعہ خود ساختہ تخم محبت را  
در قلب خود کشتہ از تعلق کوہین خود را خلاص کردہ۔ بہ دولت حضور و آگاہی کہ پر توے است  
از تجلی ذات تعالی و تقدست خود را ساپندہ۔ در صحبت و خدمت این بزرگواراں و بہ یمن و محبت  
حفظ خیال ایشان در اندک مدت این دولت بے غایت بہ دست می رسد۔

نمانہ قلند در سزا رہ بہ من شامی کہ دراز و دور دیدم رہ در ہم پارسانی

ہمیں حفظ خیال و تربیت محبت رکہ منجربہ محبت خدا و رسول خدا می گرد و حضرات مشائخ بہ تصور  
یا رابطہ می نامند کہ نشان ظہور عجائب و غرائب است۔ فرمودہ اند تنہا ذکر شریف بے رابطہ  
موصول نیست و تنہا رابطہ با رعایت آداب محبت البتہ کافی و موصل است۔ حضرت عطار  
قدس سروری فرماید۔

گر ہوائے این سغنداری دلا	دامن رہبر بگیر و بس برا
درا راوت باش صادق لے شرید	تا بیابی گنج عرفاں را کلید
دامن رہبر بگیر اسے راہ جو	ہر چہ داری کن نشان راہ او
گر روی صد سال در راہ طلب	راہ بر نمود چہ حاصل زان تعب
بے رفیقے ہر کہ شد در راہ عشق	عمر بگزشت و نہ شد آگاہ عشق

پیر خود را عالم مطلق شناس  
تا بہ راہ فقر گردی حق شناس  
ہر چہ نسر باید مطیع امر باش  
تو تیاے دیدہ کن از خاک باش  
او چومی گوید سخن تو گوش باش  
تا نہ گوید او۔ بگو۔ خاموش باش

## ذکر شریف

باید دانست ہر عملے کہ بروفق شریعت غرا کرده آید داخل ذکر است اگرچہ بیج و شری  
بود پس در جمیع حرکات و سکنات مراعات احکام شرعیہ باید نمود تا آنها ہمہ ذکر گردد۔ کما افادہ  
حضرت سیدی المجدد قدس سرہ و در عرف عام اطلاق ذکر شریف بر تلاوت قرآن مجید و خواندن  
اوراد و وظائف و احزاب و اذکار می باشد لیکن بہ اصطلاح حضرات مشائخ ما قدس الشہسوار ہم  
اطلاق ذکر شریف بر اسم ذات پاک پروردگار و بر نفی و اثبات لا الہ الا اللہ می باشد۔  
ابتداء بہ اسم پاک می کنند۔

## ذکر اسم ذات پاک

طالب را باید چون نزد پیر و مرشد برائے اخذ طریقہ شریفہ حاضر شود قلب خود را از جمیع  
خطرات و حدیث نفس خالی کند اندیشہائے گزشتہ و آئیندہ را دور نماید و برائے دفع خواطر بہ جنب  
الہی تضرع نماید۔ قلب خود را حاضر ساختہ مقابل قلب شیخ بدارد۔ چشم فر از کند۔ وہان استوار  
دارد۔ زبان را بہ کام چسپاند۔ دندان را بر ہم نہد و بہ ادب و تعظیم تام حسب ارشاد پیر و مرشد  
بہ ذکر اسم ذات مشغول شود۔ اول از لطیفہ قلب مشغول شود۔ محل وقوع این لطیفہ مشرقیہ و  
لطفانیہ آخری در بیان لطائف عشرہ گزشتہ۔ آن جا باید دید طالب را باید کہ مفہوم اسم  
شریف را در لحاظ دارد کہ ایمان آورد و کیم بر ذات پاک کہ موصوف بہ صفات کاملہ و منزہ از  
سمات ناقصہ می باشد۔ این لحاظ مفہوم شریف را بہ راحت گویند۔ در اثناے ذکر شریف  
توجہ و جذبہ صرفہ بہ حضرت ذات تعالیٰ و تقدست باید کرد۔ چہ ذکر بے توجہ بیش از دوسوہ  
نیست۔ و در دوران ذکر شریف بعد از چند بار بازگشت ضروری است۔ بگوید۔ خداوند

۵ صفحہ ۱ را باید دید۔

مقصود من توئی و رضائے تو محبت و معرفت خود عطا کن۔

اے خدا شربان احسانت شوم این چه احسانها است قربانت شوم  
در اثنائے ذکر شریفین تو چه به قلب صنوبری که محل لطیفه قلب است نیز داشته باشد که آن  
مضغه ہم از مفہوم ذکر شریفین قافل نہ ماند بلکه آن ہم ہمراز لطیفه شریفه گشته بہ نام پاک  
پروردگار گویا باشد۔

مانند مرغے باش ہاں بر بیضیہ دل پاسبان کز بیضیہ دل زایدت مستی و شور و قہقہہ  
چه بعد از طیران لطائف خمسہ مبارکہ بل لطائف مستہ بہ عالم امر و عروج آنها در عالم قدس خلیفہ  
آنها در جسد انسانی ہمین مضغہ است کہ صلاح و فساد جسد بوط بر صلاح و فساد او است کما ورد فی الحدیث۔  
إِنَّ فِي جَسَدِ بَنِي آدَمَ لَمُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ  
كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔ دریں حال کاریمہ آنها را ہمین مضغہ خواهد کرد اگر الہام است برے  
است و اگر عرض غین است برے است۔ کما تقدم بیانہ۔

ذکر کن ذکر تا ترا حبان است پاکی دل ز ذکر سبحان است

چون لطیفه قلب ذکر شود ذکر شریفین از لطیفه ثانیہ لطیفه روح کند و باز از ثالثہ لطیفه  
سرو باز از رابعہ لطیفه حسی و باز از خامسہ لطیفه اخفی و باز از لطیفه نفس کہ محل آن در پیشانی است  
و باز از لطیفه قالبیہ کہ محل آن تمام بدن از موئے سر تا ناخن قدم است تا از بن ہر ہر موئے  
و از ہر ہر رگ و پے صدائے اسم مبارک اللہ بہ سمع خیال رسد۔ این ذکر قالبیہ را سلطان ذکر  
گویند۔

اے طالب صلاح سعیہا باید نمود و جانے باید کند تا شاہد مقصود از گوش بہ آغوش و  
از شنیدہ دیدہ رسد شہودے کہ لطائف خمسہ مبارکہ را پیش از گرفتاری جسد انسانی بودہ باز  
حاصل شود۔ ہر یکے را شعلہ درگیر و تا بالادہ ہے منور و کشاوت معلوم گردد۔ دریں وقت احوال  
عروج و نزول ظہوری یا بندہ در عروج لطیفہ را بہ جانب فوق کشان کشان می یابد و در نزول  
می بیند کہ تخیل نورانی از بالا بہ اسفل روان است کما تقدم بیانہ۔ تا این وقت ہر چه از اسرار  
عجائب ملک و ملکوت دیدہ سیر در عالم خلق بودہ کہ آن را سیر آفاقی گویند چون لطائف در اصول  
خود مستہلک و محمل می گردند و لطیفه نفس بہ مقام اصل قلب می رسد و آن جا جذبے و عروجے  
پیدای کنند آن وقت سیر در عالم امر شروع می شود کہ آن را سیر انفسی گویند بعد ازین سالک

ہر چہ می بیند در نفس خود می بیند و بہ گنہ میسر ستر نہیہ آیاتنا فی الآفاق و فی أنفسہم می رسد  
 نور لطیفہ قلب زرد و نور لطیفہ روح سُرخ و نور لطیفہ سر سفید و نور لطیفہ خفی سیاہ و نور لطیفہ  
 اخفی سبز و نور لطیفہ نفس بے رنگ و بے کیفیت می نماید۔ بعضے افراد تمیز ما بین الوان انوار نہ می توانند و  
 آن نقصانے نہ می رساند حضرت عبداللہ احد از حضرت مجدد قدس اللہ اسرارہا نقل فرمودہ اند کہ  
 ادائے صلاۃ فجر در غس مٹھ فرمائے اخفی است۔ از انوار و برکات لطائف سینہ مطلع انوار و  
 مصدر اسرار می گردد۔

ز دریا موج گوناگون بر آمد      ز بے چینی بہ رنگ چوں بر آمد  
 گہے در کسوت لیلانر و شد      گہے بر صورت مجنوں بر آمد  
 چو یار آمد ز خلوت خانہ بیرون      ہوں نقش دروں بیرون بر آمد

## سیر لطائف در عالم ظلال کہ آں دائرہ ولایت صغری گویند

باید دانست کہ حضرات اکابر نقش بند یہ قدس اللہ اسرارہم اصل کار بر جمعیت و حضور و شاکت  
 اند۔ بہ صورت و اشکال غیبی متوجہ نہ می شوند کثرت و انوار را چنداں اعتبار نہ نہادہ اند۔ طالب را بہ  
 حصول چہار چیز رغبت می نمایند۔

جمعیت و حضور و جذبات و ارواات جمعیت عبارت از آن است کہ در حرکت  
 دل ہوا جس و دوساوس را جائے نشاند و خیال ماسوی بالکلیہ دور شود۔

خیال ماسوی از دل بروں کن      گزراز چون دخت بے چگون کن  
 و حضور عبارت از آن است کہ دل بہ ہمہ وقت و ہمہ حال متوجہ بہ مبداء فیاض باشد۔ بیداری بود  
 یا خواب خاموش بود یا مصروف کلام در قہر بود یا در مجاہدہ مصداق کائناتہ یزی اللہ باشد۔

دائم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال      می دار نہفتہ چشم دل جانب یار  
 و جذبات عبارت از آن است کہ کشش لطائف بہ اصول خود شود و انان اصول بہ اصول  
 آنها و ہلتر جز آئین الاصول الی اصولہا الی ان یتبلغ الکتاب اجلہ۔

بر سر خاک ما بیانغمہ عشق را سرا      کہ جذبات شوق تو نعرہ ز خاک بر زم  
 بعد ہزار سال اگر بر قبرم گزر کنی      مشک شود عبا من روح شود ہمہ تخم



و واردات عبارت از این احوال است کہ از جهت فوق بر قلب فیضانے رو نماید کہ تا ب تحمل آن متعسر باشد۔

تو در دلی بہ غم این و آن کہ پردازد      بہ جائے جاں کہ تو باشی بہ جاں کہ پردازد  
ز ناز نیست ترا فرصت و مر از نیاز      کنوں بہ حال دل نا تو اں کہ پردازد

باید دانست رعایت جهت فوق از وجہ شرف و بہ سبب ممارست توجہ بہ آن جهت است۔ و الاً حق سبحانہ و تعالیٰ را بیرون از دائرہ جہات باید جست۔ و این واردات را در طریقہ عدم وجود عدم می گویند۔ در ابتداء بر دل سالک گاسے ماسے و رود می نماید و باز نوبتے در ہفتہ و عشرہ۔ و رفتہ رفتہ در شبانہ روز مرتبے تا بہ مرد ریالی و انہر بہ توالی و تواتر و رود می نماید تا آن کہ بہ اتصال می انجامد۔

وصل اعدام گر توانی کرد      کار مرداں مردواری کرد

فنائے لطائف خمسہ و کمال سیرانفسی در دائرہ ولایت صغریٰ کہ دائرہ ظلال و محل ظہور توحید و اسرار معیت است حاصل می شود۔ امام الطریقہ حضرت نقشبند قدس سرہ فرمودہ اند۔ اولیاء اللہ بعد از فنا و بقا ہر چہ می بیند و در خود می بیند ہر چہ می شناسد در خود می شناسد حیرت الیثاں در نفس خودی باشد۔ وَ فِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ۔

بچو تا بینا بسر ہر سوسند دست      با تو در زیر کلیم است آنچه ہست

حضرت مجدد قدس سرہ در مکتوب نو و نہم از دفتر دوم می نویسند۔ پسیدہ بودند کہ سیرے کہ بیرون انفس نوشتہ اند آن کلام باشد سیر مراتب عشر عالم خلق و عالم امر و سیر ہیئت و حدانی داخل انفس می نماید پس سیر در ماورائے انفس کلام باشد۔ بدانند کہ انفس در رنگ آفاق ظلال اسماء الہی است جل سلطانہ و چون ظل بہ فضل خداوندی جل شأنہ خود را فراموش ساختہ متوجہ اصل خود گردد و محبت بہ اصل خود پیدا کند ناچار بہ حکم المشرق مع من أحبب خود را ہماں اصل خود را ہدیافت و انائے خود را ہر جاں اصل خود خواہد انداخت۔ و ہچنین چون آن اصل را اصل دیگر است ازین اصل بہ آن اصل خواہد رفت بلکہ خود را عین اصل خواہد یافت۔ وَ هَاكَ جَزَائِلِي أَنْ يَبْلُغَ الْكِتَابَ تَجَلَّهٗ اِبْنِ سِيرٍ مَّاوَرَايَ آفَاقِ وَالنَّفْسِ اسْتِ اَمَّا بَدَانَدِ جَمْعِ سِيرٍ نَفْسِي رَا سِيرِي فِي اَللّٰهِ كَقَوْلِهِ اَنْدَ اَنْ سِيرٍ كَقَوْلِهِ اَنْ سِيرٍ اسْتِ اَمَّا بَدَانَدِ جَمْعِ سِيرٍ حُصُولِي اسْتِ وَاَنْ سِيرٍ حُصُولِي۔ و فرقی در میان حصول و وصول در مکاتیب مُتَعَدِّدَہ نوشتہ است از انجام معلوم کردہ باشند۔ الخ۔

علامت رسیدن قلب بہ دائرۃ ولایت صغریٰ آن است کہ توجہ فوق مضمحل شدہ احاطہ  
شش جہت می فرماید و معیت بے چوئی حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ محیط خود و محیط ہمہ عالم بہ درک  
بے چوئی می بیند۔ دوام ذکر و فکر و غلبہ شوق و محبت بہ سوتے محبوب حقیقی پیدای شود و جذبہ و توجہ  
بہ حضرت قدس رومی نماید آئینہ دل از رنگ غفلت و اذران ہوا جس صاف شدہ بمنزلہ جام  
جہاں نمائے می نماید۔

تو کتابی در تو مسطور است عالم ہر چہ هست چہیت آن کو در کتاب لوح دل مسطور نیست  
و سیر و زلال اسما و صفات واجبی شروع می شود۔ سالک بے چارہ و عاشق دلدادہ کہ نادیدہ  
بہ محبوب خود تعشقی بہم رسانندہ بود چوں در آئینہ قلب خود عکس زلال اسما و صفات واجبی  
ملاحظہ می کند از ناہمی خود آن را عین محبوب تصور کردہ بہ شطیحات تکلم می کند و صورت محبوب را  
در نگارخانہ باطن خود دیدہ از ہوش رفتہ خیال وصال می کند۔

عکس رونے توجہ در آئینہ جام فتاد عارف از خندہ می در طمع حاتم فتاد  
جلوہ کرد رخس روز ازل زیر نقاب عکس از ہر تو آن بر رخ افہام فتاد  
این ہمہ عکس می و نقش مخالفت کہ نمود یک سر رخ ساقی است کہ در جام فتاد  
چوں از غایت و از تنگی و در ماندگی و از نہایت مدہوشی و سرشاری فرق در ظل و اصل نہ می توان  
کرد لاجرم نعرۃ اتحاد و عینیت از نہادش می بر آید۔

چوں عکس رخ دوست در آئینہ عیال شد بر عکس رخ خویش نگارم نگراں شد  
غلبہ این دیدہ جائے می رساند کہ تعین و تشخص خود نیز از نظرش مرتفع می شود۔ کہے بہ شہنائی  
ما اعظم شانی دم می زند کہے را صدائے قافی جُبتی اِلَّا اللہ از نہادش بلندی شود و کہے  
نعرۃ اَنَا الْحَقُّ تاسر دار می رساند۔

مرد رہ حق سخن محقق گوید از ہر کہ جزاوست ترک مطلق گوید  
در راہ حقیق اگر دو صد پارہ کنند ہر پارہ از دو و صد اَنَا الْحَقُّ گوید  
آرے آرے اے برادر پاک سیر بہ گوش ہوش بشنو۔ در حدیث قدسی وارد است۔ اَنَا  
عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِنِیْ اِنْ خَیْرًا فَخَیْرٌ وَاِنْ شَرًّا فَشَرٌّ۔

اے برادر تو ہمیں اندیشہ فی مابقی تو استخوان و ریشہ فی  
گر گل است اندیشہ تو گلشنی و در بود خارے تو ہمیمہ گل خنی

ہوش کن ہوش کن کہ دربارہٴ این گشتگان پاک نہاد خیالی فاسد را در ولی خود جانے نہ وہی عالم  
 الشرا یرجل شانه دانا است کہ این صدا از کجا برخواستہ و این شور از چہ پیدا شدہ  
 ز ما ز مطرب پُر سوز این رسید بہ گوش کہ چوب و مار و صدائے تین و تن ہمہ زو  
 این آن نعر نیست کہ از شعثان انوار ذات و صفات و اجبی فدات ممکنات از نظر سالک مخفی شدہ  
 وے دراصل خود خود را فراموش ساختہ انائے خود را بر اصل خود انداختہ۔ و این آن صدائے است  
 کہ جام دل بایے عقل و خرد بے چارہ و سہل با خود بردہ ویرا مصروف آہ و فغان ساختہ۔  
 عشق آمد عقل او آوارہ شد صبح آمد شمع او بے چارہ شد  
 عقل سایہ حق بود حق آفتاب سایہ رابا آفتاب او چہ تاب  
 صاحب این کیفیت از خود و از بایستہائے خود فانی گشتہ۔ دامن وے از طعن و ملامت  
 دور است۔ وے داخل زمرہ اولیائے پاک پروردگار است وے از گروہ عاشقان مجذوبان  
 حضرت کردگار است۔ وجود او را آتش شوق در ہم گرفتہ و خرمین ہستی او را شعلہ محبت خاکستر  
 کردہ و از خود غائب است بہ ستر کلام خود چہ رسد۔

آتش آن نیست کہ بر شعلہ او خند و شمع آتش آن است کہ در خرمین پروانہ زند

ہاں ہاں کہے کہ در دائرہ ولایت صغریٰ قدم نہ نہادہ است و سیر در ظلال اسما و صفات و اجبی  
 نہ کردہ است برائے او سخنان توحید گفتن و اعتقاد وحدت وجود نمودن حرام قطعی است۔ ایشان  
 را فکر باید کرد کہ دعوت حضرات انبیاء علی نبینا و علیہم الصلوٰت و التسلیات لا الہ الا اللہ  
 است کہ موقوف بر کثرت است چہ انتفائے الہیہ باطلہ و اثبات وحدانیت مرخدا را در اثبات  
 کثرت صورت می بندد اگر کثرت نہ بودے اثبات وحدت از کجا بودے و از بہر چہ بودے بشایخ  
 وقت لاحق تعالیٰ انصاف دہد کہ اعتقاد ملحدانہ بہ پیروان خود تلقین می نمایند۔ عوام کالانعام  
 را در تخمیل مراتب توحید وجودی انداختن غیر از خسارت دنیا و آخرت چیزے نہ می افزاید۔

بے خودے چند ز خود بے خبر عیب پسندند بہ ز غم ہنسر

باد شوندار بہ دمانے رسند دود شوندار بہ چرانے رسند

البتہ بعض سالکان را قبل از قطع دائرہ امکان بلکہ قبل از برآمدن لطیفہ از قالب حالتے شبیہ  
 بہ توحید وجودی وہمہ اوست ظاہری شود۔ موجیش آنکہ بہ تخمیل مراقبہ توحید صورت توحید و تخمیل  
 ایشان متصور می شود۔ چوں این تخمیل قلبی می کند سخنان توحید بے تماشائی می گویند۔ خصوصاً در

اوقات سماع و آواز خوش و تازہ و نغمہ کہ در قلب حرارتے و ذوقے پیدا می شود بے پاک ترمی شوند  
اشعار توحید شنیده خود را ہم حال قائلان آن اشعار می شناسند نہ می دانند کہ ارباب این احوال  
لا آداب و فرائط است کہ در اینها مفقود است. و جمیع را عنصر ہوادست می دهد چون کہ این  
عنصر الطائفے است کہ در ذرات ممکنات ساری است ایشان از کونہ نظری خود آن را وجود حق  
تصور نموده سخنان توحید بر زبان می آرند. نہ می دانند کہ این سیر داخل دائرہ امکان است و  
مقام توحید بعد از انقطاع دائرہ امکان است. و بر خے را یہ سبب انگشتان عالم ارواح و  
بے چونی آن عالم نسبت بہ عالم اجسام و نیز اعطای عالم ارواح بر عالم اجسام ایشان آن را  
قیوم عالم تصور نموده بہ خدائی می پرستند. درین مقام بعضے اکابر را نیز اشتباہ واقع شدہ  
چوں عنایت پر و دگار شامل حال این بزرگواران بودہ ایشان را از آن مقام عروج واقع شد  
آن زمان حقیقت اشتباہ بر ایشان ظاہر شد۔

ہزار نکتہ باریک تر ز مو اینجا است نہ ہر کہ سر بر شد قلندری دانند  
چوں لطائف خمسہ را سیر تفصیلی واقع می شود اول گزرا ایشان در دائرہ امکان واقع می شود  
کہ عالم ملک و ملکوت کہ آن را عالم اجسام گویند و عالم ارواح و عالم مثال کہ آن برائے دیدن  
است نہ برائے ماندن و عالم امر ہمہ داخل این دائرہ اند چون ازین دائرہ عروج می شود قدم  
در دائرہ ولایت صغری می نہند در اینجا سیر در ظلال اسماء و صفات واجبہ واقع می شود۔  
ہر نقطہ ازین ائمہ ناشی است از اصل دیگر و آن اصل را اصل دیگر است و ہاتم جزا تا آن کہ بعد  
از قطع سیر تفصیلی سیر بہ نقطہ اجمالی می رسد کہ تعین اول و حقیقت محمدی است کہ ناشی  
است از ذات بحت و احدیت مجرودہ۔ کما سیاتی بیانہا ان شاء اللہ تعالی۔

اسے برادر بے نہایت در گہیست ہر چہ بروے می رسی بروے نمیشست  
باید دانست کہ دائرہ ظلال مبداء تعین جمیع ممکنات است غیر از انبیا و ملائکہ علیہ السلام  
کما تقدم۔ ہر فردے را انفراد عالم بہ توالی و تواتر از جناب الہی شیوہات تازہ بتوسط مظاہر  
اسماء و صفات غیر متناہیہ و ظلال انہامی رسد۔ ازین جہت ظلال را مبداء تعین انفراد  
گویند و آن را عین ثابتہ نیز می نامند۔ و آنچہ حضرات صوفیہ فرمودہ اند الطریق الی اللہ  
تعالی و تقدس بعد د انفاس الخلاء بنی اشارت بہ ہمیں نقطہ ظلال اند کہ  
مبادی تعین افرادی باشند۔ در دائرہ ظلال لطائف خمسہ را فنا و بقا حاصل می شود۔



لطیفہ قلب را فنا و بقا در تلال تجلیات افعال الہیہ یعنی صفت تکوین می باشد در وقت فنا  
تعلق حسی و طبیعی از ماسوی و در ساحت مینہ نہ می ماند خطرہ از غیر بہ دل راہ نہ می یابد۔  
خیال ماسوی از دل بروں کن گذر از چون و تحت بے چگون کن  
و در وقت بقا افعال خود و افعال جمیع ممکنات را آثار افعال حق سبحانہ و تعالیٰ می بیند چون این  
دید غالب می شود صفات و ذوات ممکنات را منظر صفات و ذوات پروردگاری بیند و لب بہ  
توحید و عود می کشاید۔

غیرتش غیر در جہاں نہ گزاشت لا جرم عین جملہ اشیا شد  
و لطیفہ روح را فنا و بقا در تلال تجلیات صفات شہوتیہ الہیہ می باشد در وقت فنا سالک  
صفات خود و صفات جمیع ممکنات را معدوم می بیند مثل سمع و بصر و قدرت و ارادہ و کلام  
و غیرہ و در وقت بقا اثبات صفات جمیع را بہ حق سبحانہ و تعالیٰ می کند و می گوید۔

عشقم کہ درد و کون و مکانم پذیر نیست  
عناق مغربم کہ نشانم پذیر نیست  
ز ابر و غمزه ہر دو جہاں صید کردہ ام  
منگر بدان کہ تیر و کمانم پذیر نیست  
گویم بہ ہر زبان و بہ ہر گوش بشنوم  
این طرفہ ترکہ گوش و زبانم پذیر نیست  
و لطیفہ سر را فنا و بقا در تلال تجلیات فیوضات الہیہ می باشد در وقت فنا سالک ذات خود  
و ذوات جمیع ممکنات را در ذات پاک و وحدۃ لا شریک کہ مستعمل و کم می یابد و در وقت بقا ذات  
پاک فدای جلال را بہ جائے جمیع ذوات می بیند۔

محمد بنگرم در آئینہ عکس جمال خویش  
گرد و ہمہ جہاں بہ حقیقت مصورم  
خورشید آسمان ظہورم عجب مدار  
ذرات کائنات اگر گشت منظرم  
و لطیفہ سخن را فنا و بقا در تلال تجلیات صفات سلبیہ الہیہ می باشد در وقت فنا سالک در صفات  
سلبیہ ظانی می شود و در وقت بقا نظریہ جناب کبریا از جمیع مظاہر می نماید۔

آن کس کہ ترا شناخت جان را چہ کند  
فرزند و عیال و خانماں را چہ کند  
دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی  
دیوانہ تو ہر دو جہاں را چہ کند  
و لطیفہ سخن را فنا و بقا در تلال تجلیات شان جامع الہی است در وقت فنا سالک از  
اخلاق خود می گذرد و در وقت بقا متعلق بہ اخلاق پاک پروردگاری گردد۔  
منبع آداب و اخلاق حسن  
مجمع اوصاف ربّ ذوالمنن

اگرچہ لطائفِ خمسہ را فنا و بقا در دائرہ ظلال حاصل می شود لیکن نہ باید فہمید کہ سیر و عروج  
 این لطائف بہ انتہا رسید ہنوز این لطائف را از دائرہ ظلال بہ دائرہ تجلیاتِ اسما و صفات  
 رسیدن است کہ آن در دائرہ اولی از ولایت کبری متحقق می شود و آن وقت سیر این لطائف  
 و عروج آنها بہ کمال خواهد رسید۔

این مرتبہ را بلندی و پستی نہ بود خود بینی و خوشی تن پرستی نہ بود

در ہر قدمی نہ نیست بینی اثرے جائے برسی کہ نام ہستی نہ بود

فائدہ۔ آن کہ حضرت فرمودہ اند۔ طریقے کہ ما در صدر و قطع آئیم ہمگی ہفت گام است  
 مراد از این لطائف سبب اندہ پنج از عالم امر و در از عالم خلق کہ یکے نفس و دیگرے قالب است۔  
 و آن کہ دو قدم فرمودہ اند پس بہ اعتبار عالم امر و عالم خلق گفتہ اند چہ لطیفہ قلب از امر و لطیفہ  
 نفس از خلق بہ منزلیہ بنگہ و برزخ است مرطائف دیگر را کما تقدم بیانہ۔

## ذکر فی واثبات

طالب را باید کہ با وضو رو بہ قبلہ مُریح یاد و زانو بنشیند دست ہا را بر روی دامنہا بنهد و متوج  
 قلب صنوبری شدہ حواس را جمع ساختہ چشم بر ہم نمودہ نفس را از یرتاف بند کردہ بہ ادب و تعظیم  
 تمام کلمہ لا از زانہ بہ طرف بالا کشیدہ تا بہ پیشانی و دماغ رساندہ متوجہ شود کہ از دماغ پریدہ  
 اِلَہَ را بہ طرف راست برابر کتف فرود آوردہ اِلَہَ را سخت بر دل صنوبری نہ تدبہ نوسے  
 کہ گزردا اثر آن بہ لطائف خمسہ شود و حرارت بہ تمام اعضا رسد با رعایت حد و طاق کہ این را  
 وقوف عددی گویند تا ہر جا تو اندا عدد او را رساند لیکن آواز نہ کند و در اخفاسی بلیغ نماید تا آن کہ  
 اگر شخصے نزد او باشد معلوم نہ کند کہ در کدام چیز مشغول است چون نفس فرو گزارد و متوجہ شود  
 اللہ بگوید۔ بعد از چند بار بازگشت کند کہ خداوند مقصود من تویی و رضائے تو محبت و معرفت  
 خود عطا کن۔

خواہم کہ ہمیشہ در ہوائے تو زیم خلکے شوم و زیر پائے تو زیم

مقصود من خستہ ز کونین تویی از بہر تو می زیم و ز برائے تو زیم

اگر در عین نفس تنگی یا مضرتے محسوس کنی بدن جس نفس مشغول نماید چہ عین دم درین ذکر شریف

بمنزلہ قید است نہ شرط۔ البتہ معنی را بہ خوب وجہ ملحوظ دارد۔ در وقت نفی جمیع محذرات و ممکنات را بہ نظر فنا نیستی دیدن است و در وقت اثبات وجود پروردگار را مقصود بہ دانستن و بہ نظر بقا و دوام ملاحظہ کردن است تا آن کہ بہ تکرار این کلمہ مبارکہ توحید در قلب متکلم گردد و اثر ذکر بر روی ظاہر گردد و در زمان نفی وجود بشریت منتفی گردد و در اثبات اثری از آثار جذبات الہی مطالعہ افتد۔ چہ کمالی مراتب ذکر آن است کہ مذکور بہ نوعی بر دل مستولی گردد کہ نام مذکور ہم فراموش گردد۔

چون بادۂ شوق تو کند براقی      گرد تن و زروح جملہ مست ساقی  
تن مست شراب و روح مست ساقی      آن گرد فانی و این گردد باقی

حضرت علاء الدین عطار قدس سرہ فرمودہ اند بسیار گفتن سو و مندنیت ہر چہ گوید از سر و قوف گوید چون عدد از بست و یک بگذرد و اثری از آثار جذبات الہیہ ظاہر نہ شود دلیل بے حالی است و عمل باطل است باز از سر گیرد۔ ذکر شریف آن قدر کند کہ یک ہزار ضرب بہ حساب آید۔ این ذکر شریف بہ این پنج کہ ابتداء از ناف کنند و بہ دماغ رسانند بہ کتف راست فرود آورده بر قلب ضرب دہند از برائے آن است کہ حرارت و فیض بہ جمیع لطائف عشرہ برسد و ہمہ را عروج حاصل شود۔ نہ گویند کہ عروج و نزول بہ لطائف خمسہ امر و لطیفہ نفس متصور است نہ بہ لطائف اربعہ باقیہ کہ آن را عناصر اربعہ گویند۔ چہ مراد از عروج قالب طہارت ہر عنصر است از اوج ترفع و تکبر و خود سری و از حیض پستی و دنارت و زالت عناصر از افراط و تفریط پاک شدہ و بہ اعتدال آرند البتہ عروج و نزول لطائف خمسہ را شائے نہ دیگر است کما تقدم بیانہ۔

حضرت مجدد قدس سرہ نوشتہ اند۔ اگر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ نہ می بود راستہ بہ جناب قدس خطوندی بل سلطانہ کہ می نمود و نقاب از چہرہ توحید کہ می کشود و فتح ابواب جنات کہ می فرمود کہ کہ صفات بشریہ بہ استعمال کلند این را کندہ می شود و عالم عالم تعلقات بہ برکت تکرار این نفی منتفی می گردد و نفی آن الہیہ باطلہ را منتفی می سازد و آن مجبور حق را جل شائے مثبت ببالک مدارج امکانی را بہ مدد او قطع می نماید و عارف بہ معارف و خوبی بہ برکت او ارتقائی و سر باید اوست کہ از تجلیات افعال بہ تجلیات صفات می برد و از تجلیات صفات بہ تجلیات ذات می رساند۔

تا بہ جا رو بلا نہ روی راہ      نہ روی در سراے الا اللہ

نوشتہ اند۔ ہمہ عالم در جہت این کلام معظم کاش حکم قطرہ می داشت نسبت بہ دریائے محیط۔  
 این کلمہ طیبہ جامع کمالات ولایت و نبوت است۔ مردم تعجب دارند کہ بہ یک گفتن این کلمہ چگونه  
 دخول جنت می شود۔ و محسوس و مشہود این فقیر شدہ اگر تمام عالم را بہ یک گفتن این کلمہ بخشند و  
 بہ بہشت برند گنجائے دارد۔ و اگر برکات این کلمہ را قسمت کنند بہ تمام عالم ہمہ ابدال آباد  
 معمور و میراب کنند۔ و نیز نوشتہ اند حصول برکت و ظهور عظمت این کلمہ را بہ اعتبار درجات  
 قابل آن است۔ ہر چند گوئندہ عظیم تر ظهور برکت آن بیشتر و این مصراع بر زبان گوہر  
 افشان خود مانند **عَرَّ يَزِيدُكَ وَجْهَهُ حُسْنًا اِذَا مَا رَاَيْتَهُ نَظْرًا**۔

**فائل کا:** حضرت ماقدرس اللہ اسرار ہم فرمودہ اند کہ برائے دور کردن اوران رذائل  
 از الہ او ساخ ذما تم کہ در باطن رسوخ یافتہ و متمکن گشتہ مثل حسد و کینہ و خست و دنات  
 و عجب و نخوت و غرور و ریاد کبر و غیظ و غضب و بے صبری و بے قناعتی و امثال آن این کلمہ  
 طیبہ از بس نافع است بہ نوعی کہ بہ وقت لالہ گفتن انتقائے آن خصلت بد خود کند کہ  
 از آن دستگیری طلب دارد و از الہ اللہ طالب خیر پروردگار باشد۔ مثلاً برائے زوال  
 حسد گوید **لا الہ یعنی نیست حسد من الا اللہ** مگر محبت پروردگار۔ کلمہ طیبہ را بہ زبان خواند  
 یا بہ دل اختیار دارد البتہ بہ عاجزی و حضور گوید۔ تا آن کہ ذمیمہ زائل گردد۔ و همچنان تمام  
 رذائل را یک یک کردہ از باطن خود دور کند تا باطن را تصفیہ حاصل شود۔

## تنبیہ

فرمودہ اند تا وقتے کہ سالک بہ دولت حضور و آگاہی و بہ فنائے نفس و تہذیب اخلاق  
 مشرف نہ شدہ است غیر از نماز فرض و واجب و سنن ہو کہہ اشتغال بہ نوافل و تلاوت قرآن  
 و اوراد و اذکار و ادعیہ صحیح نیست۔ حضرت مجدد قدس سرہ نوشتہ اند۔ آدمی تا بہ مرض قلب  
 مبتلا است بیج عبادتے۔ اورا نافع نیست بلکہ مضر است لهذا اولاً ساحت سینہ خود را  
 از اوران رذائل صاف کند و دولت حضور و آگاہی را حاصل کند کہ اعلیٰ ترین اذکار است بلکہ  
 مقصود از اذکار ہمیں کار است۔ و باید دانست کہ حضرات نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ اسرار ہم  
 العلیہ بعد از حصول دولت آگاہی و دوام حضور۔ اشتغال بہ امور یقینیہ و علوم دینیہ می فرمایند۔



بہ ذکر شریف و تلاوت قرآن مجید و مطالعہ احادیث نبویہ علیٰ صالحیہما السلام و الخیرۃ  
 و درود شریف و نماز با نیاز و استغفار و تسبیح و تحمید و تکبیر اوقات شریفہ خود را معموری دارند۔  
 بہ اوراد و احزاب و کلیات نہ می پردازند۔ حضرت مجدد قدس سرہ نوشتہ اند طرق ماطریق  
 دعوت اسمانیست۔ الخ۔ کسانے کہ بہ چنین امور اشتغال دارند از جمعیت غلط محرومی مانند  
 دل گفت مرا علم لدنی ہوس است تعلیم کن اگر ترا دست رس است  
 گفتم کہ الف گفت دگر گفتم بیچ درغانہ اگر کس است یک حرف بس است  
 روزے نیک مردے کہ در طریقہ شریفہ حضرت قادریہ بیعت بود از جناب پیر و مرشد برحق  
 قدس سرہ طالب اجازت حزب! بھر شد۔ آن جناب اجازت مرحمت فرمودہ ارشاد کردند۔ این  
 دعائے حضرت ابوالحسن علی شافعی قدس سرہ بسیار بابرکت دعا است کہ مشتمل است بر آیات  
 شریفہ و ادعیہ مانورہ و کلمات الہامیہ اگر شما این دعا را خالصاً لئلاٰ حصول خوشنودی  
 او جانہ و تعلی لای بخوانید و ہمنا فتوحات دنیویہ بہ شما حاصل شود بہتر است تا از ثواب محرومی نہ  
 آید و اگر شما برائے حصول اغراض دنیویہ خواندید پس از ثواب محرومی یقینی است۔ اگر دنیوی  
 مقصود حاصل شد ثمرہ بخشید و الا نہ فائدہ دین و نہ فائدہ دنیا۔ فقیر گوید ذکر الشجرۃ این  
 فی لواقیع الانوار القدسیۃ ان الامام احمد روى فی مسندہ من عمل من ہذا  
 الامۃ عمل بالآخرۃ للذنیافلیس لہ فی الآخرۃ من نصیب۔ ہذا و روى البخاری  
 و مسلم عن عمار بن مرثد عن عبد اللہ بن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ  
 بالنبیۃ و انما امری فانوی فمن کانت ہجرۃ الی اللہ و رسولہ فہجرۃ الی اللہ و  
 رسولہ و من کانت ہجرۃ الی دنیا یصیبہا او امرأۃ یتز و جہا فہجرۃ الی ما ہجر  
 الیہ۔ ہوشیاران کس است کہ فکر فرودا من گیرا و بودا لیس من دان لِنفسیہ و عمل لیا  
 بعد الموت۔

در دم از یار است و در ماں نیز تم دل فدائے او شد و جاں نیز ہم

## مُرَاقِبَاتُ

مُرَاقِبہ ما خود از رِقُوبت و رِقَابت است بہ معنی حفاظت کردن و انتظار کشیدن و در

اصطلاح حضرت مشائخ چشم بند کردہ انتظار و درو فیض از حضرت مبداء فیاض نمودن است بہ اعتبار صفتی از صفات یا وجہ از وجوہ یا بطن اعتبار صفتی یا وجہ انتظار فیض از ذات بحت کردن است بر لطیفہ از لطائف یا بر ہیئت و عدائی بہ نوعی کہ خطرہ ماسوی را در حریم دل جائے نہ باشد و اگر اندیشہ سرایت کند فرآن را دفع نماید خواجہ خورد در فواج می نویسند۔ الْمُرَاقِبَةُ هِيَ الْخُرُوجُ عَنِ الْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ وَالْإِعْرَاضُ عَنْ جَمِيعِ الْأَحْوَالِ وَالْأَوْصَافِ مُنْتَظِرًا لِلِقَائِهِ وَمُشْتَاقًا إِلَى جَمَالِهِ وَمُسْتَعْرِقًا إِلَى هَوَاهُ وَحُبَّتَيْهِ قَالَ إِمَامُنَا نَقِشْبَدُ قَدِيسُ سِرَّةِ الْمُرَاقِبَةِ أَقْرَبُ الطُّرُقِ۔

دل آرامے کہ داری دل درو بند  
دگر چشم از ہمہ عالم سر و بند  
حضرت سعد الدین کاشغری از سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی قدس سرار ہا حکایت می کنند کہ استاد من در مراقبہ گریہ بودہ۔ روزے بر سوراخ موٹے نشستہ دیدم۔ بہ نوعی متوجہ آل حیت بودہ کہ ہر ہمیش موٹے را حرکت نہ بودہ من از روئے تعجب دروے می نگرستم کہ ناگاہ صدائے از غیب بہ گوشم رسید کہ اے پست ہمت۔ در مقصود تو کمتر از موٹے نیستی کہ مقصود و گریہ می باشد تو در طلب من کمتر از گریہ می باشی۔ ازاں پس در مراقبہ افتادم۔

دانی کہ مرایا چہ گفت است امروز  
جز ما بہ کسے در منگر دیدہ بدوز  
حضرت علاء الدین عطار قدس سرہ فرمودہ اند کہ طریقہ مراقبہ از طریق نفی و اثبات اعلیٰ و اقرب است۔ از طریق مراقبہ بہ مرتبہ وزارت و تصرف در عالم ملک و ملکوت می توان رسید۔ اشرفان بر خواطر و القائے سکینہ و بہ نظرے موہبت کردن و بہ توجیہ باطن را منور ساختن از دوام مراقبہ می باشد۔ از ملکہ مراقبہ اطمینان قلب و جمعیت خاطر و دوام قبول لہا حاصل می شود۔ و این معنی را جمع و قبیل می گویند۔ حضرت مجدد قدس سرہ فرمودہ اند۔ سلکے کہ سیر او در تفصیل اسماء و صفات افتاد را بہ وصول او بہ حضرت ذات جل سلطانہ مسدود گشت چہ اسماء و صفات را نہایتے نیست تا بعد از قطع آنہا بہ مقصد آشنی تواند رسید۔ مشائخ ازین مقام خبر داده اند کہ مراتب وصول را نہایت نیست زیرا کہ کلمات محبوب نہایت نہ دارد۔ مراد از وصول اینجا وصل اسمانی و صفاتی است۔ سعادت مند کسے است کہ سیر او در اسماء و صفات بہ طریق اجمال واقع شدہ و بہ سرعت و اہل حضرت ذات تعالیٰ و تقدس گشت۔ ہر قلبے رُوے جانان را نقابے دیگر است  
حضرت ایشان قدس سرہ این راہ دور دراز را بر اساس شریعت نغز او قواعد ملت بیچارہ شفقت



تجلیات اسماء و صفات است که آن را دایره ولایت کبری گویند و مثل است بر سه دایره و یک  
 قوس یعنی چارمراقبه. باید دانست از ابتدای ولایت صغری تا انتهای ولایت کبری سیر سالک  
 تعلق به اسماء و صفات الهیه جل شانہ دارد و اللہ سبحانہ و تعالیٰ ظاہر با سمانہ و صفاتہ  
 و آیاتہ۔

تأمل فی نبات الارض وانظر  
 عیون من جنت شاخصات  
 علی قضب الزبرجد شاهدات  
 الی آثار ما صنع الملیک  
 بأبصارھی الذہب السینک  
 بان اللہ لیس لک شرکاء

ازین جهت سیر این هر دو ولایت را سیر در اسم مبارک هو الظاهر گفته می شود و منظر  
 این اسم شریفین بوجه تمام به وضوح می رسد۔ مدرج چهارم۔ دایره تجلیات اسماء و صفات  
 به امتزاج تجلیات ذاتیه الهیه است که آن را دایره ولایت علیا گویند و مثل است  
 بر یک دایره۔ درین ولایت سیر سالک در تجلیات ذاتیه می شود که در تجلیات اسماء و صفات  
 ممتازجه و پوشیده است ازین جهت این سیر را سیر در اسم مبارک هو الباطن گفته می شود۔  
 مدرج پنجم۔ دایره تجلیات ذاتیه دائمیه است که آن را دایره کمالات ثلاثه نیز  
 گویند و مثل است بر سه دایره۔ بعد ازین راه سلوک دو جا شده۔ یک از طریق عبودیت  
 و معبودیت به سراوقات عظمت معبودیت صرفه جل مجدده می رساند که آن را سیر و حقائق  
 الهیه گویند و این مدرج مشتمل است بر چهار دایره و دیگرے از منازل خلقت و محبت و  
 محبوبیت و حب صرفه گذشته به بارگاه کبریا لا تعین می رساند که آن را سیر و حقائق انبیا  
 علیهم السلام گویند و این مدرج مشتمل است بر پنج دایره۔ بعضی از مشایخ کرام رحمته اللہ  
 علیهم اجمعین اول تسلیم حقائق الهیه می فرمایند و باز به حقائق انبیا علیهم السلام می برند و  
 بعضی بر عکس این عمل می کنند و لکل وجهه هو مولیها۔ هر دو پنج معمول حضرات است۔  
 البته حضرت مرزا منظر جان جانان شهید و حضرت شاه غلام علی قدس اللہ سرار چهار مراحل  
 طریق اول بود و خلفائے نادر ایشان در تالیفات خود همان طریق را مقدم داشته اند ازین  
 باعث فقیر نیز مسلک ایشان را اختیار کرده فان الخیر کل الخیر فی اقتفاء آثار  
 اهل الخیر۔

فَنَسَبُوا اِنْ لَمْ تَكُونُوا مِثْلَهُمْ اِنَّ الشَّيْبَةَ بِالْكَرَامِ فَلَاحٌ



دلیل اللہ الصمد حضرت عبداللہ وحدت قدس سرہ می نویسند کہ عروج لطائف خمسہ عالم امرتا  
 دائرہ اولی ولایت کبریٰ کہ متضمن سہ دائرہ ویک قوس است خواهد بود۔ چون ازال وائرہ معاملہ  
 بالارود در دائرہ اصل الاصل سیر افتد معاملہ بانفس خواهد افتاد و نفس بہ فنائے اتم و  
 بقائے اکل و شرح صدر و اسلام حقیقی و بہ حصول اطمینان و بہ ارتقار بہ مقام رضا مشرف  
 خواهد شد۔ بعد ازاں اگر سیر در ولایت علیا افتد معاملہ با سہ عنصر یعنی ناری و ہوائی و مائی خواہد  
 افتاد۔ و اگر ازاں جا بہ فضل او تعالیٰ ترقی واقع شود و در کمالات نبوت سیر و امتنع شود  
 معاملہ بہ اجزائے ارضی خواهد افتاد و از انجا اگر ترقی واقع شود خواہ در کمالات رسالت خواہ  
 در حقائق ثلاثہ یعنی حقیقت کعبہ حقیقت قرآن حقیقت صلاۃ معاملہ با ہیئت وحدانی کہ  
 از مجموع اجزائے عشرہ است۔ اجزائے خمسہ عالم خلق و اجزائے خمسہ عالم امر۔ بعد از حصول  
 کمالات ہر یک فرداً حاصل شدہ خواهد افتاد۔ و بعد ازاں معاملہ از عقل و فہم ما و شما  
 بزر است اللہ تعالیٰ سبحانہ بہ محض عنایت بے غایت خویش از کمالات بہرہ تمام فرماید۔ اِنَّ  
 قَرِيبَ مَجِيْبٍ ۝

حضرت مولوی غلام یحییٰ خلیفہ حضرت شمس الدین حبیب اللہ مرزا جان جانان منظر  
 شہید قدس اللہ اسرارہا نوشتہ اند لطیفہ کہ بر ماں انتظار درود فیض باید کشید در دائرہ  
 امکان و ولایت صغریٰ لطیفہ قلب است و آل نورے مجر و است کہ تعلق بہ این مضعہ  
 گوشت کہ بہ قلب صنوبری نامند می شود وارد دُبدُ رسمیت از قلب کلی کہ از عالم امر و  
 فوق عرش مجید است لیکن باید دانست کہ در وقت لحاظ بہ سوئے قلب شکل و لون نورانیت  
 قلب اصلاً طوطی نہ باید داشت بلکہ صرف توجہ باطنی بہ سوئے او در رنگ توجہ بسوئے مبداء  
 فیاض کہ ازین صفات منزہ و تمیزی است باید داشت و آل وجہ صفت کہ در شروع مراقبہ  
 مبداء فیاض را بہ آل طوطی باید کرد۔ در دائرہ امکان جامعیت اوست جمیع صفات کمالات را  
 و در ولایت صغریٰ معیت اوست با ما کہ استفاد است از آیہ وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَما کُنْتُمْ و  
 در ولایت کبریٰ تا آخر قوس آل لطیفہ مذکورہ لطیفہ نفس است کہ موضعش دماغ است و آن  
 وجہ مذکور در دائرہ اولی اقربیت اوست تعالیٰ شانہ با ما کہ مفہوم است از کریمہ وَنَحْنُ اٰخِرُ  
 الْبَدِیْنِ حَبْلِ الْوَسْطِیِّ و در باقی دوائر و همچنین در قوس و همچنین در ولایت علیا علامتہ  
 محبت میان ما و او سبحانہ است کہ آیہ کریمہ یُحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَہُ مُشْعِرٌ بِہ آن است۔

و در ولایت نسیا لطیفه مذکورہ عناصر ثلاثہ است یعنی آب و ہوا و آتش۔ و در کمالات نبوت لطیفہ خاک و در مقامات مافوق آل ہیت وحدانی اجزائے عشرہ۔ و از کمالات نبوت تا آخر سلوک مبداء فیض در وقت مراقبہ بہ صفیٰ از صفات ملاحظہ نہ باید کرد بلکہ توجہ بہ سوائے ذات بحت باید داشت و از انتظار باید کشید۔ همچنین معمول در خانقاہ شمسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یافتہ و بہ زبان شریف بہ کرات و فرات سماع نمودہ۔ انتہی۔

باید دانست حضرات مشائخ قدس اللہ اسرارہم مقامات قرب الہی را بہ دو اثر تعبیر نمودہ اند زیرا کہ دائرہ کہ آن حلقہ مفرغہ می باشد از سمت و جهت عاری می باشد۔ ہر مقام او زیر و بالا۔ راست و چپ می تواند شد۔ نہ اول دارد نہ آخر و الاً فکما قال شاہ غلام علی قدس سرہ۔ جائے کہ خداست دائرہ کجا است۔

ز فرق تا بہ تدم ہر کجا کہ می نگرم کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا این جا است  
باید دانست مراقبات را با ذکر شریف ہم می کنند و بدون ذکر شریف ہم۔ بہ ہمہ حال بہ نیاز مندی و عاجزی متوجہ بہ مبداء فیاض باشد تا در فیض بروے بکشایند۔  
این جا تن ضعیف و دل خستہ می خرنند کس عاشقی بہ قوت بازو نہ می کند  
در مراقبات معلوم کردن دو امر ضروری است۔ یکے منشا فیض یعنی فیض از کجا بہ کدام وجہ می آید و دیگرے مورد فیض یعنی فیض بر کدام لطیفہ شریفہ و رومی نماید۔ وَلَا تَلْمِزُوا لَنَا  
بِبَيَانِ الْمُرَاقِبَاتِ۔

فیض روح القدس از باز مدد فرماید دیگران ہم بکنند آنچه مسیحا کردی

## مدرج اول دائرہ امکان



این مدرج یک مراقبہ دارد کہ آن را مراقبہ احدیت صرفہ گویند۔ منشا فیض ذات پاک احد بے چوں و بے چگون کہ متصف بہ جمیع صفات کمال و منزہ از جمیع سمات نقصان است

و مسمی بہ اسم مبارک اللہ می باشد۔ و مورد فیض لطیفہ قلب است۔ یعنی فیض وارد می شود

از ذات پاک احدی لطیفه قلب. قلب را از خواطر و هوا جس نگاه داشته همه وقت به نیاز تمام متوجه ذات الہی و منتظر فیض او تعالی و تقدس باشد تا آن کہ توجہ الی اللہ بے مزاحمت خاطر ملکہ گردد۔

دائیم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال می دار نہفتہ چشم دل جانب یار  
چوں تا چہار گھڑی یعنی تا سہ ساعت خطره خطورہ کند و توجہ الی الفوق رو نماید علامت قطع  
دائرہ امکان است و بعضی دیدن انوار را علامت قطع دائرہ گفته اند۔ جذب و حضور و  
جمعیت و واردات و کشف داخل این دائرہ است۔

تا چند بہ بازوے خودت اسپت شوی      بشتاب کہ از فنا خودت مست شوی  
از مایہ سود و جہاں دست بشوے      سود تو ہماں بہ کہ تہی دست شوی

## مدرج دوم دائرہ ولایت صغری

دائرہ ولایت صغری  
کہ دائرہ ظلال تجلیا اسماء و  
صفات است  
مراقبہ معیت

این مدرج یک مراقبہ دارد۔ این جا  
سیر سالک در دائرہ ظلال اسماء و صفات می  
باشد کہ مبادی تعینات عالمہ خلایق است  
و ازین جا سیر در مظاہر اسم ہوا الظاہر شروع

می شود۔ این جا مراقبہ معیت می فرمایند کہ مفہوم کریمیہ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْمَا كُنْتُمْ می باشد۔ منشأ  
فیض ذات پاک پروردگار است۔ بہ لحاظ آن کہ او سبحانہ باما است۔ باہر جزوے از اجزائے  
ما است و باہر ذرہ از ذرات ممکنات است و مورد فیض لطیفہ قلب است لیکن جذبات و  
حالات ہمہ لطائف را می رسد و تحصیل آن ضروری است۔ در این مقام ذکر اسم ذات و لغی و  
اشبات بہ لحاظ معنی با توجہ قلب بسیار مفید است ذکر بے توجہ بغیر از دسوسہ نیست۔ درین جا  
حضور و توجہ بہ فوق نقد وقت می شود توحید و خودی و ذوق و شوق و نعرہ و آہ و نالہ و استغراق و  
بے خودی و نسیان ماسوی کہ عبارت از فناے قلب است متحقق می شود۔ باید دانست کہ تخلیل  
معیت او سبحانہ و تعالی از بہر آن است کہ قلب جہات سبتہ را احاطہ نماید و توجہ الی الفوق  
رو بہ انحلال آرد و برائے سیر در مدرج سوم مستح باب شود۔

ہر زمانہ نوتے جانناں رانقلابے دیگر است ہر جملے راکہ طے کردی جملے دیگر است

## مراقبات لطائف خمسہ

حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ دریں مقام بہ مراقبات خمسہ لطائف امر ارشادی نمودند کہ سالک لطیفہ قلب خود را مقابل قلب مبارک جناب رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم داشته بہ جناب الہی جل شانہ عرض کنند کہ الہی فیض تجلی افعالی کہ از لطیفہ مبارک آل سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بہ لطیفہ مبارک ابوالبشر صنی اللہ حضرت آدم علیہ السلام رسید است در لطیفہ قلب من برساں و باید کہ قلب حضرت آدم علیہ السلام و لطیفہ ہائے قلب حضرات پیراں را از اول سلسلہ مبارکہ تا آخر آں کہ وسائط فیض اندمانند شیشہائے عینک ملحوظ خاطر دارد کہ باعث از دیاد قوت بصری باشند۔ و بر ہمیں پنج مراقبہ لطیفہ روح کند و فیض تجلی صفات ثبوتیہ الہیہ را از پیر و درکار طلب نماید کہ از لطیفہ مبارکہ روح پر فتوح آل سرور دنیا و دین رحمتہ للعالمین بہ روح من برساں و بچنان در مراقبہ سرفیض تجلیات ثبوتیہ ذاتیہ الہیہ را و در مراقبہ خفی فیض تجلیات صفات سلبیہ الہیہ را طلب نماید و در مراقبہ اخفی فیض تجلیات شان جامع را طالب بود۔ و در مراقبہ ہر لطیفہ توجہ بہ حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم باید کرد تا مناسبت و التفات از آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر شود و در خاتمہ نعت عبارت حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ خواهد شد۔ اگرچہ دریں دائرہ کہ دائرہ ظلال است ولایات لطائف خمسہ بہ کمال می رسد۔ چہ اصول لطائف خمسہ از عالم امر پر و از نمودن در اصول خود اندر دائرہ ظلال فانی و مستہلک می شوند۔ لیکن بہ منتہائے کمال آل زماں می رسند کہ بہ اصول اصول کہ آل دائرہ تجلیات اسما و صفات واجبی است پیوندند و آنجا مستہلک و فانی گردند و آل در دائرہ اولی از دو وائر ولایت کبریٰ نصیب وقت خواهد شد گدائے میگردہ ام لیک وقت مستی ہیں کہ ناز ہر فلک و حکم بر ستارہ کنم

## تذییل

عارف پاک منش حضرت محمد نعیم معروف بہ مسکین شاہ حیدرآبادی خلیفہ حضرت شاہ



سعد اللہ حیدر آبادی خلیفہ مرشد عالم حضرت شاہ غلام علی دہلوی قدس اللہ اسرارہم در مجموعہ رسائل موسومہ بہ لذات مسکین لکھا کہ در سال ۱۳۱۰ ہجری در حیدر آباد بہ علیہ طبع آراستہ شدہ بہ نسبت مورد فیض در مراقبہ معیت می نویسند۔ (در رسالہ ارشاد یہ) مورد فیضان درین مراقبہ لطیفہ قالب است۔

حضرت شاہ عبدالرشید برادر کلوان جدِ این فقیر قدس اللہ اسرارہما از مدینہ طیبہ علی صلحیہما آلف الصلوة و تحیة بہ جناب مسکین تحریر نمودند۔ در رسالہ خود مورد فیض در مراقبہ معیت قالب را نوشتہ اند و رنگ لطیفہ نفس مائیل بہ بیاض تحریر نمودہ اند مگر از حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ تامل بہ ہمہ بزرگان این طریقہ درین یک دیگر کہ سلوک رسیدہ است از رؤسای آن مورد فیض در مراقبہ معیت قلب یعنی دل معلوم می شود۔ و نور لطیفہ نفس بے کیف و بہ ہمیں طور دست بہ دست ارشاد شدہ آمدہ است۔ و در طریقہ خلافت حضرت مجدد نمودن باعث تبدیل طریقہ است۔ و نامرئی اکابر۔ لہذا التماس دارد کہ اگر رسالہ خود را بہ رسالہ جدِ امجد فقیر شاہ رؤف احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہما کہ نزد آن شفیق باشد مقابلہ نمودہ ہر چه کہ خلافت آن رسالہ کہ موافق احوال حضرت مجدد است۔ موافق نمایند۔ نور علی نور و باعث استقامت طریقت است۔ انتہی حضرت مسکین بہ جواب نوشتہ اند۔ خادم در مکتوبات شریفان کہ ترزاں می دارد بہ غور مطالعہ نمودہ۔ کسے جا مورد فیض در مراقبہ معیت قلب را نہ یافت۔ و عبارت رسالہ حضرت ابو سعید صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ ہمین است۔ و علامت رسیدن قلب در دائرہ ولایت صغریٰ آن است کہ توجہ فوق متحمل شدہ اعاطہ شش بہت می فرماید و معیت بے چون حضرت حق سبحانہ تعالیٰ را بہ ادراک بے چوں محیط خود و محیط ہمہ عالم می بیند۔ ازین جا مفہوم می گردد کہ در مراقبہ معیت قلب اصل و قالب فرع و در مراقبہ معیت بالعکس۔ ہر چه بہ قلب می رسد بہ طفیل قالب می رسد پس نویی قالب را بہ شرح دہکہ از تقریر و تحریر بیرون است۔ خوبی قالب است کہ تلح الصلوة معراج المؤمنین را بر سر نہادہ و گلہ بصر گردیدہ خلعت رویت اخروی را در بر گرفتہ۔ اصل عالم کبیر ہمین است کہ بر منصہ خلافت ظہور فرمودہ۔ و عبارت رسالہ حضرت رؤف احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہمین است۔ بدانند کہ درین مقام مراقبہ معیت می کنند و ہو معکم ایما کنتم یعنی مفہوم این در لحاظ داشتہ کہ حق

سبحانہ تعالیٰ با ما است۔ معیت او بہ ہر لطیفہ ما است و بہ ہر مونس جسم مابککہ بہ ہر ذرہ از ذرات  
 جہاں متوجہ می شوند۔ و ذکر اسم ذات و لغی و اثبات بہ لحاظ معیت می کنند معیت حق خالق  
 از نفس ثابت است۔ اما علماء معیت علمی گویند و صوفیہ معیت ذاتی۔ درین تردد و تشکک باید  
 افتاد و ہمیں لحاظ باید کرد کہ حق تعالیٰ با ما است آل چہ معیت سزاوار اوست و نفس قرآنی  
 بر آل ناطق است۔ ازین عبارت مورد فیض در مراقبہ معیت قالب بلکہ تمام ممکنات مفہوم  
 می گردد۔ چرکہ معیت عام و مورد فیض خاص متصور نہ می گردد بلکہ خلوات نفس قرآنی در ضمن  
 آل معانی ظاہری گردد۔ و خادم نور لطیفہ نفس کہ با نل بہ بیاض نوشته است آل لطیفہ  
 نفس از اجزائے قالب است کہ منشا فیض آل نیز مراقبہ معیت است۔ بعد تزکیہ و تصفیہ  
 قابلیت پیدای کند کہ مورد فیض مراقبہ اقربتیت گردد و در آل زماں بہ کسبی تعلق دارد۔ و از  
 ابتداء و بہ وسط آرد۔ خادم رسالہ کہ نوشته است بنا بر مبتدیان این طریقہ پس تحریر و تقریر  
 کہ در آل واقع شدہ بہ احوال مبتدیان مناسب دانست۔ علاوہ برین خادم از پیر دستگیر  
 خود یعنی حضرت شاہ سعد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ و قدس سرہ العزیز کہ با وجود ارادہ  
 و مریدی از قطب الاقطاب و فرد الافراد حضرت غلام علی شاہ صاحب قبلہ رحمۃ  
 علیہ تریبیت یافتہ حضرت جد امجد آل عالی جناب بودند فیض مراقبہ معیت بر قالب ارشاد  
 یافتہ است من بعد ہر چہ حکم آل جناب عالی باشد بالراس و العین عمل کردہ می آید۔  
 بندہ را چہ عذر کہ بہ غیر از بندگی چارہ نہ دارد۔

چہ کند بندہ کہ گردن نہ نہند سر ماں را چہ کند گوے کہ عاجز نہ شود چو چوگاں را  
 هَذَا مَا كَتَبَهُ حَضْرَةُ الْمُسْلِكِينَ - أَنْظَرُ مَكَاتِبِيهِ فِي الْجُزْءِ الثَّالِثِ مِنْ مَجْمُوعَتِي  
 رِسَائِلِي - فَقِيرٌ مَوْلَفِ ابْنِ رِسَالَةِ عَفَى اللَّهِ عَنْهُ وَأَصْلِحَ أَحْوَالَهُ كَوَيْدٍ - كَهَ جَنَابِ  
 مُسْلِكِينَ رِسَالَةِ حَضْرَةِ شَاهِ ابْنِ سَعِيدٍ قَدَسَ سَرُّهُ رَامَطَالَعَهُ كَرَدَهُ اسْتَدْلَالَ دَفْكَرُهُ وَتَوْجِيهِ  
 خُودِ رَابِعِ قَوْلِ الْإِشْتَالِ - احاطہ شش جہت می فرماید۔ و بر قول ایشان۔ محیط خود و محیط ہم  
 عالم می بیند مصروف داشتہ است و استدلال کردہ است کہ چون معیت عام بود مورد  
 آل خاص متصور نہ می شود۔ اگر ایشان تمام عبارت حضرت شاہ ابوسعید را بہ وقت مطالعہ  
 می کرد یقیناً نصیحت حضرت شاہ عبدالرشید را قبول می کرد و زحمت استدلال نہ می  
 کشید کہ در آن ہم موفق نہ شدہ این علم شریف استدلالی نیست۔ اگر کار بہ دلیل افتد

الوان التوارط لطف را چه دلیل باشد بلکه در نفس لطافت محل وقوع آل چه گفته خواهد شد  
 این علم شریف و ہی و عطائی است که حضرت مجدد قدس سره به بیان آل نامور شده -  
 هر چه از جناب ایشان به ثبوت رسیده الحق بهما در سبت و صحیح است -

إِذَا قَالَتْ حَزَنًا مِّمَّ فَصَدَّ قَوْلَهَا فَإِنَّ الْقَوْلَ مَا قَالَتْ حَزَنًا مِّمَّ

عبارتے را کہ جناب مسکین نقل نموده اند - اول آل عبارت این است و علامت رسیدن  
 قلب در دائره ولایت صغری آن است - حضرت ایشان در اینجا تصریح قلب فرموده اند  
 و ایشان وجه ملاحظه معیت او سبحانه و تعالی با خود و با همه لطائف و با هر ذره از ذات ممکنات  
 بیان نموده اند کہ در دائره امکان توجه قلب به فوق بوده - چون قلب معیت پروردگار را  
 با همه اشیا ادراک کند توجه فوق مضمحل شده احاطه شش جهت خواهد کرد و به معیت  
 وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَا كُنْتُمْ خواهد رسید - کجا ادراک نمودن قلب شش جهت را و کجا  
 قالب را امور و فیض ساختن -

در روز روشن از نور آفتاب تمام عالم منور می باشد - حجره مسدود و المنافذ در آن  
 روز روشن از درون تیره و تاریکی می باشد - در سقف آل حجره اگر سوراخی پیدا شود - البته  
 نور آفتاب عالم تاب از آن روزن داخل خواهد شد و در ظلمت کدره حجره بمثابة میناره یا عمود  
 به نظر خواهد آمد - اگر ناظر به نوسه تا سر روزن خود را رساند و نظرش بر عالم نورانی افتد - آن  
 زمان میناره نور یا عمود نور از نظرش مخفی می شود و نیک می شناسد کہ نور آفتاب تمام اشیا را  
 منور ساخته است - ظلمت حجره از فقدان در در سبب است - ہمیں حال قلب انسان است  
 در جسد خاکی کہ از کدر و رتبهات غفلت و غفلت و ظلمت های تمام نورانیت و صفات خود را در باخته  
 به رنگ حجره مسدود و المنافذ تیره و تاریک شده - احمد و ترمذی و عالم و این هر دو آل را این صحیح گفته  
 اند و نسائی و ابن ماجه و ابن حبان از ابی هریره رضی اللہ عنہ روایت کرده اند کہ جناب  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرموده إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْبًا نَكَتَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ  
 مَوْدَاءٌ فَإِنَّ تَابَ وَتَزَعَّ وَاسْتَغْفَرَ صَقَلَ قَلْبُهُ وَإِنْ عَادَ تَرَادَتْ حَتَّى تَعْلُقَ قَلْبَهُ  
 فَذَلِكَ التَّرَانُّمُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْقُرْآنِ كَلِمَةً بَلْ سَرَّانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا  
 يَحْكُمُونَ -

چون طالب حق بر دست حق پرست پیرو مرشد حق از صدق دل توبه و استغفار

می کند و قلب را به ذکر شریف اسم پاک پروردگار جل شانہ و عم احسانہ مصروف می سازد آن رحیم مطلق غشا و ہائے غفلت پر دہائے ظلمت را یک یک کرده دور می سازد و در خلوت خانہ دل روزی از نور می کشاید۔ آن زمان سالک مینارہ یا عمود سے از نور می بیند کہ آن حضرات با قدس اللہ اسرار ہم نسخ باب می گویند۔ چون لطیفہ شریفہ بہ اصل خود می پیوند کہ آن فوق العرش در اول عالم امر است می بیند کہ این نوزنہ خلوت خانہ قلب اورا در گرفته است بلکہ تمام عالم را محیطا است۔

دیدہ بکشا و جمال یار ہیں ہر طرف ہر جا رخ دلدار ہیں مدار کار بر قلب است کہ بذریعہ است از قلب کلی کہ آن را قلب کبیر و حقیقت جامعہ انسانی گویند چنانچہ در لطائف عشرہ بیانش گزشتہ۔ لہذا اگر ابتدائے ذکر است از لطیفہ قلب است۔ اگر در نفی و اثبات ضربات اند بر قلب اند۔ اگر وضع یا زودہ اصول اند برائے استقامت قلب اند۔ ازین جا است کہ فرزندان گرامی حضرت مجدد قدس اللہ اسرار ہم از لطائف خمسہ امر بر قلب اکتفای نمودند۔

در راہِ خدا دو کعبہ آمدہ منزل یک کعبہ صورت است و یک کعبہ دل تابتوانی زیارت دہا کن! بہتر از ہزار کعبہ باشد یک دل حضرات گرام بہ صراحت نوشتہ اند کہ کار خانہ قلب در دائرہ ولایت صغری بہ اتمام می رسد چنانچہ شاہ ابوسعید نوشتہ اند علامت رسیدن قلب در دائرہ ولایت صغری آن است و حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ در مکتوب نہم می نویسند۔ اول اسم ذات باز نفی و اثبات بہ لحاظ مذکور باز محض و قوت قلبی و گاہے۔ صورت مرشد در نظر داشتن و در ہر ذکر این صورت در نظر دارند مفید تر باشد و بہ توجہ قلب گاہے مراقبہ احدیت و مراقبہ معیت و گاہے بہ لطیفہ فوقانی مراقبہ اقریبیت و گاہے مراقبہ محبت۔ این است طریقہ این فاندان۔ الخ و حضرت ایشان در رسالہ ایضاح الطریقہ ارقام نموده اند۔ بعد تمام شدن معاملہ قلب تہذیب لطیفہ نفس کہ محل آن پیش حضرت مجدد رضی اللہ عنہ پیشانی است معبود است و علم بہ تمامی مقام قلب کہ آن ولایت صغری است از باب کشف و معرفت را آسان است۔ و حضرت غلام یحیی خلیفہ اجل حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید کہ در حیات پیرو مرشد خود وفات یافتہ اند صریح تر ازین نوشتہ اند۔ لطیفہ کہ بران انتظار و رود نشیض باید کشید در دائرہ امکان و



ولایت صغری لطیفہ قلب است۔ الخ۔ تصریحات راگزاشتین و در پتے مستفادات افتادون  
یقیناً باعث اشتباہ خواهد شد۔

وآن چه کہ جناب مسکین بخت عموم معیت و خصوص مورد فرموده اند غالباً ایشان بہ  
اصول فقہ مراجعہ نہ نموده اند۔ در اصول العام الذی ارید بہ الخصوص بخت مستقل دارد۔  
قال اللہ تعالی قال لهم الناس ای نعیم بن مسعود۔ وقال جل وَعَزَّآمْ يَحْسُدُ وَاِنَّ النَّاسَ  
ای البنی صلی اللہ علیہ وسلم مع ہذا فقیر گوید آن کدہا میں وصف پروردگار راست جل شانہ کہ عموم  
نہ دارد۔ بندہ در دعای گوید۔ یا ارحم الراحمین ارحمینی۔ یا واسع المغفرۃ اخضر لی  
یا قاضی الحاجات اقض حاجتی۔ یا مصرت القلوب صرف قلبی علی طاعتک۔

اے کریمے کہ از حسرت نہ غیب گبر و ترسا و طیفہ خور داری

دوستاں را کجا کنی محسروم تو کہ باد شمتاں نظر داری

وآن چه از ارشاد مرشد خود نوشته اند پس باید دانست کہ حضرت شاہ غلام علی  
قدس سرہ بہ عمر شتاد و دو سال رحلت فرمائے خلد میں گشتہ اند۔ از کلاں سالی و از کثرت  
ذکر و فکر و مراقبہ در چند سال اخیر ضعف و کمزوری بہ غایت رودادہ بود۔ چنانچہ ارشاد  
فرمودہ اند۔ الحال ضعیف شدہ ام پیشتر در مسجد جامع شاہجہاں آباد آب تلخ حوض می خوردم  
وہ سیپارہ کلام مجیدی خواندم۔ وہ ہزار نفی و اثبات می کردم نسبت باطن چنان قوی بود کہ  
تمام مسجد بجا از نومی شد چہنیں در ہر کوچہ کہ می گز شتم۔ بر مزار عزیزے اگر می رفتم نسبتش لپت  
می گشت من خود را پست می کردم و تو واضح آن بزرگ می کردم۔ و فرمودند۔

زنا توانی خود این قدر خیر دارم کہ از رخس نہ تو انم کہ دیدہ بردارم

دریں بیا مضعف و ناتوانی چون قصد توجہ بہ طالبان حق می فرمودند این شعر می خواندند۔

ہر چند پر خستہ دل و ناتوان شدم ہر گز کہ یاد روئے تو کردم جواں شدم

و بانیہ قوت تمام توجہات می داوند کسائے کہ دریں چند سال آخری بہ خدمت ایشان رسیدہ

اند اگرچہ از آن جناب بیعت شدہ اند و در حلقا توجہ ایشان شریک شدہ اند و آن جناب

نیز بہ حال ایشان توجہات مبذول داشتہ اند۔ لیکن آن جناب ایشان را بہ خلفائے گرامی

قد خود حوالہ می نمودند۔ مثلاً حضرت شاہ ابوسعید۔ حضرت شاہ روف احمد۔ حضرت

شاہ احمد سعید۔ حضرت بشارت اللہ۔ حضرت عبد العفور خوجوی و امثالہم۔

چنانچہ پیروم شد جناب مسکین از شاہ ابو سعید تربیت یافته اند جنوری این جماعت در  
 حلقات درس کمتر شدہ اگر از ایشان در استنباط حکمے خللے واقع شود، بیچ غرابتے نیست۔  
 اگر از حضرت سعد اللہ جناب مسکین این قول نقل کردہ اند از بعض دیگر کہ از خلفائے  
 دور آخر حضرت شاہ غلام علی بودہ اند خلفائے ایشان بعض اقوال نقل کردہ اند کہ  
 وجہ محبت آن در کلام حضرات یافته نہ شد۔ واللہ اعلم۔

## درج سوم دائرہ ولایت کبریٰ

دریں درج سیر در تجلیات اسماء و صفات و شیونات  
 الہیہ دست می دہد۔ ولایت صغریٰ ولایت اولیا و دائرہ ظلال  
 بودہ کہ مقام سکر و توحید جودی است۔ در انجام مراقبہ معیت  
 می گردند کہ غایت معیت مشعر بہ اتحادی شود۔ و این ولایت  
 کبریٰ ولایت انبیا است، چہ آن بعد از ان علیہم السلام چون  
 بہ این مقام می رسیدند نبوت ایشان ظاہری شد۔ و این ولایت  
 مبادی تعینات حضرات انبیا است۔ اینجاہ نقل را اثر است نہ سکر  
 را۔ در این مقام توحید شہودی منکشف می شود، در اینجا  
 ابتداء از مراقبہ اقربیت است کہ مشعر بر انینیت می باشد  
 چہ کمال اقربیت در دوی است۔ چون بہ مقام اقربیت  
 فائز گردید قدم در شاہراہ محبت می نهند و از محبتے کہ اسماء و صفات  
 و شیونات را در آن مدخلے می باشد گزشتہ بہ محبت ذاتیہ  
 خود را می رسانند و آن زمان نفس آمادہ و لو آمہ راضیہ و  
 مطمئنہ گشتہ بر تخت صدر ارتقائی نماید۔

این تہ را بلند و پستی نہ بود خود بینی و خویشین پرستی نہ بود  
 در ہر قلمے ز نیست بینی اثرے جائے برسی کہ نام ہستی نہ بود

باید دانست کہ ولایت علیا متضمن است بر سہ دائرہ و یک قوس۔ در دائرہ اولی مراقبہ  
 اقربیت می فرمایند یعنی مفهوم کرمیہ نَحْنُ اَحْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ یعنی فیض

قوس  
مراقبہ محبت

دائرہ ثالثہ

مراقبہ محبت

دائرہ ثانیہ

مراقبہ محبت

دائرہ اولی

مراقبہ اقربیت

وارد می شود از آن ذات پاک که بسیار بزرگ جان ما قریب تر است -

دوست نزدیک تر از من به من است و بی عجب تر که من از او دورم  
چونم پاکه توان گفت که او در کنار من و من همچو درم  
و مورد فیض به اصالت لطیفه نفس است و به تبعیت لطائف خمسہ - درین جا  
لطائف خمسہ را عروج تام حاصل می شود در نصف سافل این دائره سیر در تجلیات اسماء  
وصفات زائده نصیب وقت می شود -

و در نصف عالی سیر در تجلیات شیونات و اعتبارات می باشد -

در دائره دوم و در دائره سوم و در قوس مراقبه محبت می کنند مفهوم کریمه تجلیات  
و حیوانه را در لحاظ می دارند یعنی فیض وارد می شود از آن ذات پاک که مراد دوست  
می دارد و من او را دوست می دارم - یعنی در میان من و او رشته محبت است بر لطیفه  
نفس من - مورد فیض درین دو دائره و در قوس صرف لطیفه نفس است که محل آن  
در پیشانی است -

باید دانست که دائره دوم اصل دائره اولی است - و دائره سوم اصل دائره دوم  
است و قوس اصل دائره سوم است لهذا در وقت مراقبه کردن لحاظ این امر کرده شود -  
در دائره دوم لحاظ کند که فیض وارد می شود از آن ذات پاک که در میان من و او رشته  
محبت است او مراد دوست می دارد و من او را دوست می دارم از دائره که اصل  
دائره اولی است یعنی دائره تجلیات اسماء و صفات و شیونات بر لطیفه اناس من و در  
دائره سوم لحاظ کند که از دائره که اصل الاصل و دائره تجلیات اسماء و صفات است و در  
قوس لحاظ کند که از قوس که اصل ثالث است - و در وقت مراقبه در دائره دوم و سوم و قوس  
آن است که خود را به خیال داخل در دائره یا قوس می کنند آن دائره بمنزله قرص آفتاب  
و قوس بمنزله نیم قرص آفتاب بر سالک مکتوف می شود - هر قدر که از آن قطع می شود آن  
حصه نورانی ظاهری شود و باقی مانده حصه مثل قرص آفتاب به هنگام کسوف و سبب نور  
می نماید - چون که از ابتدای ولایت کبری مورد فیض لطیفه نفس می باشد معامله فیض  
باطن به دماغ متعلق می شود - تا وقتی که معامله فیض به دماغ تعلق داشته باشد باید  
دانست که معامله ولایت کبری به انجام نه رسیده است - چون نفس مطمئنه می گردد -

و چون و چرا از احکام قضا مرتفع می شود۔ بر مقام رضا ارتقا فرموده در ایوان صدر می نشیند باید دانست که سیر ولایت کبری به اتمام رسید درین وقت شرح صدر حاصل می شود و وسعت سینه آل قدر می شود که از بیان خارج است۔ البته این قدر باید فهمید که اگر چه به قطع ولایت کبری تزکیه لطیفه نفس به حصول می پیوندد و خصائل ردائل مبدل به حسنات می گردد۔ لیکن دنارت و تلون و کبر و عنونت که ناشی از عناصر اربعه است هنوز اندفاع آل با باطل است متعذر است۔ تا وقتی که تزکیه عناصر اربعه حاصل نشود۔ در ولایت علیا که ولایت ملا را علی است تزکیه با و آب و آتش خواهد شد و در دائرة تجلیات ذاتیه در دائرة کمالات نبوت تزکیه عنصر خاک می شود۔ زیرا که لطیفه نفس بمنزله رب و لب عناصر اربعه است کما ذکرته من قبل۔ پس تزکیه نفس به تمام و کمال بعد از قطع دائرة کمالات نبوت حاصل خواهد شد حضرت عبید اللہ احمر اقدس سره فرموده انا الحق گفتن آسان است و انار دور کردن مشکل بشعر به فنائت تام لطیفه نفس است۔

تو مباش اصل کمال این است پس رود و گم شود وصال این است پس به اتمام سیر درین ولایت سیر در مظاہر اسم هو الظاهر به انتہای رسد حضرت شاه غلام علی قدس سره درین مقام به مراقبه اسم هو الظاهر از شادی فرمودند تا سالک به تمام و کمال از مظاہر این اسم شریف مستفید شود۔ و باید دانست درین ولایت تہلیل لسانی بالحاظ معنی با توجه قلب به او سبحانه بسیار مفید است۔

## مراقبه اسم الظاہر

منشأ فیض آل ذات پاک که از اسم مبارک او یک نام مبارک الظاہر است۔ و موردین لطیفه نفس مع لطائف خمسہ۔ درین مراقبه سیر در تجلیات اسم و صفات می شود بے ملاحظه ذات تعالیٰ تقدست بعد ازین مراقبه بعض حضرات به مراقبه شرح صدر امری فرمایند۔ انکما للفائدہ بیان آل کرده می شود۔

سینه خود را مقابل سینه مبارک جناب رسالت پناہی  
صلی اللہ علیہ وسلم داشته به جناب الہی عرض نماید کہ الہی

{ مراقبه شرح صدر



فیض الشرح صدر از صدر مبارک آن سرور بہ صدیقین برساں۔ سورۃ الم نشرح راتا آخر بخواند۔

## مدارج چہارم دائرۃ ولایت علیا

دائرۃ ولایت علیا  
مراقبہ محبت

ولایت علیا ولایت ملا را علی است و این ولایت یک دائرہ دارد و آن دائرہ مبادی تعینات ملائکہ کرام است علیہم السلام۔ درین مقام سیر و تجلیات اسماء و صفات الہیہ جل مجدہ می باشد کہ گاہے

بہ تجلیات ذاتیہ الہیہ ہم مشہود می گردد۔ چون سالک درین دائرہ قدم می نهد این دائرہ مانند خطوط شعاع آفتاب ظاہری شود کہ اسماء و صفات حضرت واجبی آن دائرہ را احاطہ نموده است لیکن احیانا خطوط این دائرہ ہم مشہود می شود و در کمال بے رنگی ظاہری گردد۔ رفتہ رفتہ آن خطوط شعاعی روپوش و مستتر می گردند۔ ہماں رشتہ محبت کہ در دوونیم دائرہ ولایت کبری سالک راتا بہ اوج رضا رسایندہ بود این جا ہم سالک را کشتاں کشتاں از پر دھسایہ تجلیات اسماء و صفات تا نگارخانہ تجلیات ذات می رساند۔

دیدار می شمائی و پرہیز می کنی بازار خویش و آتش ماتیزی می کنی

حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ در مکتوب نودم نوشتہ اند۔ در دائرہ دوم وغیرہ (از ولایت کبری) نگرانی توجہ بہ فوق کہ متوجہ می شد مدرک نہ می گردد کہ نفس صاحب توجہ فنا یافته نگران کہ باشد درین جا مطمئنہ بر تخت صدر ارتقائی نماید و انجذاب صدر را مدرک می شود۔ درین جا مراقبہ حضرت ذاتیہ من حیث المحبتہ یحبہم و یحبونہ تا ولایت علیا می آیند۔ تعبیر از مقامات قرب کہ مرتبہ بے چونی و تمیزیہ حاصل است و در عالم مثال مشہود می شود بہ دائرہ مناسب دیدہ اند و الا جائے کہ خداست دائرہ کجا است۔ بعد تمام شدن ولایت کبری و سیر در باہم ہوا الظاہر سیر و سلوک در ولایت علیا است کہ ولایت ملا را علی است علیہم الصلاۃ و درین ولایت کار بہ عناصر ثلاثہ سوائے عنصر خاک افتد درینجا مراقبہ ذاتیہ است کہ مستی ہوا الباطن است۔ تہلیل و صلاۃ ناقلہ ترقی می بخشد۔ الخ۔ و حضرت مولوی غلام محیی نوشتہ اند۔ و در باقی دو دائرہ و همچنین در قوس و همچنین در ولایت علیا علاقہ محبت میان ما و اسبجانہ است کہ آیہ کریمہ یحبہم و یحبونہ مشعر بہ آن است۔ الخ۔ مورد فیض درین دائرہ عناصر

ثلاثہ آب و ہوا و آتش اند۔ وسعت و تمام بدن پیدامی شود و احوال لطائف بر تمام قالب و اردوی  
شوند۔ تہلیل لسانی با توجہ قلب و فہم معنی و صلوات تطوع با طول قنوت ترقی بخشش این مقام است۔  
درین مقام از تکاب رخصت شرعی ہم خوب نیست کہ عمل بہ رخصت آدمی را بہ بشیریت می کشد و  
عمل بہ عزیمت مناسبت بہ ملکیت پیدامی کند پس ہر قدر بیشتر مناسبت بہ ملکیت حاصل شود درین  
ولایت ترقی بیشتر میسر آید چون سالک بہ عنایت پروردگار تا آخر این دائرہ سیر و سلوک را بہ ہم می  
رساند۔ دو پروردگار و بازو ہائے قوی برائے طیران عالم قدس حاصل می کند۔ یکے مظاہر اسم ہوا الظاہر  
و دیگرے مظاہر اسم ہوا الباطن کہ بہ زور قوت این دو بازو سالک از ہائے تجلیات اسما و صفات  
گزشتہ بہ سراوقات تجلیات ذات خود رامی رساند۔ باید دانست کہ در صفات واجبی ذات او  
تعالی و تقدس ملحوظ نیست۔ مثلاً در سمع و بصر و قدرت و ارادت و امثال آن لحاظ صفت می باشد۔  
و در اسما و صفاتیہ مثلاً در سمیع و بصیر و قدیر و مرید و جز آن دیگر اسما و صفاتیہ با صفت ذات او تعالی  
و تقدس نیز ملحوظ می باشد یعنی آن ذات پاک کہ سمع بہ او متعلق است یا بصر یا قدرت یا ارادت یا  
غیر آن صفتے دیگر بہ آن ذات پاک قائم است۔ پس سیر سالک در تجلیات صفات سیر و مظاہر اسم  
ہوا الظاہر است چہ او تعالی و تقدس ظاہر است بہ اسما و صفات و آیات و سیر سالک در تجلیات  
اسما و صفاتیہ سیر و مظاہر اسم ہوا الباطن است حضرت مجدد قدس سرہ نوشتہ اند۔ شروع سیر  
درین اسما نمودن قدم نہادن است در ولایت علیا۔ الخ۔ چہ ذات او تعالی در ہائے اسما و صفاتیہ  
از توہمات و تجلیات و از مشابہت معقولات و محسوسات باطن است۔ **فَهُوَ جَبَلٌ مُّجَدُّ الَّذِي  
لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ظَاهِرًا بِالْأَحَدِيَّةِ وَالتَّصَرُّفِ وَبِاطْنًا بِالصَّهْدِيَّةِ وَالتَّعْرِيفِ۔**

## مراقبہ اسم الباطن

درین دائرہ مراقبہ اسم ہوا الباطن می کنند منشأ فیض ذات بحت کہ از اسما و ایک نام پاک الباطن  
است۔ و مورد فیض عناصر ثلاثہ آب و ہوا و آتش اند ترقیات بالاصالہ نصیب این سہ عناصر  
است کہ ملائکہ کرام علیہم السلام را نیز ازین عناصر سہ گانہ نصیب است لیکن بالتبعیت  
تمام بدن بہ تمام و کمال از مظاہر این اسم شریف مستفید می شود و وسعت پیدامی کند۔  
منتهائے ولایت علیا بالاصالت مخصوص بہ ملائکہ اعلیٰ است کہ جامع جمیع دلایات است۔

حضرت مجدد قدس سرؤ به مخدوم نذادہ عالم حضرت محمد صادق قدس سرؤ نوشتہ اند این  
 موطن منتہائے ولایت کبری است کہ ولایت انبیاء است علیہم الصلوٰت و السَّلَامَات  
 چون سیرتا این جا رسا بند متوہتم شد کہ مگر کار را تمام کردہ باشد۔ نذادہ دادند کہ این ہمہ تفصیل  
 اسم الظاہر بودہ کہ یک بازوے طیران است و اسم باطن ہنوز در پیش است کہ بازوے  
 دوم است از برائے طیران عالم قدس و چوں آں را بہ تفصیل بہ انجام رسائی دو جناح از برائے  
 طیران طیار کردہ باشی۔ الخ۔ و نیز درین مکتوب نوشتہ اند۔ سیر در اسم الظاہر سیر در صفات  
 است بے آں کہ در ضمن آنہا ذات لمحوظ کردہ تعالی و تقدس و سیر در اسم الباطن نیز سیر در اسم  
 است آتا در ضمن آنہا ذات تعالی لمحوظ است و آں اسم در رنگ سیر اند کہ رو پوش حضرت  
 ذات تعالی و تقدس گشتہ مثلاً در صفة العِلْمِ ذات تعالی اصلہ لمحوظ نیست و در  
 اسم العِلْمِ لمحوظ ذات است تعالی در پس پردہ صفت زیرا کہ علیم ذاتی است کہ مر اورا  
 عِلْمِ اسْتِ قَالَ السَّيْرُ فِي الْعِلْمِ سَيْرًا فِي الْأَسْمِ الظَّاهِرِ فِي السَّيْرِ فِي الْعِلْمِ سَيْرًا فِي  
 الْأَسْمِ الْبَاطِنِ وَقَدْ عَلِيَ هَذَا سَائِرِ الصِّفَاتِ وَالْأَسْمَاءِ۔ و نیز نوشتہ اند۔  
 و منتہائے ولایت علیا عبارت از تعین اول است کہ جامع جمیع مراتب اسماء و صفات و  
 شیوں و اعتبارات است و نیز جامع است مر اصول این مراتب را و اصول اصول اینہا را  
 و منتہائے اعتبارات ذاتیہ است کہ تمایز آنہا بہ علم حصولی مناسب است۔ بعد از آں اگر  
 سیر واقع شود مناسب علم حضوری خواهد بود۔ اے فرزند اطلاق علم حصولی و علم حضوری  
 در آں حضرت جلّ شہانہ بہ اعتبار تمثیل و تنظیر است زیرا کہ صفاتے کہ وجود  
 آنہا زائد است بر وجود ذات تعالی تقدس علم آنہا مناسب علم حصولی است و  
 اعتبارات ذاتیہ کہ اصلاً زایدی آنہا بر ذات تعالی و تقدس متصور نیست علم آنہا مناسب  
 علم حضوری و لا اقلین شمتہ اِلَّا تَعْلُقُ الْعِلْمُ بِالْمَعْلُومِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّحْضَلَ مِنَ  
 الْمَعْلُومِ فِيهِ شَيْءٌ فَافْهَمُ۔ الخ۔ و نوشتہ اند۔ فَهُوَ سُنْحَانَةٌ بَعْدُ و سَاءَ  
 الْوَسْرَاءُ و سَاءَ الْوَسْرَاءُ و سَاءَ الْوَسْرَاءُ۔

ہنوز ایران استغنا بلند است      مرا فکرے رسیدن ناپسند است

# مدارجِ پُرسیم دائرہ کمالاتِ ثلاثہ

ایں دائرہ تجلیات ذاتیہ الہیہ است کہ آن را دائرہ کمالاتِ ثلاثہ نیز گویند۔ کمالاتِ نبوت و رسالت و اولوالعزم۔

## کمالاتِ نبوت

دائرہ

کمالاتِ نبوت

ازیں جا تجلیات ذات بے پردہ تجلیات اسماء و صفات شروع می شود۔ یک نقطہ ازیں مقام شکر بہتر از جمیع مقامات ولایت است۔ زہر یک نقطہ اش چون سُنبل تر شمیم وصلِ جانان می زند سر دریں دائرہ مراقبہ ذات بحت معری از ہمہ تعینات و مبری از جمیع اعتبارات کہ منشی کمالاتِ نبوت است می کنند و انتظار فیض ازاں ذات مقدسہ تعالیٰ و تقدسِ ست می کشند۔ و مورد فیض بہ اصالت لطیفہ خاک پاک است ہرچہ بہ سائر لطائف می رسد بہ تبعیت ایں لطیفہ مبارکہ می رسد۔ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ

در بہاراں کے شود سر سبز سنگ خاک شوتاگل بروید رنگ رنگ

دریں مقام حضور بے جہت و بردیقین حاصل می شود۔ بے تابی و طیش طلب و نگرانی و توجہ ہائے سابقہ زائل می شود۔ توحید و جود و شہودی در راہ می ماند۔ بے کیفیت و یاس و حرمیاں رومی نماید۔ تلاوتِ قرآن مجید بہ آداب و ادائے صلاۃ با طول و تنوت و اشتغال بہ اعلیٰ نبویہ علیٰ صاحبہا ألف صلاۃ و تحیۃ۔ دریں مقام و در مقامات فیما بعد الیٰ آخر النہایات ترقیات می بخشد۔ حضرت مجدد قدس سرہ نوشتہ اند۔ کمالاتِ جمیع ولایات چہ ولایت صغری و چہ ولایت کبری و چہ ولایت علیا ہمہ ظلال کمالاتِ مقامِ نبوت اند۔ و آن کمالاتِ شبح و مثال اند۔ حقیقت ایں کمالات را اولیٰ می گرد و کہ نقطہ کہ در ضمن ایں سیر قطع می یابد زیادہ از جمیع کمالاتِ مقام ولایت است پس قیاس باید کرد کہ جمیع ایں کمالات را چہ نسبت بود بہ جمیع کمالاتِ ما تقدم۔ در پائے محیط را نیز نسبت است بہ قطرہ دریں جا آن



ہم مفقود است۔ مگر آں کہ گویم نسبت مقام نبوت بہ مقام ولایت، همچوں نسبت غیر متناہی است بہ متناہی۔ **بِحَاجَاتِ اللَّهِ**۔ جملے ازین سر می گوید **الْوَلَايَةُ أَفْضَلُ مِنَ النَّبُوَّةِ** و دیگرے از عدم آگاہی این معاملہ در توجیہ او می گوید۔ **وَالْوَلَايَةُ النَّبِيِّ أَفْضَلُ مِنَ نُبُوَّتِهِ**۔ **كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ**۔ الخ۔

بعد از اتمام سیر در دایرہ کمالات نبوت ہر یکے از لطائف عشر و من کل وجہ **فائدہ** بجلی و مصفی شدہ باہم متحد شدہ ہیئت وحدانی پیدا می کنند۔ آن زمان نسخہ عزیز الوجود انسان کابل بہ ظہور می آید کہ متصف بہ اوصاف الہی می باشد مالک برہو و نفس خود می باشد۔ ہیچ فعل در نامرضی پروردگار از و صدور نہ می یابد و بر خود قادر می باشد کہ در ہیچ امر نسبت قدرت بہ خود نہ می کند۔ ہر چہ می کند یا می گوید از رہنمائے او سبحانہ می کند و می گوید۔  
گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

ہر چہ در مرتبہ وجوب است بہ طریق صورت در و ظہور می یابد۔ **قَالَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ نَخَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ**۔ ہر چہ در عالم امکان با شرف موجود است بہ طریق حقیقت در و موجود است کما تقدم البیان فی بیان اللطائف العشرۃ حضرت شاہ ابو سعید قدس سرہ می نویسند۔ ہیئت وحدانی عبارت از مجموع عالم خلق و عالم امر است کہ بعد تصفیہ و تزکیہ ہر کدام را ہیئتے دیگر پیدا شدہ مثلاً شخصی خواهد کہ مجموعے از ادویہ چند مختلف التاثیر درست سازد۔ اول ہر یک از ان ادویہ را جدا جدا کوفتہ بخنتہ می نهد من بعد ہمہ ادویہ را در قوالم قندی یا غسل جمع می سازد۔ ادویہ مذکورہ ہیئتے دیگر و خواص دیگر پیدا کردہ همچون نام می یابد۔ همچنان لطائف عشرۃ سالک یک ہیئت پیدا کردہ الخ باید دانست کہ از کمالات رسالت تا آخر سلوک مورد فیض ہیئت وحدانی سالک است۔ حضرت مجدد قدس سرہ نوشتہ اند۔ این معاملہ مخصوص بہ ہیئت وحدانی انسانی است کہ از مجموع عالم خلق و عالم امر ناشی گشتہ است مع ذلک درین موطن نیز رئیس ہمہ عنصراک است الخ۔ و منشأ فیض کما تقدم ذات بحت است درین موطن مدار ترقی بر فضل و کرم پروردگار است۔ تا یار کرا خواهد و میباش بہ کہ باشد۔ تلاوت و تترآن مجید و مطالعہ احادیث مبارکہ و نماز با نیاز خواندہ می رساند۔ اعمال صالحہ اگرچہ برائے ترقی درجات و سائل اند لیکن درون سہر اوقات عظمت و کبریائی یارائے دخول نہ دارند۔ البتہ اگر با کلمہ تہلیل محمد رسول اللہ

ضمیمہ نمایندہ اور اول و آخر ذکر شریف اسم مبارک جناب محبوب کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کنند  
چند بار بہ توجہ و اخلاص درود شریف بخوانند ابواب ترقیات مفتوح می شوند و بہ بارگاہ قدس  
راہ پیدا می کنند روی الترفندی عن عمر رضی اللہ عنہ اِنَّهٗ قَالَ اِنَّ الدَّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ  
السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّىٰ تَصْلِيَ عَلٰی نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عملہا را بہ حضرت رابطہ اوست اگر مقبول گردد واسطہ اوست

## کمالات رسالت

دائرة

کمالات رسالت

این دائرة دوم است از سیر تجلیات ذاتیہ الہیہ و انمییہ ورود  
فیض از ذات بحت کہ منشی کمالات رسالت است بر ہیئت حدائی  
سالک می باشد درین مقام در تفکر و حزن اضافہ می شود۔ و بہتر و کان  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دَ اِنَّ الْحَزْنَ مَتَوَاصِلَ الْفِكْرِ بِظَهْرِ مِی آید۔ این آں ماه  
تفکر است کہ از آسمان ولایت طلوع نموده۔ و این آں مہر حزن است کہ از سپہر نبوت  
سر بر آورده قَطُوبِيْ مِّنْ اَبْتَلِيْ بِهٖ تَشْرَطُوْبِيْ لَهٗ تَشْرَطُوْبِيْ لَهٗ و این بے رنگیہا و بے  
لطافتہا تا آخر سلوک نقد وقت سالک می باشد۔

دل درو ترا بہ جان مداوانہ کند در عشق تو جان زخم محابانہ کند  
مارا ز غمت بکس نہ گویم۔ اگر بوسے جگر سوخته رسوا نہ کند

## کمالات اولو العزم

دائرة

کمالات اولو العزم

این دائرة سوم است از سیر تجلیات ذاتیہ الہیہ و انمییہ۔  
ورود فیض از ذات بحت کہ منشی کمالات اولو العزم است بر ہیئت  
و حدائی سالک می باشد۔ درین مقامات اسرار مقطعات قرآنی منکشف می شوند۔  
بحکام شرائع و اخبار غیب از وجود حق سبحانہ و تعالیٰ و از صفات او۔ و معاملہ قبر و نشر و حشر و  
دوزخ و بہشت و جمیع ما اخبار بہ الصادق الامین صلی اللہ علیہ وسلم بدیہی و عین الیقین می گردد۔

وجود حق سبحانه و تعالیٰ بہ مثل آئینہ و وجود اشیا مثل صور مرتبہ در آئینہ می باشد لیکن باید نسبت  
 کہ صور اشیا در وہم و خیال می باشد و وجود آئینہ فی الواقع - قاعدہ در آئینہ صور و اشکال  
 اول محسوس می شوند و احساس آئینہ فی ما بعد می باشد لیکن این با قضیہ برعکس است - اول  
 وجود آئینہ مرئی می شود و باز چون بہ دقیق نظر دیدہ شود صور اشیا بہ نظر می آیند - لہذا وجود حضرت  
 حق بدیہی می شود و وجود ممکنات نظری - عجب تر معاملہ بشنوید کہ با وجود علو و بساطت و  
 بزرگی ہائے این مقامات ثلاثہ وقتے کہ انکشاف تام درین جا حاصل می گردد معلوم می شود کہ  
 از ابتدائے سلوک این مقام مقابل نظر بود - و حیرت می افزاید کہ با وجود محاذی بودن این  
 مقام و اقربیت آن چہ درین تمام مدت بہ نظر نہ می آمد - چہ ادا دیدہ ہا را نہ می کشادیم و چہ ادر  
 کو چہائے لطائف عالم امر مقصود را می جستیم -

در دیدہ عیاں تو بودی و من غافل      در سینہ نہاں تو بودی و من غافل  
 از جملہ جہاں ترا می جستم      خود جملہ جہاں تو بودی و من غافل  
 از کمال بزرگی و لطافت این موطن صاحب این مقامات خود را از نسبت بالکلیہ حشالی  
 می بیند و بیخ فیض و برکت در خود مشاہدہ نہ می کند - ازین جا است کہ حضرت مجددتدیس سرہ  
 از مقام سرزودہ اند - درین مقام نزدیک است کہ نزدیکان دوری جویند و اصلاح را ہجور  
 پویند -

در طاعت حق بکوش و با صبر بساز      گر فیض جمال لم یزل می خواہی

## مدارج ششم حقائق الہیہ حل مجددہ

محققان فرمودہ اند حقائق الہیہ نسبت بہ کمالات ثلاثہ امواج اند - شاہ ابو سعید می نویسد  
 معنی این سخن آن باشد کہ چون در کمالات ظہور تجلیات ذاتی دائمی است لاجرم ہر نسبتے کہ  
 فوقانی است خارج از مرتبہ ذات نہ می تواند شد پس اطلاق لفظ امواج درست آمد و آن چہ  
 در ادراک این ناقص العقل آمدہ است در نسبت حقائق چیز با ظہور می کند کہ در نسبت  
 کمالات آن ظہور نیست مثلاً در حقیقت کعبہ معظمہ ظہور عظمت و کبریائی و مسجودیت ممکنات  
 را بہ نحو ظہور می فرماید کہ عقل در ادراک آن رنگ و عاجز می ماند - الخ -

بہ طراز دامن نازاد چہ ز خاکساری رسد نزد آں شرہ بہ بلندی کہ ز گرد مژدہ عارسد

## حقیقتِ کعبہ ربّانی

دائرہ  
حقیقتِ کعبہ ربّانی

این دائرہ اول است از حقائق الہیہ - دریں جا فیض وارد می شود از ذات بحت کہ مسجود جمیع ممکنات و منشی حقیقت کعبہ معظمہ است برہیت و خدائی سالک -

باید دانست کعبہ ربّانی را صورتی است و حقیقتی است - و ظاہر است کہ در صورت حقیقت مناسبتی باشد مثلاً ظل را مناسبتی است بہ اصل صورت چہ صورت منظر اسرار حقیقت است و ظل بہ صورت اصل جلوہ می دہد - حقیقت کعبہ از عالم بے چون است و مسجود کل ممکنات است - چون صورت او در عالم چوں جلوہ نمود حکم سجده بہ آں جهت شد - چہ او منظر حقیقت خود می باشد کہ عبارت از مسجودیت حضرت ذات است تعالیٰ و تقدست کہ در ہر مقام مسجود و معبود است -

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَوَجَّهُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَّاسِعٌ عَلِيْمٌ -

## حقیقتِ قرآن کریم

دائرہ  
حقیقتِ قرآن کریم

این دائرہ دوم است از حقائق الہیہ - دریں جا فیض وارد می شود از ذات بحت کہ مبدأ وسعت بے چون و منشی حقیقت قرآن است برہیت و خدائی سالک -

دریں مقام بواطن کلام پاک ظاہری گردد - ہر حرف دریاے بے کراں و موصل کعبہ حقیقتی می باشد - زبان تلاوت کننده حکم شجرہ موسوی پیدا می کند و برائے تلاوت تمام قالب بمنزلہ زبان می گردد - انکشاف انوار قرآن مجید در باطن عارف ثقل و گرائی می آرد و حقیقت اِنَّا سَنُلْقِيْكَ عَلَيْنَا قَوْلًا ثَقِيْلًا را واضح می نماید -



## حقیقتِ صلاۃ

دائرہ

حقیقتِ صلاۃ

ابن دائرہ سوہم است از حقائق الہیہ۔ درین جا فیض دارد می شود  
از ذات بحت کہ کمال وسعت بے چونی دارد و منشی حقیقت صلاۃ  
است بر ہیئت وحدانی سالک۔ در نماز ابواب احسان می کشانید و  
غایت قرب بے نشان حاصل می شود کہ اقرب قایکون العبد من الرب بیان آن  
می کند۔ نماز است کہ معراج مومن آمده۔ نماز است کہ چہرہ مطلوب را می نماید و عاشق را بہ  
معشوق می رساند۔ نماز است کہ لذت بخش عکساران است و راحت دہ مشتاقان۔ ارحمن  
یا بلا ل رمزے است از ان و خیرة عینی فی الصلاۃ بیانے است از ان۔  
گر تو خواهی در دو عالم زندگی ! بندگی کن بندگی کن بندگی  
کار کن تا مزد یابی بر مزید کار ترا از بہر این کار آفرید  
سالک کہ از حقیقت صلاۃ حظے گرفته چون برائے تکبیر تحریمہ ہر دو دست می بردارد گویا  
کہ از ہر دو عالم دست می افشانند۔ از نشأت دینی بر آمدہ در نشأت اخروی می در آید۔ در  
حضور حضرت بے چون خود را می یا بد و بہ عرض نیاز مصروف می شود از خشوع استادہ می ماند  
و از تجر بہ رکوع می رود و گاہے از فرط شوق سر بہ زمین می نہد۔  
سر در قدمش بردن ہر بار چہ خوش باشد از دل خود گفتن با بار چہ خوش باشد  
باید دانست در حقائق الہیہ تا آخر این دائرہ سالک را سیر قدمی حاصل است و از ان پس  
کہ دائرہ معبودیت صرفہ است نصیب سالک سیر نظری است۔  
در مکتوبے حضرت مجدد قدس سرہ می نویسند۔ تیبہہ۔ آں چہ بالا گزشتہ است  
کہ وصول نظری بالاصالت نصیب حضرت غلیل است و وصول قدمی بالاصالت نصیب  
حضرت حبیب علی نبینا و علیہ الصلاۃ والسلام نہ بہ آں معنی است کہ آں جاش ہر دو  
مشاہدہ است و یا قدم را آں جا گنجائش است۔ آں جا مورا گنجائش نیست قدم چہ باشد  
بلکہ در ان جا وصولے است مجہول کیفیت۔ اگر در صورت مثالیہ بہ نظر تسمیم گشت  
وصول نظری می گویند۔ و اگر بہ قدم۔ وصول قدمی۔ و الا نظر و قدم از ان حضرت حبیب  
شانہ ہر دو والد و حیراں۔ انتہی۔

آنها کہ زمعبود و خبیر یافته اند از جمله کائنات سر تا پسته اند  
در یوزہ بھی کنم ز مرداں نظرے مرداں ہمہ شرب از نظر یافته اند

## معبودیتِ صرفہ

این دائرہ چہارم و منزل آخر از حقائق الہیہ است۔ این جانیض  
وارد می شود از ذات بحت کہ معبود صرف است بر ہیئت و عدالی سائلک۔  
این جاسیر نظری است ہر قدر تو اند سیر کند۔

دائرہ  
معبودیتِ صرفہ

ما تماش کنناں کوتاہ دست تو درخت بلند بالائی  
احتمالے دارد کہ در معراج شریف چون آل سرور عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم بہ منتہا سے  
مدارجِ قرب رسید و خطابِ قیف یا فحمدُ قان سربک یصلی صدور یافت آل وقفہ برائے  
توقف سیر قدمی امتیاں باشد کہ بالاتر از ان برائے ایشاں جائے قدم نہادن نہ ماندہ۔  
آنجا کہ عقاب سرنگوں خواہد بود بالے بنگر کہ خچدہ چون خواہد بود

## مدارج مہتمم حقائق انبیاء علی صاحبہا السلام

حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ در ایضاح الطریقہ نوشتہ اند۔ بدان کہ نزد حضرت مجدد  
رضی اللہ عنہ اول تعینِ حقیقی است و مرکزِ آن تعینِ حب بہ اعتبارِ محبوبیت و محبت ممتزجین حقیقت  
محمدری و تعینِ جسمی آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم است و بہ اعتبارِ محبت صرفہ حقیقت موسوی  
است علیہ السلام و محیطِ آن مرکز کہ مثل دائرہ است در صورت مثالی خلقت است آل حقیقت  
ابراہیمی است علیہ السلام۔ الخ۔

## حقیقتِ ابراہیمی علی صاحبہا السلام

دائرہ  
حقیقتِ ابراہیمی

این اول دائرہ است از حقائق انبیاء علیہم السلام کہ آل دائرہ خلقت  
اعلیٰ۔ مقام کثیر البرکات و از بس شگرت است۔ در پنجا فیض وارد می شود

از ذات بخت کہ با خود انس و موافقت دارد و نشی حقیقت ابراهیمی است بر ہیبت و عدلی سالک  
درین مقام انس خاص و خلوت با اختصاص به حضرت ذات پیدای شود۔ کمال فضل و کرم و بندہ نواز  
ہرگز خواهند بہ این مقام مشرف می سازند و بہ ذوق یارانہ و کیفیت خیلانہ ہرگز خواهند فرزازی  
نمایند۔ لَکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَن یَّشَاءُ۔

این سعادت بہ زور بازو نیست تا نہ بخشہ خدائے بخشندہ !

حضرات انبیاء علیہم السلام درین مقام تابع حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اند چنانچہ  
اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِیْفًا اُنشأت است بہ آن۔ کثرت صلاۃ ابراہیمی کہ در نمازی خوانند  
اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرٰهٖمَ  
وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرٰهٖمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مُّجِیْدٌ درین مقام ترقی می بخشند۔

## حقیقت موسوی علی صاحبہا السلام

دائرہ

حقیقت موسوی

این دائرہ دوم است از حقائق انبیاء علیہم السلام کہ آل دائرہ محبت  
صرفہ است۔ درین جا فیض وارد می شود از ذات بخت کہ محبوب خود است  
و نشی حقیقت موسوی است بر ہیبت و عدلی سالک۔

درین مقام با وجود ظہور محبت شان استغنا و بے نیازی نیز ظہور می فرماید و ہمیں معلوم  
می شود آنچه از حضرت موسی کلیم اللہ علیہ السلام بعض کلمات جرات آمیز صدور یافته۔ در و کلمی  
اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ  
مُحَمَّدًا عَلٰی کُلِّیْکُمْ مُوسٰی وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ۔

## حقیقت محمدی علی صاحبہا الصلاۃ والسلام

دائرہ

حقیقت محمدی

این دائرہ سوم است از حقائق انبیاء علیہم السلام کہ آل دائرہ  
محبت ممتاز جبہ با محبت بیت است۔ درین جا فیض وارد می شود از ذات  
بخت کہ محبوب و محبوب خود است و نشی حقیقت محمدی است بر ہیبت و عدلی سالک۔

دویم در اسم شریف محمد صلی اللہ علیہ وسلم گویا اشارہ بہ محبت و محبوبیت می کنند کہ عبارت  
ازین مقام است و بعد از دویم لفظ حمد می ماند کہ بمعنی منتهی و پایاں است فهو صلی اللہ  
علیہ وسلم حمد و امد فی المحبۃ و المحبوبة۔ و ما احسن صنیع سیدنا لحنان رضی اللہ  
عنه فی اخراج اسمہ الشریف من اسم محمود و حیث یقول۔

و شق له من اسمہ لیجله فذوالعرش محمود و هذا محمد

درین مقام بالخصوص این درود شریف ترقیات می بخشد اللهم صل علی سیدنا محمد و  
آله و اصحابه افضل صلواتک عدد معلوماتک و بارک و سلم۔

## حقیقت احمدی علی صاحبها الصلاة والسلام

دائرة

حقیقت احمدی

این دائرة چهارم است از حقائق انبیاء علیهم السلام کہ آن دائرة  
محبوبیت صرفه است و درین جا فیض وارد می شود از ذات بخت کہ  
محبوب خود است و منشی حقیقت احمدی است بر ہیئت وحدانی

سالک۔ درود شریف آلف الذکر موجب ترقیات می باشد۔ میم کہ در اسم شریف احمد  
است اشارہ بہ مقام محبوبیت می کند و بعد از میم لفظ احمدی ماند کہ آن بمعنی فرد است  
ای المحبوب صلی اللہ علیہ وسلم۔ فرد فی العبودیة و المحبوبة حضرت فرید الدین عطار  
قدس سره اشارہ بہ این معنی چه خوش دُر بر سفته جزاه اللہ خیر الجزار۔

اگر چه صورت او آمد از پس  
به معنی او پدر۔ آدم پسرید  
اگر ممتبول گردد واسطه اوست  
ولیکن در حقیقت احمدش خواں  
کہ تا نامش بدان در حقیقت  
نبی را در عبودیت یکے دان  
نبی در بندگی بے مثل و همتا است  
نه دانی و تدر و جہ مصطفارا

به معنی بدم مقدم بر همه کس  
به صورت آدم او را اگر پدر بد  
عملها را به حضرت رابطه اوست  
محمد در شریعت نام او دان  
بیفکن میم احمد از طریقت  
خدا را در الهیت احد خواں  
چو حق اندر خدائی فرود انا است  
یقین دان تا که شناسی خدا را



تو اور اچو بدانستی تمام است ترا کار دو عالم با نظام است  
 حضرت شاہ ابو سعید قدس سرہ نوشتہ اند کہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ در جائے تحقیق  
 فرمودہ اند کہ حقیقت کعبہ معظمہ بعینہ حقیقت احمدی است یعنی این سخن در فہم قاصر نہ می  
 آمد چه حقیقت کعبہ در حقائق الہیہ است و حقیقت احمدی در حقائق انبیاء است پس چه  
 طور یک حقیقت باشد روزے در حقیقت احمدی متوجہ بودم ناگہاں دیدم کہ ظہور حقیقت  
 کعبہ معظمہ واقع شد و نداد و داد اند کہ عظمت و کبریائی ہم خاصہ محبوب است و محبوبیت و  
 مسجودیت ہر دو از شیونات آل حضرت است پس در سخن صاحب الطریقہ جائے ریب و  
 تردید نیست۔ الخ۔ فقیر گوید آنچه حضرتیں قدس اللہ امرارہا فرمودہ اند قطعاً درست و صواب  
 است کما سیاتی بیانہ فی الدائرۃ الآتیہ۔

## حُبِّ صِرْفِ ذَاتِیہ

دائرہ  
 حُبِّ صِرْفِ ذَاتِیہ

این دائرہ پنجم است از حقائق انبیاء علیہم السلام و از مقامات مخصوصہ  
 حضرت محبوب رب العالمین است صلی اللہ علیہ وسلم۔ دریں جاہ نیز  
 وارد می شود از ذات بحت کہ نشی دائرہ حُبِّ صِرْفِ ذَاتِیہ است بر مہیت  
 وحدانی سالک۔ بہ سبب قرب این مقام بہ حضرت اطلاق علو و بلوغی از لوازم اوست۔  
 عنقا شکار کس نہ شود دام باز چیں کاینجا ہمیشہ باد بدست است دام را  
 نزو دام الطریقہ حضرت مجدد قدس سرہ تعین اول کہ حضرت لا تعین را شدہ آن تعین  
 حُبِّ است کماورد فی الحدیث القدسی کُنْتُ کُنْتُ کُنْتُ حَفِیًّا فَاحْبَبْتُ اَنْ اَعْرِفَ  
 فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِاَعْرِفَ و ہاں تعین اول حقیقت جناب محبوب کبریا است صلی اللہ  
 علیہ وسلم۔ علامہ قسطلانی و علی قاری و دیگر اکابر گفتہ اند۔ از احادیث صحیحہ این مضمون ثابت  
 است کہ حق تعالی بہ حبیب خود خطاب کردہ گفتہ۔ اگر تونہ می بودی آسمانہا را پیدا نہ کردی  
 و خدای خود را بہ ظہور نہ آوردی پس معلوم شد مہد اخلقت وجود با جود آن سرور عالمیان است  
 اول نور پاک آن جناب بہ ظہور رسید و از ان نور بہ ظہور عرش و کرسی و لوح و قلم و آسمانہا و  
 زمینہا و ملائک جن و انس و تمام کائنات بہ وجود آمدند۔ چنانچہ ارشاد شدہ کُنْتُ

نیبا و آدم بین الروح والجسد۔ آن جناب بدرجہ اتم منظر صفات حضرت احدیت گردید۔  
 از ظہور کمال در مخلوقی شدہ فی الحقیقت آن کمال از کمالات محبوب کبریا است۔ از ظہور  
 ہماں نور حضرت آدم علیہ السلام مسجود ملائک گشت و از تجلیات ہماں نور کعبہ معظمہ مسجود  
 خلاق گشت۔ **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ أَفْضَلُ  
 صَلَوَاتِكَ عَدَدَ مَعْلُومَاتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ** در حقائق انبیاء علیہم السلام تا آخر این مقام  
 برائے سالک سیر قدمی تجویز فرمودہ اند و بعد از این جائے قدم نہادن نیست۔

## لا تعین و حضرت اطلاق حل مجرہ

دائرہ  
 لا تعین و حضرت اطلاق  
 حل مجرہ

دائرہ ششم و آخر دائرہ از دو اتر حقائق انبیاء علیہم السلام دائرہ  
 لا تعین است۔ دریں جانبیض وارد می شود از ذات بحت کہ مبری و  
 منزہ است از تعینات، بر ہیئت وحدانی سالک۔ دریں مقام  
 قدم بے چارہ عاجز و لنگ ماندہ و نظر حیران و سرگردان گشتہ۔

لے زردت خستگان را بودی در آن مدہ  
 یاد تو مر عاشقان را راحت جان آمدہ  
 صد ہزاران چو موسی ہست در ہر گوشہ  
 ز تبارنی گوشہ دیدار جویاں آمدہ  
 سینہا بنیم ز سوز ہجر تو بریاں شدہ  
 دید ما بنیم ز درد عشق گریاں آمدہ  
 این جا سیر نظری تجویز فرمودہ اند لیکن بارگاہ عظمت کبریا نظر بیچارہ حیران و سرگردان ماندہ۔  
 بہ گوش ہوش بشنو صدائے لن ترالی را  
 کجا طاقت مکانی را کہ بنید لامکانی را

اندر این موطن مقدسہ تجویز سیر قدمی و سیر نظری نہ باین معنی است کہ در آنجا نفوذ و شہود است  
 بلکہ بہ این معنی است کہ اگر آن مراتب لامکانی را بہ مقامات مکانی در صوت مثالیہ ترسم آرزو  
 آن سیر را تعبیر بہ سیر قدمی یا سیر نظری خواہند کرد۔ کما تر بیانہ۔

باید دانست کہ ہر دائرہ کیفیات خاصہ دارد و آن عبارت از قرب بہ نہایت کیفیات خاصہ است  
 بے نہایت بیچ صوت نہایت نہ دارد، و آنچه بہ انتہائے ارہ گویند یا اعتبار احوال سالک گویند یعنی حل  
 کہ سالک در آن موطن بود بہ تمام رسیدگان را اندرین موطن غیر از وجدان نصیب نیست، کم کہ است کہ  
 یکشف عیا ممتاز شدہ این است بیان مختصر از سلوک حضرات نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ امرار ہم  
 رمزہ ز مقامات نہایات طیور  
 گفتیم بہ تو گر ہم کنی منطق طیر

## تتمہ در بیان بعض دوائر

باید دانست کہ این راہ سلوک از بس مرتب و مستقیم است کہ سالک را بتوفیق اللہ  
 و قوت بہ اقرب وقت و بہ احسن وجہ تام مقصود می رساند۔ مثالش آن را ہے می تواند شد  
 کہ بہ خط مستقیم در زروع و صحاری و غابات و جبال واقع شود کہ نہ بیخ و تخم دارد و نہ  
 مزلات و معاثر۔ کہے کہ بر چنین شارع طویل سفر می کند ضروری است کہ بس مناظر  
 غلابہ و اشیا کثیرہ بہ یکین و بسیار خود خواهد دید۔ ہمیں حال سالک است کہ بہ یکین و بسیار  
 این راہ در امواج بحر نور مقامات کثیرہ و نشانات عجیبہ خواهد دید۔ سالک ہوشیار ہمان است  
 کہ در پس تحقیق و تفتیش آن مقامات خود را نہ اندازد۔ چہ اسماء و صفات جل سلطانہ  
 نہایتی نہ دارد کہ بعد از فتح آنہا بہ مقصد اسنی تواند رسید چنانچہ در اول بیان  
 مراقبات قدرے ازین بیان گزشتہ حضرت شاہ ابوسعید در رسالہ خود تذکرہ سے مقامات  
 کردہ اند و محل وقوع آن نیز بیان کردہ اند **وَإِلَيْكَ بِمَا قَالَهٖ بِالْإِحْتِصَاسِ**۔

**ع** دائرہ سیف قاطع کہ در محاذی ولایت کبری واقع است۔ سیف قاطع ازاں  
 گویند کہ چوں سالک در اں دائرہ قدم می نہد مانند مسیر بزمندہ ہستی سالک را نیست و نابودی کند  
**ع** دائرہ قیومیت ناشی از دائرہ کمالات اولوالعزم است۔ چہ منصب قیومیت  
 متعلق بہ انبیائے اولوالعزم بودہ است۔ چونکہ علمائے امت مرحومہ بہ منزلہ انبیائے  
 بنی اسرائیل اند اگر در بنی اسرائیل جماعات انبیا بودہ اند انبیائے اولوالعزم نیز گزشتہ  
 اند۔ خدمت انبیا بنی اسرائیل بہ علماء و اولیائے این امت مفوض شدہ است چنانچہ  
**بِإِذْنِ رَبِّهِمْ وَأَوْتَادِ قَطْبِ وَغُوثِ قِيَوْمِ رَاطِبُورِ شَدِيدِ**۔ **وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَّشَاءُ**۔

**ع** دائرہ حقیقت صوم در محاذات دائرہ حقیقت شکر آن کریم واقع است۔  
 باید دانست کہ اصل مقصود از سلوک تہذیب اخلاق و دوام توجہ بہ مبداء فیاض است  
 کہ بہ پائے استقامت و مثابرتہ بروجہ عاجزی و نیاز مندی و اخلاص نقد وقت می  
 تواند شد **رَزَقْنِي اللّٰهُ وَاِيَّاكَ صِدْقَ الْعَمَلِ وَاِخْلَاصَ الْبَيْتِ وَالتَّوْفِيقَ**  
**لِمَرْضَاتِهِ**۔ از کریمان کار ہا دشوار نیست

لے زاہد خود ہیں کہ نئی محرم راز  
چندیں بہ نماز روزہ خویش مناز  
کارت ز نیازی کشاید نہ نماز  
باز بچہ بود نماز بے صدق و نیاز

## خاتمہ در بیان بعض فوائد

**طریقہ بیعت**۔ بیعت بہ معنی عہد کردن و استوار بودن بران است۔ چون طالب برائے استفادہ نزد شیخے بیاید۔ شیخ را باید اول امتحان او کند۔ صدق و اخلاص اور البسجد۔ عجز خود ظاہر نماید و معذرت کند۔ اگر بفہم کہ طالب صادق الارادہ مخلص النیہ است فتبول فرماید و اگر امر بہ استخارہ کند بہتر است۔ چون قصد بیعت نماید طالب را پیش خود دو زانو بنشانند۔ دست اورا گرفتہ توبہ بدہد و بہ استغفار خواندن امر کنند و معنی استغفار را بفہماند و کلمہ توحید و کلمہ شہادت و کلمہ ایمان را بخواند و طالب نیز بخواند۔ معنی کلمہ ایمان را بیان فرماید اقرار گیرد کہ ارکان اسلام را بجا آرد۔ در ادائے فرائض و واجبات ہرگز کوتاہی نہ کند۔ از حرام و مکروہ تحریمی خود را دور دارد۔ اکتفا از توبہ بریں قدر نماید و تفصیل را حوالہ بہ مرور ایام نماید۔ و باز تلقین ذکر شریف نماید و التجاہ بہ بارگاہے نیاز رب العزت کند کہ او سبحانہ و تعالیٰ بہ کمال مرحمت خود اورا و توبہ اورا قبول فرماید و ابواب رحمت بروے بکشاید و باز توجہ بہ حال طالب مرعی وارد تا لطائف شریفیہ او بہ اسم پاک پروردگار ذکر گویا گردند۔

**طریقہ توجہ بہ طالب**۔ شیخ را باید ہنگام توجہ نمودن متوجہ بہ پیران کبار باشد و بہ واسطہ ایشان از جناب الہی طلبکار فتح باب شود۔ حضرات مشائخ ماقدم اللہ اسرار ہمہ و افاض علینا من برکاتہم بہ وقت توجہ طالبان گاہے خود را بہ صورت مرشد خود تصور نمودہ توجہ می نمایند۔ و گاہے خود را از میان برداشتہ و بہ جائے خود از ائمہ طریقت کسے تصور کردہ القائے نسبت شریفی فرمایند۔ مثلاً خود را بہ جائے حضرت مشکل کشا شہید نقشبندی یا حضرت عبید اللہ احرار یا حضرت مجدد یا حضرت جان جانان مظہر شہید قدس اللہ اسرار ہمہ دانستہ القائے نسبت شریفی نمایند و خود را بیش از واسطہ تصور نہ می کنند۔ در عین توجہ متضرع و ملتی بہ حضرت مبداء فیاض گشتہ عرض نماید کہ در تمتع و اخذ فیوض و برکات ماہر دورا شریک ہمدیگر گردان۔ اگر مرید حاضر نہ باشد صورت مثالی اورا پیش خود نشانندہ توجہ فرمایند



فرمود: اندک توجہ تا آن وقت فرمایند کہ ذکر شریف در لطیفہ طالب سرایت کند کہ بہ قدر صد  
انفاس یا کم و بیش ازاں می باشد۔

**طریقہ دریافت نمودن احوال لطائف۔** طریقہ دریافت نمودن اثر ذکر  
شریف در لطیفہ طالب آن است کہ متوجہ بہ ہماں لطیفہ شریفہ خود شود اگر غلبہ ذکر و استیلا  
آن در لطیفہ خود محسوس کند بدانکہ توجہ اثر نموده است و ذکر شریف در لطیفہ طالب  
سرایت کردہ است و شکر بیوردگار بجا آرد۔

احسان ترا شمار نہ تو انعم کرد یک شکر تو از ہزار نہ تو انعم کرد  
و نیز برائے کشف احوال باطن چشم سالک القائے توجہ می نمایند۔ این عاجز  
گوید احیانا حضرت پیر و مرشد برحق قدس سرہ متوجہ بہ چہمان سالک می شدند چون نظر فیض  
اثر ایشان بر چشم سالک می افتاد آن بے چارہ تاب دیدیناوردہ چون مرغ بسمل می طپید و گسائے  
کہ صاحب طرف و استعداد می بودند از شدت اثر می لرزیدند۔

بکدام آئینہ مانی کہ ازین و ازان فاعلی تو نگاہ دیدہ بسملی مشروداکن و بہ کفن در آ  
**طریقہ دریافت نمودن کیفیت باطن۔** باید کہ اول خود را از نسبت متکیفہ  
خود خالی سازد۔ باز بہ صفت علمی او تعالی بہ تصریح نام متوجہ شود و عرض نماید اے علیم و اے  
خبیر از کیفیت باطن این شخص مطلع گرداں۔ تکرار این ہر دو اہم از زبان در طریقہ حضرات  
مانیست حضرت مجدد قدس سرہ نوشتہ اند۔ طریق ماطرق دعوت اسمانیست اکابر این  
طریقیت استہلاک در مستائے این اسما اختیار فرمودہ اند۔ الخ۔ ہمہ تن متوجہ بہ صفت  
علمی پروردگار شود۔ چون فیض صفت مذکورہ فائض شود۔ متوجہ بہ باطن آن شخص شود۔ آن  
نہاں ہر چہ از احوال و آثار در باطن خود مشاہدہ کند آن را عکس شخص مقابل داند ظہور صفت و  
قبض و ظلمت و انقباض دلیل صفت و مجور آن شخص است۔ نور و سرور و اطمینان و جمعیت و  
انسیاط آثار صلاح و تقوی است۔ از اہل چہشت حرارت و گرمی و شوق و از اصحاب قادریہ صفا و  
لمعان و انار باب نقشبندیہ بے خودی و اطمینان مد رک می شود احوال سہروردیہ مشابہ  
بہ احوال نقشبندیہ است۔ و از مجددیوں از اصحاب ولایت صغری بر لطیفہ قلب ذوق و  
شوق و حرارت و محبت رومی نماید و از اصحاب ولایت کبری بر لطیفہ نفس اطمینان و استہلاک  
اصحلال ظاہری شود بلکہ تمام بدن را در می گیرد و در دیگر مقامات لطافت و بے رنگی و وسعت

بہ جمیع لطائف محیط می شود کہ از ادراک آن نزدیک است کہ نزدیکان دور باشند تا بہ دوراں چہ رسد فیض نسبت اہل اللہ مثل نور خورشید کہ از روزے می تابد یا مثل ابر محیط یا شبنم لطیف ظاہری شود۔

**طریقہ اشرف بر خواطر۔** برائے اشرف بر خاطر کسی باید کہ اول خود را از جمیع خطرات پاک کند چون در ساحت سینہ اثرے ہم از آثار خطرات نہ ماند متوجہ بہ آن شخص شود۔ آن زمان ہر چہ از خیر و شر در خاطر ظہور نماید عکس آن شخص داند۔ شرط اعظم بر اشرف خواطر۔ نفی خواطر خود است ہر کہ بر اں قادر است اورا این ملکہ حاصل است۔

فقیر گوید عفی اللہ عنہ و الحقہ یا بانیہ الکاملین جناب پیرو مرشد برحق قدس سرہ را این ملکہ بہ وجہ اتحم حق تعالی عنایت کردہ بود۔ ہر وسوسہ را علی الفور می گرفتند و بر اں متنبہ می فرمودند اچنانا بہ نوعی کہ غیر از صاحب آن وسوسہ دیگرے نہ می ہمید مثلا ارشاد می کردند افسوس بعض افراد بہ این قسم می گویند یا خیال می کنند چنانچہ از جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مروی است کہ آنجناب نیز بہ این قسم تنبیہ فرمودہ اند کہ فَاَبَا اَقْوَامٍ يَفْعَلُونَ كَذًا و اچنانا اظہار فرمودہ بیاں می نمودند۔ گاہے بہ صورت لطف و مرحمت و گاہے بہ صورت زجر و توبیخ۔ موافق ارشاد انزلوا للناس منازلہم بکار و اہ مسلم۔ کيف لا وقد قال لنبی صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا فرائسۃ المؤمنین فانہ یبظرون نور اللہ۔

**طریقہ دریافت احوال صاحب قبر۔** باید کہ پشت بہ قبلہ و رو بہ جانب قبر کردہ در مقابل سینہ بہ نزدیکی قبر بہ حد ادب بنشیند و در صورتی کہ اگر جائے بہ قرب آن قبر نہ یابد پس ہر جا کہ تواند بنشیند اولاً چیزے از کلام الہی خواندہ ایصال ثواب کند۔ باز از نسبت و کیفیات خود را تہی ساختہ بہ صفت علمی پروردگار متوجہ شود۔ بہ نوعی کہ پیشتر بیاں شدہ۔ چون فیض اہم مبارک درگیرد متوجہ بہ صاحب قبر گردد۔ آن زمان ہر چہ از آثار سعادت و شقاوت بنید عکس صاحب قبر داند۔

فقیر گوید حضرت پیرو مرشد برحق سیدی الوالد قدس سرہ اکثر سورہ لیس بہ کمال تبتل و تربیل تلاوت می فرمودند و گاہے سورہ ملاحی می خواندند و باز متوجہ می شدند۔ و بعض اوقات دیدہ شدہ کہ ہمراہ روانند۔ استادہ سورہ فاتحہ و ہر چہ اقل می خواندند و ایصال ثواب کردہ و قدرے توقف نمودہ می رفتند۔ روزے در غربہ سوار بودند چون نزد

چتلی قبر رسیدند کہ در سر کویہ واقع است و کویہ بہاں نام مشہور شدہ۔ فرمودند دریں جا  
ہیج نسبت معلوم نہ می شود از فیض و برکت عالی است۔ فیما بعد فقیر از بعض افراد شنید  
کہ این قبر از حیوانے است کہ کسی آل را دفن کردہ بود۔ و بہ مرور ایام جہلا آل را شرح و  
مزار ساختند و نسب و سلسلہ نیز فراموش آوردند۔ واللہ اعلم بحقیقتہ الامر۔

**طریقہ استفادہ از صاحب قبر۔** برائے استفادہ از صاحب قبر مناسب است  
کہ اول سلام بخواند اگر بہ الفاظ ماثورہ باشد بہتر است۔ حضرت سیدی ابوالقدس سرہ  
بہ این الفاظ سلام می خواندند اَسْلَامٌ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُسْلِمِیْنَ  
وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لِلْحَقِیْقُوْنَ اَنْتُمْ سَلَفْنَا وَ نَحْنُ بِالْاَثَرِ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَ لَکُمْ  
الْعَافِیَۃَ یَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِثْلًا وَ الْمُسْتَاخِرِیْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ مَكَّةَ  
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدِیْ وَ لِرَحْمَتِہُمَا کَمَا سَرَّ تَبَّانِی  
تَغْفِیْرًا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ الْحَیِّۃِ  
مِنْہُمْ وَ الْاَمْوَاتِ اِنَّکَ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ یُّجِیْبُ الدَّعْوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

باید کہ سلام استادہ بہ صورت ادب و خشوع خواند من بعد قبالہ سینہ صاحب قبر نزد قبر بہ حد  
ادب بنشیند و از کلام پاک الہی آنچه میسر باشد بخواند قدرے بہ آواز بلند۔ و ایصال ثواب  
نماید و خود را از نسبت و کیفیت تہی ساختہ سینہ خود را محاذی سینہ صاحب قبر تصور  
کردہ متوجہ شود ہرچہ از آثار و الوار و کیفیات یابد آن را نسبت صاحب قبر داند۔

**طریقہ ازالہ مرض۔** فاتحہ خواندہ ثوابش بہ ارواح حضرات پیراں رساند۔ باز اسم  
مبارک یَا شَافِیْ خواندہ متوجہ الوار شریفہ این اسم مبارک گردد چون نہیں اسم مذکور  
قائض شود توجہ بہ ازالہ مرض نماید۔ بہ پنجگاہ مرض مقابل باشد و ہمت نمودہ مرض را  
از بدن او جدا نمودہ پس پشت او بنیازد۔ و بہ این عمل مشغول ماند تا وقتہ کہ آثار توجہ  
ظہور نماید چند روز این عمل جاری دارد۔

**طریقہ دیگر برائے ازالہ مرض۔** آن است کہ مریض را پیش رو نشانندہ بہ قدر نخصد  
اشتغال بہ نغی و اثبات کند بہ نوعی کہ از لَ اِلهَ اِنْتَفَاے مرض مراد گیرد و اِلهَ اللّٰہِ شفا  
را مراد گیرد۔ یعنی مرض زایل شد و دور شد و جایش شفا گرفت۔

در ازالہ مرض از نغی و اثبات طریقہ دیگر از حضرت شہید قدس سرہ منقول است

فرمودہ اند کہ در صورت نفی و اثبات بالنفس کہ اندرون می رود عوارض جسمانی مرخص تصور نماید کہ از بدن او جدا می شود و بالنفس کہ بیرون می آید تصور نماید کہ عوارض معبودہ از اندرون سلب کنندہ بالنفس او بروئے زمین می افتد تا سلب کنند متاثر و متاثری نہ گردد۔

از مقایسہ امراض جسمانی طریقہ سلب امراض روحانی نیز مبین گشت و طریقہ سلب نسبت و رفع قبض و برائے بسط نیز ہمچنین است۔ البتہ در سلب کردن نسبت کسی یا در صورت رفع کردن قبض در صورتی کہ از حضرت منظر شہید قدس سرہ منقول شدہ است در نفس کہ بیرون می آید تصور نمودن انداختن نسبت مسلوبہ یا قبض بروئے زمین لازم نیست۔ چہ خود متاثری نہ خواهد شد۔ و در صورت اول کہ بہ صفتہ از صفات پروردگار متوجہ شدن است پس برائے سلب نسبت و برائے رفع قبض بہ اسم شریف یا قابض و برائے بسط بہ اسم شریف یا باسط متوجہ شدن است و ہمچنان برائے تہرا عدا بہ یا قاهر و برائے نصرت بہ یا ناصر و برائے امور دیگر بہ اسم شریفہ دیگر کہ ملائم آل امر باشد متوجہ شدن است۔

و اگر خواهد کہ از آثار توبہ و صلاح و تقوی و پرهیزگاری در باطن عزیزے افاضہ نماید پس آل عزیز را پیش خود بنشانند اگر آل عزیز حاضر است و الا صورت مثالیش را پیش روئے خود تصور دارد و آنچه از آثار توبہ و صلاح در باطن پیدا می شود آن کیفیت را در باطن آل عزیز القا نماید۔ در چند صحبت انشاء اللہ اثر ظاہر خواهد شد و اگر استعمال تاثیر مطلوب بود پس ہر وقت این کیفیت را در تصور دار و بہتر آن است کہ اول در سلب اوصاف ذمیمہ توجہ بر گمارد و بہ اسم شریف یا قابض متوجہ شدہ رذائل را دور کند و آثار القائے آثار اوصاف حسنہ توجہ خود را مبذول کند کہ این طریق سریع تاثیر است و بر ہمیں ہنج برائے جلب منفعت یا دفع مضرت یا غیر آن کہ حصول یا دفع آل مطلوب بود بہت بر گمارد ان شاء اللہ تعالیٰ موفق شدہ بہ مطلوب خواهد رسید۔

حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ در مکتوب دوم نوشتہ اند۔ بدانکہ از کلام اکابر متقدمین این طریقہ شریفہ قدس اللہ اسرارہم کمال عبارت از سوخ ملکہ حضور و حصول فنا و بقا معلوم می شود می فرمایند آخر کار انتظار است پس اگر طالب بہ دوام حضور و وسعت نسبت قلبی مشرف شود و حضور جہات ستم را احاطہ نماید و توجہ باشد بہ کیف و بر ہمیں



بس نموده پرداخت آن نماید به درجات حضور که بیان کرده شد البته برسد و از دوستان  
 خداست مستغرق در پائے وحدت و قابل اجازت طریقہ اما در طریقہ علیہ مجددیہ تا بہ فنائے  
 نفس و کمالات و ولایت کبری نہ رسد اجازت مطلقہ نہ می شود و در فنائے قلبی خطرہ از دل  
 برود اما از دماغ ریزاں شود و بعد فنائے نفس از دماغ نیز منتفی گردد و بعد از اں در ادراک  
 خطرہ کہ از کجای آید حیرت است انتفائے خطرہ از دل و دماغ پیش از باب عقل معقول  
 نیست لیکن طریقہ دوستان خدا و رائے نظر و عقل است۔ الخ۔ و نوشتہ اند۔ از اجلہ  
 واقعات رویت باری تعالی و زیارت آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اگر از شائبہ و ہم و  
 خیال مبرا باشد۔ وجہ اشتباہ حقیقت بہ موہوم آن کہ لمعان الوار ذکر یا محبت و اخلاص  
 یا مناسبت استعداد بہ جناب آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یا رضائے مرشد یا نسبت  
 باطنی او یا کثرت درود یا خواندن بعضے اسماریا یا احیاء سنت یا ترک بدعت یا خدمت  
 سادات یا توغل بہ علم حدیث بہ صورت آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم متنصوری شود۔  
 پندار د کہ بہ شرف زیارت مشرف شدہ است و آن چنان نیست بلکہ بہ نخے از اں دریائے  
 رحمت سیراب شدہ۔ ازین است کہ بہ صورت مختلفہ آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم رامی  
 بیند۔ اگر صورت مبارک کہ در مدینہ منورہ موجود است و صاحب شمائل آن را بیاں  
 نموده بنیدالبتہ سعادتے است بزرگ و موجب ترقی در باطن و از دیاد توفیق می شود۔  
 و الاول بہ وہم و خیال خوش می شود۔ الخ۔

بود در جہاں ہر کسے را خیالے  
 بہ زوئے زمین گشتہ سلطان عالم  
 مرا از ہمہ خوش خیالی محسوس  
 ہر آن کو بود پائے مال محسوس  
 و در مکتوب نود و پنجم نوشتہ اند۔ بہ ذکر لا الہ الا اللہ و صدم بار محمد رسول اللہ عروج و جذبہ  
 حاصل می شود اگر بعد چند بار محمد رسول اللہ گوید عروج و نزول درمی یابد و اگر تمام کلمہ  
 بخواند چلہ نزول می شود۔ در کثرت اسم جذبہ می آید و از کثرت تہلیل فنا دست و پد خواہد  
 آمد و کم گردد و از کثرت درود خواہائے نیک می بیند و از کثرت تلاوت الوار بسیار می شود  
 و از کثرت نماز تضرع دست و پد۔ الخ۔

یاب دل پاک و جان آگاہ ہم دہ  
 در راہ خود اول ز خودم بے خود کن  
 آہ شب و گریہ سحر گاہ ہم دہ  
 بے خود چو شدم ز خود بے خود را ہم دہ

و در مکتوب ہشتاد و یکم نسبت بہ مراقبات لطائف خمسہ نوشتہ اند۔ و در ہر لطیفہ توجہ بہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائے آن است کہ مناسبتی و التفاتی از آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر شود و مرانا گواری آید کہ توجہ بہ غیر آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کردہ شود اگر چہ ایمان و یقین بہ حضرات انبیا علیہم السلام حاصل است بیک در وحدت توجہ کہ اصل این راہ است قصورے می آید و مشائخ را رحمتہ اللہ علیہم مثل عینک تصور نمودہ بہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و حضرت حق سبحانہ متوجہ باشند۔ در ہر امر نیت متابعت آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم ضرور است در ہر امر و ہر عمل کہ از آن حضرت بہ امت رسیدہ است از فرض و نقل توجہ بہ آن حضرت باید نمود کہ آن حضرت مبداء العمل اند۔ و در خوراک خوردن گوشت و سرکہ و کدو و شیرینی و خرمنہ و تمبروز آل چہ خوردہ می شود نیز توجہ بہ جناب مبارک باید کرد کہ آن حضرت فرمودہ و کردہ اند تا عنایت از جناب آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در رسیدن منبغ بہ انوار اتباع شر ماہد۔ الخ۔

ہر قوم راست را ہے دینے و قبلہ گاہے من قبلہ راست کردم بر سمت کج کلا ہے  
یاید دانست ظہور تمام تاثیرات کہ در خاتمہ بیان شدہ و نمود ہر گونه تصرفات بدون حصول دولت فنا و بقا دست نہ می دہد۔ و از متوسطان این راہ این گونه تصرفات بیشتر بہ ظہور می رسد۔ منتہیان در صد چنین امور نہ می باشند چہ التفات ایشان بہ امور کونیہ نیست ایشان بہ مقام رضا رسیدہ اند و بہ مشاہدات انوار و تجلیات ذاتیہ مشرف شدہ اند۔

آن را کہ در سرے نگاہے است فارغ است از باغ و بوستان و تماشائے لاله زار  
منتہی مثل مبتدی است اما فرق این قدر است کہ مبتدی ازین امور واقفیت نہ دارد و نہ بر این امور قدرت دارد و منتہی با وجود واقفیت و قدرت بہ این امور خسیسہ سرفرو نہ می آرد و اشتغال بہ امور یقینیہ دارد این بزرگواران توجہ بہ نسبت چنین امور تضییع اوقات می شمارند۔ رضائے ایشان در رضائے پروردگار است کارے کہ ایشان را منظور می باشد او سبحانہ و تعالیٰ بہ فضل و کرم خود بے آن کہ ایشان توجہ و التفات فرمایند۔ آن کار را بہ انجام می رساند چنانچہ آن سرور عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم ازین کیفیت خبر دادہ اند۔ روی الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ اِنَّہُ قَالَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا اَبْنَ اَدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ اَمْلاَ صَدْرَكَ غِنًى وَاَسَدَّ فَرْكَ

وَأَن لَّا تَفْعَلَ مَلَأْتُ يَدَاكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ -

آنها کہ ہمے دہنداز دیدہ نشان  
در عین تھیرا ندودر بحر گماں  
شہرے است نہاں زدیدہ عالمیاں  
آں را کہ نمودند بہ بستند زباں

## شجرہ شریفہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ خیریہ

کلیدِ درِ رحمتِ بے کراں  
جنابِ محمد علیہ الصلوات  
ابوبکر صدیق رمنز و فنا  
کہ شد داخلِ آلِ پاکِ نبی  
منارِ ہدیٰ نورِ چشمِ عتیق  
کہ ہے راست صادق مبارک لقب  
شہ عارفان حضرتِ بایزید  
کہ سرشارِ بد از شرابِ کہن  
بہ ملکِ بقائِ شیرے بو علی  
کہ بہاں از و گشت ملک صفا  
شہ عبد خالقِ امامِ جہاں  
گزودہ یوگر شد محظوظِ الخال  
کہ آنچیر فغذہ از ویافت نام  
ز کوششِ بخیزد ہزاراں ولی  
محمد بہ ساس بدرِ منبر  
بہ سوزِ خار سپید امیرِ کلال  
امامِ الطریقہ شہ نقشبند  
مُعطر از و گشت بزمِ صفا  
گزودہ چرخ شد بر فلکِ سرسراز

الہی بہ نامت چہ نامے است آں  
الہی بہ سردارِ کل کائنات  
الہی بہ آں کانِ صدق و صفا  
الہی بہ سلمانِ خیر و صفا  
الہی بہ قاسمِ امامِ طسریق  
الہی بہ آں جعفرِ ذی نسب  
الہی بہ آں محوِ انوارِ دید  
الہی بہ شربِ شہِ بواجہن  
الہی بہ دانائے رمنزِ خفی  
الہی بہ آں یوسفِ پر ضیا  
الہی بہ آں خواجہ خواجگان  
الہی بہ آں عارفِ بے مثال  
الہی بہ محمودِ عالی مقام  
الہی بہ خواجہ عزیزاں علی  
الہی بہ بابائے روشن ضمیر  
الہی بہ آں شہسوارِ کمال  
الہی بہ دائرہ ہر دردمند  
الہی بہ عطارِ دینِ را علا  
الہی بہ یعقوبِ دانائے راز

زہد ناصر دین عبید اللہ  
 کہ بد واقعت زہد ہائے خفی  
 محمد بہ دودیش گشتہ شہیر  
 بہ خواجہ کہ امکانگ دارد مقام  
 کہ باقی است مشہور نزدیک و دور  
 مجتہد زلف دوم شد امام  
 عجب زیب بخشید آخربہ کار  
 طراوت ازویافت مشرع متین  
 چہ نور محمد ستودہ صفات  
 حبیب اللہ منظر جان حیاں  
 ملقب بہ شاہ غلام علی  
 کہ شد غرق انوار در روز عید  
 شد احمد سعید آل امام حرم  
 کہ وے نام دارد محمد عمر  
 ابو الخیر عبد اللہ محی دین  
 کہ بودند از عشق تو سینہ ریش  
 ز لطف در فیض بروے کشا  
 بہیں رحمت راتو اے ذوالجلال  
 بیا مرزیک یک ز عصیان او  
 ز جامے عشق محسور کن  
 رسد تا مجال تجلی و است  
 کہ از بے شعوری نہ ماند شعور

الہی بہ اسرار عرفاں پناہ  
 الہی بہ زاہد محمد ولی  
 الہی بہ آل کابل بے نظیر  
 الہی بہ آل مرشد خاص و عام  
 الہی بہ آل فانی بحسب نور  
 الہی بہ آل شیخ احمد ہمام  
 الہی بہ معصوم والاتبار  
 الہی بہ آل سیف دنیا و دین  
 الہی بہ آل سید پاک ذات  
 الہی بہ آل طاہر لا مکان  
 الہی بہ آل عبد اللہ ولی  
 الہی بہ احلاص آل بوسعید  
 الہی بہ نیروے عالی ہتم  
 الہی بہ اسرار صاحب نظر  
 الہی بہ غواص بحسب یقین  
 الہی بہ این پاک مردان خویش  
 دل بواحسن زید را رہنما  
 مہیں سوئے اعمال تا کفہ حال  
 ولانے کہ دارد بہ حناصان تو  
 دل تیرہ اش را تو پر نور کن  
 بہ ہمین ظلال و بہ نور صفات  
 چنان مست گرد در اوج حضور

حق تعالی جل مجدہ حضرات مشائخ قدس اللہ اسرارہم را اجر بے غایت عنایت فرماید کہ چہ را  
 احسن و آہل و آہل برائے ما دون ہمتاں تجویز فرمودہ اند کہ ہزاراں ہزار افراد در اندک زمان  
 ازاں راہ بہ کعبہ مقصود رسیدہ و امنہائے خود را از خوشہائے مراد پر ساختہ راحت ابد یافتہ اند



رُوئے خود مالم بہ عجز و افتقار  
خوشہ چین حشر من اہل ولم  
۱۰ از قبول حضرت صاحب کمال  
دانشا بر آستان این کبار  
خاک پائے رہ روان کا علم  
بر ترم از ہر صہ اندیشہ خیال  
وہذا آخر ما قصدت ابرارہ فی ہذا الکتاب - چوں فقیر از تسوید و تہیض این  
رسالہ شریفہ فراغت یافت تاریخ تالیفش را نظم کردہ گفت -  
چہ یافت زید سراغ از سالہ عرفاں  
چہ خوش سر و ش بگفت این نوید تاریخی  
بہ عون مبدأ فیاض ذو المنن رحماں  
زہے مدارج خیر و منارج لمعاں

۱ ۳ ۴ ۶ ۷

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا أَوْلًا وَأَخْرًا وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ دَائِمًا وَأَبَدًا  
مُجَدِّدًا عَلَى سَيِّدِنَا وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَ  
أَهْلِ بَيْتِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ -  
پنجشنبہ ۲۹ جمادی الآخرہ ۱۳۶۷ھ ۳۱ جنوری ۱۹۵۶ء

## قطعات تاریخ تالیف و طبع این سالہ شریفہ

جناب برادر محترم و ابن حضرت العزم المکرم صاحب المعرفت والفضل والکمال حضرت  
ظہیر الوعد سعید مجددی ظلہ فرزند اصغر حضرت شاہ محمد معصوم مدرس اللہ سرہ العزیز  
سالہ کہ ازاں نوئے معرفت آید  
مربطش خلف حضرت ابو الخیر است  
سعید خواست کہ تاریخ طبع او گردد  
چو دیدش پئے طلاب رہنما گفتم  
ز بہر علم و عمل زید با صفا گفتم  
چہ خوش منارج سیر و قابجا گفتم

از پلاد زادہ عزیز فاضل حافظ قاری عبد الحمید مجددی سلمہ اللہ تعالیٰ

فرزند حضرت برادر محترم سابق الذکر

تالیف (سرید) کضوء الفجر یا تلیق  
منارج التیر، من سر من یعلمنا  
فیه الہدی و بہ الاسرار تنبثق  
کیف القلوب بذكر الله تعالیق



